سات زبانوں (عربی، اردو، ہندی، گجراتی، انگلش، بنگلہ اور سندھی) میں شائع ہونے والا کثیر الاشاعت میگزین
Islamic Family Magazine
رنگین شمارہ
ماہنامہ
فیضانِ مدینہ
(دعوتِ اسلامی)
اپریل 2025ء / شَوّالُ المکرَّم 1446ھ

عِیدْ مُبارَک

چوری اور اچانک موت سے حفاظت

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

21 بار اگر رات کو سوتے وقت پڑھ لیں

تو اِنۡ شَآءَ اللّٰہُ الکریم مال و اَسباب چوری سے محفوظ رہیں گے اور پڑھنے والے کی مرگِ ناگہانی (یعنی اچانک موت) سے بھی حفاظت ہو گی۔ (جنتی زیور، ص579- مدنی پنج سورہ، ص9)

(نوٹ: وظیفہ کے اول آخر تین تین بار دُرود شریف پڑھنا ہے)

سوتے وقت ڈراؤنے خواب اور جِنّ وغیرہ سے حفاظت

سوتے میں کوئی چیز تنگ کرتی ہو یا نیند نہ آتی ہو، ڈراؤنے خواب آتے ہوں، نیند میں جسم پر وَزن پڑتا ہو یا ایسا محسوس ہوتا ہو جیسے کوئی دبوچ رہا ہے نیز جنّ، جادو وغیرہ بلا و آفت سے حفاظت کے لئے سوتے وقت عُمر بھر روزانہ بلاناغہ یہ عمل کیجئے:

دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیاں پھیلا کر تینوں قُلْ شریف

(یعنی سُوۡرَۃُ الۡاِخۡلَاص، سُوۡرَۃُ الۡفَلَق اور سُوۡرَۃُ النَّاس)

ایک ایک بار پڑھ کر ان پر دَم کر کے سر، چہرے، سینے اور آگے پیچھے جہاں تک ہاتھ پہنچیں سارے بدن پر پھیریئے۔ پھر دوبارہ، سہ بارہ (یعنی تیسری بار) اِسی طرح کیجئے۔ اِنۡ شَآءَ اللّٰہُ الکریم اِس کا فائدہ خود ہی دیکھ لیں گے۔ (بیمار عابد، ص27)

(نوٹ: وظیفہ کے اول آخر تین تین بار دُرود شریف پڑھنا ہے)

ہر بیماری کے علاج کے لئے

جس پر کسی نے جادو کروایا ہو وہ شخص، بیری کے 7 سبز پتّے لے کر انہیں دو پتھروں کے درمیان (مثلاً پتّھر کی سِل پر رکھ کر دوسرے پتھر سے) کُوٹ لے، پھر انہیں پانی میں ملا کر آیۃُ الکرسی اور چار قُل پڑھ کر دم کرے، پھر اس پانی سے 3 گھونٹ پی کر بقیہ سے غسل کرے تو اِنۡ شَآءَ اللّٰہُ الکریم اس سے بیماری دُور ہو جائے گی۔ یہ عمل اُس شخص کے لئے (بھی) انتہائی مفید ہے جسے (جادو کے ذَرِیعے) بیوی سے روک دیا گیا ہو۔ (جامع معمر بن راشد مع مُصَنَّف عَبۡدُالرَّزاق، 10/ 77، رقم:19933- نیکی کی دعوت، ص306)

روحانی علاج اور استخارہ

الحمدُ للہ عاشقانِ رسول کی دینی تنظیم دعوتِ اسلامی کا شعبہ "**روحانی علاج اور استخارہ**" کے تحت

جادو کا توڑ، جنات کے شر، نظرِبد
نافرمان اولاد، بے اولادی، رشتوں میں رکاوٹ،
گھریلو ناچاقی، کاروباری بندش

اور ہر قسم کی بیماری اور مسائل کے حل کے لئے اب **فیس بک** کے ذریعے بھی **استخارے** اور **روحانی علاج** کئے جاتے ہیں۔

وزٹ کیجئے:

https://www.facebook.com/RohaniIlajistikhara

نوٹ: اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ اس پیج کو لائیک اور شیئر بھی کیجئے۔

پیشکش: مجلس ماہنامہ فیضانِ مدینہ

سات زبانوں (عربی، اردو، ہندی، گجراتی، انگلش، بنگلہ اور سندھی) میں جاری ہونے والا کثیر الاشاعت میگزین

ماہنامہ

رنگین شمارہ

فیضانِ مدینہ

(دعوتِ اسلامی)

اپریل 2025ء/شوال المکرّم 1446ھ

جلد: 9 شمارہ: 04

مَہ نامہ فیضانِ مدینہ دُھوم مچائے گھر گھر
یا ربّ جاکر عشقِ نبی کے جام پلائے گھر گھر
(از امیرِ اہلِ سنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ)

بفیضانِ نظر سراجُ الاُمّہ، کاشفُ الغُمّہ، امامِ اعظم، حضرت سیّدُنا **امام ابو حنیفہ نعمان بن ثابت** رحمۃ اللہ علیہ

بفیضانِ کرم اعلیٰ حضرت، امامِ اہلِ سنّت، مجدِّدِ دین وملّت، شاہ **امام احمد رضا خان** رحمۃ اللہ علیہ

زیرِ سرپرستی شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، حضرت **علامہ محمد الیاس عطار قادری** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

+9221111252692 Ext:2660
WhatsApp: +923012619734
Email: mahnama@dawateislami.net
Web: www.dawateislami.net

- قیمت — رنگین شمارہ: 200 روپے — سادہ شمارہ: 100 روپے
- ہر ماہ گھر پر حاصل کرنے کے سالانہ اخراجات — رنگین شمارہ: 3500 روپے — سادہ شمارہ: 2200 روپے
- ممبر شپ کارڈ (Membership Card) — رنگین شمارہ: 2400 روپے — سادہ شمارہ: 1200 روپے

ایک ہی بلڈنگ، گلی یا ایڈریس کے 15 سے زائد شمارے بک کروانے والوں کو ہر بکنگ پر 500 روپے کا خصوصی ڈسکاؤنٹ
رنگین شمارہ: 3000 روپے — سادہ شمارہ: 1700 سو روپے

بکنگ کی معلومات وشکایات کے لئے: Call/Sms/Whatsapp: +923131139278
Email:mahnama@maktabatulmadinah.com
ڈاک کا پتا: ماہنامہ فیضانِ مدینہ عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ پرانی سبزی منڈی محلہ سوداگران کراچی

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

قرآنی تعلیمات

قرآنِ کریم کی عظیم صفات

مولانا ابوالنور راشد علی عطاری مدنی*

قرآنِ کریم کی صفات پڑھنے، سننے اور سمجھنے سے اس کی عظمت دل میں مزید گھر کرتی جاتی ہے، عصرِ حاضر میں لوگوں کی دنیا میں مصروفیات، دنیوی علوم کی گہما گہمی وغیرہ سے بڑی تعداد قرآنِ کریم کے ذوقِ تلاوت اور فہم سے دور ہے، اس لئے ضروری ہے کہ اس کے اوصاف و کمالات کو مختلف انداز میں اُجاگر کیا جائے اور لوگوں کو اس کے پڑھنے اور سمجھنے کی جانب راغب کیا جائے، گذشتہ ماہ مضمون میں قرآنِ کریم کی 7 صفات بیان ہوئیں، ذیل میں چند مزید اوصاف ملاحظہ کیجئے:

قرآن، کلامِ رحمٰن قرآنِ کریم اللہ کا کلام ہے، یہ ہمارا ایمان ہے، اور قرآنِ کریم کا صرف ایک بار ہی یہ فرمادینا کہ یہ اللہ کا اتارا ہوا ہے ایمان لانے کے لئے کافی تھا، لیکن یہ اس عظیم کلام کا وصف اور ربِّ کریم کی حکمت ہے کہ بار بار فرمایا گیا ہے کہ یہ رَبُّ الْعَالَمِیْن، اَلْعَزِیْزُ الرَّحِیْم، اَلْعَزِیْزُ الْحَکِیْم، اَلْعَزِیْزُ الْعَلِیْم، اَلرَّحْمٰن الرَّحِیْم اور حکیم و حمید کا اتارا ہوا ہے۔ بعض باتیں معلوم ہونے کے باوجود بار بار بیان کی جاتی ہیں تاکہ بہت ذہن نشین رہیں اور ہر وقت پیشِ نظر رہیں، ایسے ہی قرآن کریم پر اگرچہ ہمارا ایمان ہے لیکن اس کے فرامین سب سے اعلیٰ ہیں، سب سے برتر ہیں، اس کے فرامین پر کسی کو ترجیح نہیں، اس پر عمل لازم ہی لازم ہے، یہ ذہن نشین رہنا چاہئے۔

سورۃُ الشُّعراء میں فرمایا: ﴿وَ اِنَّهٗ لَتَنْزِیْلُ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَؕ(۱۹۲)﴾ ترجَمۂ کنز الایمان: اور بے شک یہ قرآن رب العالمین کا اُتارا ہوا ہے۔[1]

سورۃُ الزُّمر میں فرمایا: ﴿تَنْزِیْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِیْزِ الْحَكِیْمِ(۱)﴾ ترجَمۂ کنز الایمان: کتاب اتارنا ہے اللہ عزت و حکمت والے کی طرف سے۔[2]
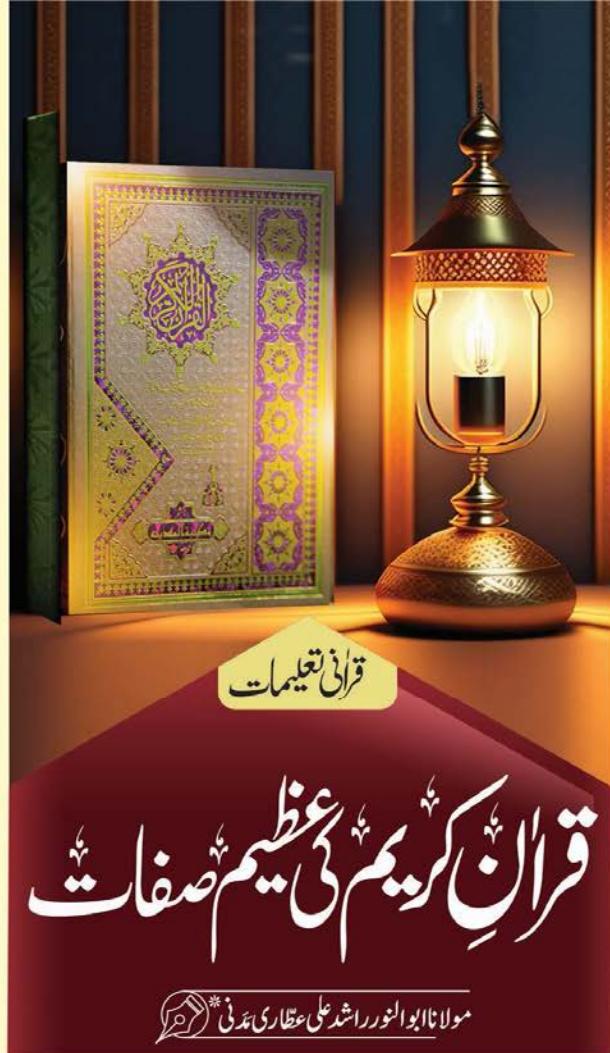
قرآن، نور اور اللہ کی برہان قرآن کریم اللہ کا نور ہے، اس کے دلائل کا مضبوط اور ناقابل چیلنج ہونا، اس کی آیات سے حق کا عیاں ہونا، اس کی عظیم صفات ہیں۔ سورۃ النسآء میں ہے: ﴿یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمْ بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ اَنْزَلْنَاۤ اِلَیْكُمْ نُوْرًا مُّبِیْنًا(۱۷۴)﴾ ترجَمۂ کنز الایمان: اے لوگو بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے واضح دلیل آئی اور ہم نے تمہاری طرف روشن نور اُتارا۔[3]

قرآن، حبلِ رحمٰن قرآن اور صاحبِ قرآن کا حق کو تھامے رکھنے اور تفرقے میں نہ پڑنے کا فرمان ہے۔ قرآن کریم کی یہ صفت ہے کہ اسے رب تعالیٰ نے اپنی رسی فرمایا ہے اور اسے تھامے رکھنے کا فرمایا ہے: ﴿وَ اعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِیْعًا وَّ لَا تَفَرَّقُوْا۪﴾ ترجَمۂ کنزالایمان: اور اللہ کی رسّی مضبوط تھام لو سب مل کر اور آپس میں پھٹ نہ جانا (فرقوں میں بٹ نہ جانا)۔[4]

قرآن، کتابِ جلال قرآن چونکہ کلامِ الٰہی ہے، اس لئے اس میں جلالِ الٰہی بھی ہے۔ اس میں ایسا جلال اور اثر ہے کہ پہاڑ بھی اس کو برداشت نہیں کرسکتے، سورۃ الحشر میں فرمایا گیا: ﴿لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَیْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا

*ایم فِل اسکالر، فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ایڈیٹر ماہنامہ فیضانِ مدینہ کراچی

مِّنْ خَشْیَةِ اللّٰهِ ؕ وَ تِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ یَتَفَكَّرُوْنَ(۲۱)﴾ ترجَمۂ کنز الایمان: اگر ہم یہ قراٰن کسی پہاڑ پر اتارتے تو ضرور تو اُسے دیکھتا جھکا ہوا پاش پاش ہوتا اللہ کے خوف سے اور یہ مثالیں لوگوں کے لئے ہم بیان فرماتے ہیں کہ وہ سوچیں۔ (5)

قراٰن کی زبان، افصح اللغات (سب سے فصیح زبان) قراٰنِ کریم کی زبان عربی ہے، جو کہ تمام زبانوں میں زیادہ فصیح، افضل اور معنوی وسعت والی ہے۔ قراٰنِ کریم کا عربی زبان میں ہونا بھی اس کا ایک عظیم وصف ہے، رب کریم نے فرمایا: ﴿كِتٰبٌ فُصِّلَتْ اٰیٰتُهٗ قُرْاٰنًا عَرَبِیًّا لِّقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ(۳)﴾ ترجَمۂ کنز الایمان: ایک کتاب ہے جس کی آیتیں مفصل فرمائی گئیں عربی قراٰن عقل والوں کے لیے۔ (6)

سورۃ الشعراء میں فرمایا: ﴿بِلِسَانٍ عَرَبِیٍّ مُّبِیْنٍ(۱۹۵)﴾ ترجَمۂ کنز الایمان: روشن عربی زبان میں۔ (7) سورۃ الزُّمَر میں ہے: ﴿قُرْاٰنًا عَرَبِیًّا غَیْرَ ذِیْ عِوَجٍ﴾ ترجَمۂ کنز الایمان: عربی زبان کا قراٰن جس میں اصلاً کجی نہیں۔ (8)

قراٰن: فہم و حفظ کے لئے آسان قراٰن کریم کی لفظی صفات میں سے یہ بھی ہے کہ اسے پڑھنا، یاد کرنا اور معانی و مفاہیم سمجھنا آسان کر دیا گیا ہے، یہی وجہ ہے کہ دنیا میں قراٰن کریم کے حفاظ سے بڑھ کر کسی بھی کتاب کے حافظ نہیں، سورۂ مریم میں فرمایا: ﴿فَاِنَّمَا یَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ﴾ ترجَمۂ کنز الایمان: تو ہم نے یہ قراٰن تمہاری زبان میں یونہی آسان فرمایا۔ (9) اسی طرح سورۃ الدُّخان میں ہے: ﴿فَاِنَّمَا یَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ لَعَلَّهُمْ یَتَذَكَّرُوْنَ(۵۸)﴾ ترجَمۂ کنز الایمان: تو ہم نے اس قراٰن کو تمہاری زبان میں آسان کیا کہ وہ سمجھیں۔ (10) سورۃ القمر میں فرمایا: ﴿وَ لَقَدْ یَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ(۱۷)﴾ ترجَمۂ کنز الایمان: اور بے شک ہم نے قراٰن یاد کرنے کے لئے آسان فرمادیا تو ہے کوئی یاد کرنے والا۔ (11)

قراٰن جامع الامثال قراٰنِ کریم کی ایک صفت یہ ہے کہ اس میں انسان کی ہدایت کے لیے ہر ممکن اسلوب و انداز اور مثالیں مذکور ہیں۔ سورۂ بنی اسرائیل میں ہے: ﴿وَ لَقَدْ صَرَّفْنَا لِلنَّاسِ فِیْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ٘ فَاَبٰۤى اَكْثَرُ النَّاسِ اِلَّا كُفُوْرًا(۸۹)﴾ ترجَمۂ کنز الایمان: اور بے شک ہم نے لوگوں کے لیے اس قرآن میں ہر قسم کی مَثَل (مثالیں) طرح طرح بیان فرمائی تو اکثر آدمیوں نے نہ مانا مگر ناشکر کرنا۔ (12)

اسی طرح سورۃ الکہف میں ہے: ﴿وَ لَقَدْ صَرَّفْنَا فِیْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لِلنَّاسِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍؕ وَ كَانَ الْاِنْسَانُ اَكْثَرَ شَیْءٍ جَدَلًا(۵۴)﴾ ترجَمۂ کنز الایمان: اور بے شک ہم نے لوگوں کے لیے اس قراٰن میں ہر قسم کی مَثَل (مثالیں) طرح طرح بیان فرمائی اور آدمی ہر چیز سے بڑھ کر جھگڑالو ہے۔ (13)

قراٰن، ہر شے کا بیان قراٰن میں ہر شے کا بیان ہے، اللہ کریم نے ہر علم کو اس میں ذکر فرمایا، اب یہ انسان کی اہلیت و قابلیت ہے کہ کتنا حاصل کر سکا، علما و فقہاء نے لاکھوں صفحات میں تفاسیر لکھ دیں لیکن اب بھی اس کے علوم و معارف ظاہر ہو رہے ہیں، سورۃ الانعام میں ہے: ﴿مَا فَرَّطْنَا فِی الْكِتٰبِ مِنْ شَیْءٍ﴾ ترجَمۂ کنز الایمان: ہم نے اس کتاب میں کچھ اٹھا نہ رکھا۔ (14) اسی طرح سورۃ النحل میں فرمایا: ﴿وَ نَزَّلْنَا عَلَیْكَ الْكِتٰبَ تِبْیَانًا لِّكُلِّ شَیْءٍ﴾ ترجَمۂ کنز الایمان: اور ہم نے تم پر یہ قراٰن اتارا کہ ہر چیز کا روشن بیان ہے۔ (15)

قراٰن منبعِ کمالِ بیان قراٰن کریم کا بیان، معانی و مفاہیم اور الفاظ و کلمات میں عجب اعجاز و کمال پایا جاتا ہے، اس کے اعجاز و کمال کا مخالفین کو کئی طرح سے چیلنج دیا گیا، لیکن کوئی پورا نہ اتر سکا، سورۂ بنی اسرائیل میں قراٰن کی مثل لانے کا چیلنج کیا گیا: ﴿قُلْ لَّىٕنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَ الْجِنُّ عَلٰۤى اَنْ یَّاْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا یَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ وَ لَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِیْرًا(۸۸)﴾ ترجَمۂ کنز الایمان: تم فرماؤ اگر آدمی اور جن سب اس بات پر متفق ہو جائیں کہ اس قراٰن کی مانند لے آئیں تو اس کا مثل نہ لاسکیں گے اگرچہ ان میں ایک دوسرے کا مددگار ہو۔ (16)

عرب کے بڑے بڑے فصحاء اور اہلِ زبان کچھ نہ کر سکے، قراٰنِ کریم نے دس سورتیں لانے کا چیلنج دیا: ﴿اَمْ یَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُؕ قُلْ فَاْتُوْا بِعَشْرِ سُوَرٍ مِّثْلِهٖ مُفْتَرَیٰتٍ وَّ ادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ(۱۳)﴾ ترجَمۂ کنزُ الایمان: کیا یہ کہتے ہیں کہ انھوں نے اسے جی سے بنالیا تم فرماؤ کہ تم ایسی بنائی ہوئی دس سورتیں لے آؤ اور اللہ کے سوا جو مل سکیں سب کو بلالو اگر سچے ہو۔ (17)

دن رات قراٰن کے خلاف بولنے والے دس سورتیں بھی نہ لا سکے، قراٰن کریم نے ایک سورت لانے کا چیلنج دیا: ﴿وَ اِنْ كُنْتُمْ فِیْ رَیْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ۪ وَ ادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ(۲۳) فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَ لَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِیْ وَ قُوْدُهَا النَّاسُ وَ الْحِجَارَةُ ۚۖ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِیْنَ(۲۴)﴾ ترجَمۂ کنزُ الایمان: اور اگر تمہیں کچھ شک ہو اس میں جو ہم نے اپنے ان خاص بندے پر اتارا تو اس جیسی ایک سورت تو لے آؤ اور اللہ کے سوا اپنے سب حمائتیوں کو بلالو اگر تم سچے ہو پھر اگر نہ لا سکو اور ہم فرمائے دیتے ہیں کہ ہر گز نہ لا سکو گے تو ڈرو اس آگ سے جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں تیار رکھی ہے کافروں کے لیے۔ (18)

اسی طرح سورۂ یونس میں فرمایا: ﴿قُلْ فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّثْلِهٖ وَ ادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ(۳۸)﴾ ترجَمۂ کنزُ الایمان: تم فرماؤ تو اس جیسی ایک سورت لے آؤ اور اللہ کو چھوڑ کر جو مل سکیں سب کو بُلالاؤ اگر تم سچے ہو۔ (19)

یہاں تک کہ قراٰن کریم نے اس جیسی ایک بات لانے کا بھی چیلنج کیا، لیکن مخالفین نہ لا سکے: ﴿اَمْ یَقُوْلُوْنَ تَقَوَّلَهٗ ۚ بَلْ لَّا یُؤْمِنُوْنَ(۳۳) فَلْیَاْتُوْا بِحَدِیْثٍ مِّثْلِهٖۤ اِنْ كَانُوْا صٰدِقِیْنَ(۳۴)﴾ ترجَمۂ کنزُ الایمان: یا کہتے ہیں اُنہوں نے یہ قرآن بنالیا بلکہ وہ ایمان نہیں رکھتے تو اس جیسی ایک بات تو لے آئیں اگر سچے ہیں۔ (20)

قراٰن، پُراثر فرمان قراٰن کریم ایک پُر اثر کلام ہے، اس کے پُر اثر ہونے کی حکمتوں میں سے یہ ہے کہ اس کے بیانات میں اختلاف نہیں، ذہن نشین کرنے کے لیے کلام میں حسین تکرار ہے، معلومات و معارف ایسے ہیں کہ ترغیب و ترہیب بھی ملتی ہے اور خشوع و خضوع بھی، اس کے سننے اور پڑھنے والوں پر اس کے وعدہ و وعید، بشارات اور عذابات کی خبروں سے خشیت طاری ہو جاتی ہے، سورۃُ الزُّمَر میں ہے: ﴿كِتٰبًا مُّتَشَابِهًا مَّثَانِیَ ۖۗ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ جُلُوْدُ الَّذِیْنَ یَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ۚ﴾ ترجَمۂ کنزُ الایمان: کہ اوّل سے آخر تک ایک سی ہے دوہرے بیان والی اس سے بال کھڑے ہوتے ہیں ان کے بدن پر جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں۔ (21)

قراٰن، کتابِ حکمت قراٰن ایک حکمتوں بھری کتاب ہے، اس میں حلال و حرام اور حدود و احکام کو ایسی حکمت اور سحر انگیز ترتیب سے دیا گیا ہے کہ پڑھنے والا اکتاہٹ کا شکار نہیں ہوتا، ضرورت کے مطابق کہیں مُجْمَل بیان ہے تو کہیں مُفَصَّل، اور کہیں اِجْمال کے بعد تفصیل دی گئی ہے، سورۃ ھُوْد میں فرمایا: ﴿الٓرٰ كِتٰبٌ اُحْكِمَتْ اٰیٰتُهٗ ثُمَّ فُصِّلَتْ مِنْ لَّدُنْ حَكِیْمٍ خَبِیْرٍ(۱)﴾ ترجَمۂ کنزُ الایمان: یہ ایک کتاب ہے جس کی آیتیں حکمت بھری ہیں پھر تفصیل کی گئیں حکمت والے خبردار کی طرف سے۔ (22)

اسی طرح سورۃ القمر میں فرمایا: ﴿حِكْمَةٌۢ بَالِغَةٌ﴾ ترجَمۂ کنزُ الایمان: انتہا کو پہنچی ہوئی حکمت۔ (23)

---

(1) پ19، الشعرآء:192 (2) پ23، الزمر:1 (3) پ6، النسآء:174 (4) پ4، آل عمرٰن:103 (5) پ28، الحشر:21 (6) پ24، حٰمۤ السجدۃ:3 (7) پ19، الشعرآء:195 (8) پ23، الزمر:28 (9) پ16، مریم:97 (10) پ25، الدخان:58 (11) پ27، القمر:17 (12) پ15، بنیٓ اسرآءیل:89 (13) پ15، الکھف:54 (14) پ7، الانعام:38 (15) پ14، النحل:89 (16) پ15، بنیٓ اسرآءیل:88 (17) پ12، ھود:13 (18) پ1، البقرۃ:23،24 (19) پ11، یونس:38 (20) پ27، الطور:33،34 (21) پ23، الزمر:23 (22) پ11، ھود:1 (23) پ27، القمر:5۔

طاقتور کون؟
(Who is powerful?)

مولانا ابو رجب محمد آصف عطاری مدنی*

بخاری شریف میں حضرتِ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: لَيْسَ الشَّدِيْدُ بِالصُّرَعَةِ اِنَّمَا الشَّدِيْدُ الَّذِیْ يَمْلِكُ نَفْسَهٗ عِنْدَ الْغَضَبِ ترجمہ: طاقتور پہلوان وہ نہیں جو دوسرے کو پچھاڑ دے بلکہ طاقتور تو وہ ہے جو غصے کے وقت اپنے آپ کو قابو میں رکھے۔[1]

شرحِ حدیث اس فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں طاقت کی دو قسموں کا بیان ہے: ایک جسمانی طاقت جس کے بل بوتے پر پہلوان اپنے حریف کو زمین پر پچھاڑ (گرا) دیتا ہے اور دوسری رُوحانی طاقت جس کی بنیاد پر ایک شخص غصہ آنے پر اپنے حریف کو کچھ نہیں کہتا بلکہ اپنے بدترین دشمن نفس کو کنٹرول میں رکھتا ہے، رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے رُوحانی طاقت رکھنے والے کو حقیقی طاقتور قرار دیا ہے۔[2] علامہ ابنِ بطال رحمۃُ اللہ علیہ لکھتے ہیں: اس حدیثِ پاک سے پتا چلا کہ نفس سے جہاد کرنا دشمن سے جہاد کرنے سے زیادہ مشکل ہے۔ امام حسن بصری رحمۃُ اللہ علیہ سے پوچھا گیا کہ کون سا جہاد افضل ہے؟ فرمایا: نفس اور خواہشات سے جہاد کرنا۔[3]

طاقت کا اسلامی تصور دورِ جاہلیت میں طاقتور صرف اسے سمجھا جاتا تھا جو اپنے حریف کو گِرا دے، اس تصورِ قوت میں مدِّمقابل کی ذلت ورسوائی پوشیدہ ہوتی تھی۔ اسلام چونکہ امن اور سلامتی کا مذہب ہے اس لئے نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے طاقت کا اسلامی تصور پیش کیا کہ طاقتور اور بہادر وہ ہے جس کا زور اس کے اپنے نفس پر چلے نہ کہ کسی اور پر!

غصہ پینا ضروری ہے غصے کا مطلب ہے: "ثَوَرَانُ دَمِ الْقَلْبِ اِرَادَةَ الْاِنْتِقَامِ" انتقام کے ارادے کی وجہ سے دل کے خون کا جوش میں آنا۔[4] تاریخ گواہ ہے کہ جب انسان کسی سے انتقام لینے پر آتا ہے تو اپنے حریف کے جان، مال اور عزت کو ہر طرح سے نقصان پہنچانے کی گھناؤنی کوششیں کرتا ہے۔ وہ اپنا غصہ ٹھنڈا کرنے کے لئے جائز ناجائز کی تمیز بھول جاتا ہے اور خود کو دوزخ کی آگ میں جلنے کا مستحق بنالیتا ہے۔ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: لِلنَّارِ بَابٌ لَا يَدْخُلُ مِنْهُ اِلَّا مَنْ شَفٰی غَيْظَهٗ بِسَخَطِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ ترجمہ: جہنم میں ایک ایسا دروازہ ہے جس سے وہی شخص داخل ہوگا جس کا غصہ اللہ پاک کی نافرمانی پر ہی ٹھنڈا ہوتا ہے۔[5] غصے کا ایک نقصان یہ ہے کہ غصہ ایمان کو ایسا خراب کرتا ہے، جس طرح ایلوا (ایک کڑوے درخت کا جما ہوا رَس) شہد کو خراب کر دیتا ہے۔[6]

اس سے انکار نہیں کہ انسان کو غصہ آجاتا ہے لیکن وہ غصہ جو گناہوں پر اُبھارے اسے پی لینا بہت ضروری ہے۔ حضورِ انور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اللہ پاک کی خوشنودی کے لئے

* استاذ المدرّسین، مرکزی جامعۃُ المدینہ فیضانِ مدینہ کراچی

بندہ نے غصہ کا گھونٹ پیا، اس سے بڑھ کر اللہ کے نزدیک کوئی گھونٹ نہیں۔[7] علامہ حسین طیبی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: غصہ پی جانے سے مراد یہ ہے کہ جو غصے کا سبب بنا اسے معاف کرتے ہوئے صبر سے کام لینا۔[8]

غصہ کیسے پیا جائے؟ اب اپنے نفس پر کنٹرول کر کے غصہ پینے کے مشکل مرحلے کو کیونکر طے کیا جائے اس کے لئے ان ٹپس پر عمل کرنا مفید ہے۔

1 نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی نصیحت کو یاد رکھئے: جب ہمارا نفس ہمیں غصے کے بھرپور اظہار پر اُبھارے تو اسے ہرانے کے لئے ہمیں اپنے ہادی ورہبر صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ سے راہنمائی لینی چاہئے۔ ایک شخص نے نبیِّ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمت میں عرض کی: مجھے وصیت فرمائیے! حضورِ انور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: لَا تَغْضَبْ غصہ مت کرو۔ اس نے کئی بار یہی سوال دُہرایا، رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ہر بار یہی فرمایا: لَا تَغْضَبْ غصہ مت کیا کرو۔[9] علامہ خطابی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: لَا تَغْضَبْ کے معنیٰ ہیں کہ غصے کے اسباب سے بچو اور غصے کی وجہ سے جو کیفیت ہوتی ہے اسے اپنے اوپر طاری مت کرو۔[10]

2 اللہ کو یاد کیجئے: اپنے خالق ومالک عزَّوجَلَّ کی یاد، کسی بھی برائی سے بچنے کے لئے بہت مفید ہے، غصہ کے حوالے سے فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "جو اپنے غصہ میں مجھے یاد رکھے گا میں اسے اپنے جلال کے وقت یاد کروں گا اور ہلاک ہونے والوں کے ساتھ اسے ہلاک نہیں کروں گا۔[11]

3 اللہ کی پناہ مانگئے: جب کسی دشمن سے ہمارا مقابلہ ہو تو کسی کی حمایت اور مدد ہمارا حوصلہ بڑھاتی ہے۔ نفس جیسے دشمن سے مقابلے کے لئے اللہ پاک کی پناہ میں آجایئے۔ رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ایک شخص کو انتہائی غصہ کی حالت میں دیکھ کر ارشاد فرمایا: میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں اگر یہ غُصِیلا شخص اسے پڑھ لے تو وہ اس کا غصہ ختم کر دے گا اور وہ کلمہ یہ ہے: "اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم۔ (اے اللہ! میں شیطان مردود سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔)"[12]

4 دوزخ کے عذاب کا تصور کر لیجئے: غصے میں اللہ ورسول کی نافرمانی کرنے سے پہلے سوچ لیجئے کہ گناہوں کا انجام نارِ دوزخ ہے۔ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "اے ابنِ آدم! جب تُو غصہ کرتا ہے تو اچھلتا ہے قریب ہے کہ کہیں تو ایسی چھلانگ نہ لگا بیٹھے جو تجھے جہنم میں پہنچا دے۔"[13]

حضرت بکر بن عبد اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اَطْفِئُوْا نَارَ الْغَضَبِ بِذِکْرِ نَارِ یعنی غصے کی آگ کو نارِ جہنم کو یاد کر کے بجھاؤ۔[14]

5 غصہ پینے کے فضائل و فوائد پر غور کیجئے:

جنت میں داخلہ: حضور پُرنور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: "غصہ نہ کرو تو تمہارے لئے جنت ہے۔"[15]

ایمان کا نور: حدیثِ پاک میں ہے: "جس شخص نے غُصّہ ضَبط کر لیا باوُجود اِس کے کہ وہ غُصّہ نافذ کرنے پر قُدرت رکھتا ہے اللہ پاک اُس کے دل کو سُکون و ایمان سے بھر دے گا۔"[16]

عذابِ الٰہی سے حفاظت: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، حضورِ اقدس صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: جو اپنے غصے کو روکے گا، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اپنا عذاب اس سے روک دے گا۔[17]

ساری مخلوق کے سامنے عزت افزائی: رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جو شخص غصہ نافذ کرنے پر قادر ہونے کے باوجود اسے پی جائے، قیامت کے دن اللہ پاک تمام مخلوق کے سامنے بُلا کر اسے اختیار دے گا کہ بڑی آنکھوں والی جس حور کو چاہے پسند کرے۔[18]

6 خاموش ہو جایئے: غصے میں زبان چلتی ہے تو تلوار کا کام کرتی ہے، اس لئے اسے قابو میں رکھئے۔ رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: "جب تم میں سے کسی کو غصہ آئے تو اسے خاموشی اختیار کر لینی چاہئے۔"[19]

7 **پوزیشن بدل لیجئے:** فرمانِ حبیبِ خدا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: جب کسی کو غصہ آئے اور وہ کھڑا ہو تو بیٹھ جائے، اگر غصہ چلا جائے فبِہا ورنہ لیٹ جائے۔[20]

8 **وضو کر لیجئے:** غصہ شیطان کی طرف سے ہے اور شیطان آگ سے پیدا ہوتا ہے اور آگ پانی ہی سے بجھائی جاتی ہے، لہٰذا جب کسی کو غصہ آجائے تو وضو کر لے۔[21]

9 **دعا مانگئے:** دعا مؤمن کا ہتھیار ہے، اسے نفس کے خلاف استعمال کیجئے۔ مناجاتِ رسول صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں سے دو یہ ہیں:

1 اَللّٰهُمَّ بِعِلْمِكَ الْغَيْبَ، وَقُدْرَتِكَ عَلَى الْخَلْقِ، اَحْيِنِي مَا عَلِمْتَ الْحَيَاةَ خَيْرًا لِي، وَتَوَفَّنِي اِذَا عَلِمْتَ الْوَفَاةَ خَيْرًا لِي، وَاَسْاَلُكَ خَشْيَتَكَ فِي الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ وَكَلِمَةَ الْاِخْلَاصِ فِي الْغَضَبِ وَالرِّضَا ترجمہ: اے اللہ! اپنے علمِ غیب اور مخلوق پر اپنی قدرت کے صدقے مجھے اس وقت تک زندہ رکھ جب تک زندگی کو میرے لئے بہتر جانے اور وفات دے دے جب موت کو میرے لئے بہتر جانے، الٰہی میں تجھ سے تیرا خوف مانگتا ہوں ظاہر و باطن میں اور تجھ سے خوشی و ناخوشی میں سچی بات کی توفیق مانگتا ہوں۔[22]

2 حضرت اُمِّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے ارشاد فرمایا: یہ دعا مانگا کرو: ”اَللّٰهُمَّ رَبَّ مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ اغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ وَاَذْهِبْ غَيْظَ قَلْبِيْ وَاَجِرْنِيْ مِنْ مُّضِلَّاتِ الْفِتَنِ“ یعنی اے نبیِّ کریم محمد صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے رب! میرے گناہ معاف فرما دے اور میرے دل کے غصے کو دور فرما دے اور مجھے گمراہ کر دینے والے فتنوں سے محفوظ رکھ۔[23]

10 **بزرگانِ دین کی سیرت پڑھئے:** اسلاف کے نقشِ قدم پر چلنا سعادت کی بات ہے۔ ان کے حالاتِ زندگی پڑھنے کا ایک فائدہ یہ ہو گا کہ ہمیں ان کے غصہ پینے کے ایسے ایسے واقعات ملیں گے کہ عقلیں حیران رہ جائیں گی۔

میں نابینا نہیں ہوں: ایک فقیر مدینہ منورہ زادَھَا اللہُ شَرَفاً وَّتَعْظِیْماً کی ایک مبارک گلی میں بیٹھا تھا۔ اتفاقاً امیرُ المومنین حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ اُس طرف گزرے اور بے توجہی میں فقیر کے پاؤں پر پاؤں پڑ گیا۔ فقیر ناراض ہو کر چلّایا: اے شخص! کیا تو اندھا ہے؟ امیر المومنین رضی اللہ عنہ نے کمال مہربانی سے جواب دیا: بھائی! اندھا تو نہیں ہوں لیکن مجھ سے قصور ضرور ہوا ہے۔ برائے مہربانی مجھے معاف کر دو۔

یہ حکایت بیان کرنے کے بعد حضرت شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: سُبحٰنَ اللہ! بزرگوں کا اخلاق کس قدر پاکیزہ تھا، مقابل کوئی کمزور ہوتا تھا تو اُن کے لہجے میں نرمی آجاتی تھی، سچ ہے کہ ہر بلند مرتبہ شخص مُنکسِرُ المِزاج اور دوسروں کی دلجوئی کرنے والا ہوتا ہے۔ اس کی مثال تو اُس درخت کی سی ہوتی ہے، جس پر جتنے زیادہ پھل آتے ہیں اُس کی شاخیں اُسی قدر جھک جاتی ہیں، جو خوش نصیب کمزوروں کے ساتھ نرمی اور مروّت کا برتاؤ کرتے ہیں، وہ قیامت کے دن شاداں و فرحاں ہوں گے، لیکن مغروروں کو شرمندگی کے سوا کچھ ہاتھ نہ آئے گا۔[24]

اللہ پاک ہمیں غصے پر قابو پانے کی رُوحانی طاقت نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

---

(1) بخاری، 4/130، حدیث: 6114 (2) دیکھئے: مرقاۃ المفاتیح، 8/826، تحت الحدیث: 5105 (3) دیکھئے: شرح بخاری لابن بطال، 9/296 (4) مفردات امام راغب، ص361 (5) شعب الایمان، 6/320، حدیث 8331 (6) شعب الایمان، 6/311، حدیث: 8294 (7) مسند احمد، 2/482، حدیث: 6122 (8) شرح الطیبی، 9/282، تحت الحدیث: 5088 (9) بخاری، 4/131، حدیث: 6116 (10) فتح الباری، 11/439، تحت الحدیث: 6116 (11) فردوس الاخبار، 2/137، حدیث: 4476 (12) مسند احمد، 8/253، حدیث: 22147 (13) احیاء علوم الدین، 3/205 (14) شرح ابن بطال، 9/297 (15) معجم اوسط، 2/20، حدیث: 2353 (16) جامع صغیر، ص541، حدیث: 8997 (17) شعب الایمان، 6/315، حدیث: 8311 (18) ابو داؤد، 4/325، حدیث: 4777 (19) مسند احمد، 1/515، حدیث: 2136 (20) مسند احمد، 8/80، حدیث: 21406 (21) ابو داؤد، 4/327، حدیث: 4784 (22) دیکھئے: نسائی، ص224، حدیث: 1303 (23) دیکھئے: مسند احمد، 10/193، حدیث: 26638 (24) بوستان سعدی، ص149۔

آخری نبی محمد عربی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا مصیبت زدوں کے ساتھ انداز

مولانا محمد ناصر جمال عطّاری مَدَنی*

جیسے سکھ، خوشی اور آسائش ہمیشہ نہیں رہتے ایسے ہی دکھ، غمی اور آزمائش بھی ہمیشہ نہیں رہتے، انسان آسانیوں میں ہو یا مشکلات میں؛ اہم بات یہ ہوتی ہے کہ یہ وقت گزارتا کس انداز سے ہے؟ اللہ کریم کی ہم پر کرم نوازی ہے کہ خوشی، غمی اور سکھ دکھ ہر حالت درست طریقے سے گزارنے کے لئے ہمیں اندازِ مصطفےٰ کی نعمت عطا فرمائی ہے۔

اللہ کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر کئی طرح کی آزمائشیں آئیں، آپ نے کس انداز میں وہ وقت گزارا؟ اس بارے میں آپ پچھلی اقساط میں پڑھ چکے، البتہ جب دوسروں پر مصیبت و پریشانیاں آتیں تو پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا انداز کس قدر غم گساری، ہمدردی اور ڈھارس بندھانے والا ہوتا، اس کی کچھ جھلکیاں ملاحظہ کیجئے:

یتیم، بیوہ اور فقیر و مسکین کے ساتھ انداز یتیم، بیوہ، فقیر و مسکین وغیرہ معاشرے کے کمزور طبقات میں آتے ہیں، یہ طبقات ہمارے حُسنِ اخلاق کے زیادہ حق دار ہیں، اللہ پاک کے آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا اِن طبقات کے ساتھ انداز بیان کرتے ہوئے حضرت عبد اللہ بن ابی اَوْفیٰ رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں: رسولِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کثرت سے ذکر کرتے، لغو بات نہ کرتے، نماز لمبی پڑھاتے، خطبہ مختصر دیتے۔ بیواؤں اور مسکینوں کے ساتھ چلنے میں عار محسوس نہ کرتے یہاں تک کہ ان کی ضرورت پوری کر دیتے۔[1]

رسولِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ایک موقع پر یتیم کی کفالت کرنے والے کا اجر بیان کرتے ہوئے فرمایا: اَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيمِ فِي الْجَنَّةِ هٰكَذَا یعنی میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا جنّت میں اس طرح ساتھ ہوں گے۔ یہ فرماکر آپ نے شہادت اور درمیان والی انگلی کو باہم ملایا۔[2]

رسولِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے بیوہ اور یتیم کے لئے کوشش کرنے والے کا اجر یہ بیان فرمایا: السَّاعِي عَلَى الْاَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِينِ كَالْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللهِ اَوِ الْقَائِمِ اللَّيْلَ الصَّائِمِ النَّهَارَ یعنی جو شخص بیوہ اور مسکین کے لئے کوشش کرنے والا ہے وہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنے یا رات کو قیام کرنے اور دن کو روزہ رکھنے والے کی طرح ہے۔[3]

فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: اَللّٰهُمَّ اِنِّي اُحَرِّجُ حَقَّ الضَّعِيفَيْنِ الْيَتِيمِ وَالْمَرْاَةِ یعنی اے اللہ! میں دو کمزوروں: ”یتیم اور عورت“ کی حق تلفی حرام ٹھہراتا ہوں۔[4]

رحمتِ عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے کمزور کی خدمت کرنے کی اہمیت کو یوں واضح فرمایا: اَبْغُونِي الضُّعَفَاءَ فَاِنَّمَا تُرْزَقُونَ وَتُنْصَرُونَ بِضُعَفَائِكُمْ یعنی میرے لئے کمزور لوگوں کو تلاش کرو کہ تمہارے

* ذمہ دار شعبہ فیضانِ حدیث، المدینۃ العلمیہ (Islamic Research Center)

کمزور لوگوں ہی کے سبب تمہیں رزق دیا جاتا ہے اور تمہاری مدد کی جاتی ہے۔[5]

صبر اور اس پر اجر کی بشارت نبی پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم حضرت زید بن اَرقم رضی اللہ عنہ کی بیماری میں عیادت کے لئے ان کے پاس تشریف لائے تو فرمایا: "تمہاری بیماری خطرناک نہیں، لیکن اس وقت تمہاری کیا حالت ہو گی جب میرے بعد تمہاری عمر لمبی ہو گی اور تم نابینا ہو جاؤ گے؟" انہوں نے عرض کیا: تو میں اس وقت ثواب طلب کروں گا اور صبر کروں گا۔ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: "تب تم بغیر حساب جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔" نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی وفات کے بعد وہ نابینا ہو گئے پھر اللہ پاک نے انہیں بصارت عطا فرمائی اور پھر انہوں نے وفات پائی۔[6]

ضعیفوں کے ساتھ انداز فتحِ مکہ کے بعد جب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اپنے والد ابو قحافہ کو اسلام قبول کرانے کے لئے لائے تو رسولِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے انہیں دیکھ کر فرمایا: هَلَّا تَرَكْتَ الشَّيْخَ فِي بَيْتِهِ حَتّٰى اَكُونَ اَنَا آتِيْهِ فِيْهِ یعنی تم نے بزرگ کو گھر کیوں نہ رہنے دیا کہ میں خود آ جاتا۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اللہ کے رسول! یہ زیادہ حق دار تھے کہ چل کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے، نہ کہ آپ اُن کے پاس تشریف لے جائیں۔ پھر صدیق اکبر نے اپنے والد کو رحمتِ عالم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے سامنے بٹھا دیا تو آپ نے ان کے سینے پر ہاتھ پھیرا۔[7]

نبیِّ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے ایک بوڑھا شخص ملنے آیا۔ لوگوں نے اسے جگہ دینے میں دیر کر دی تو آپ نے فرمایا: وہ ہم میں سے نہیں جس نے ہمارے چھوٹے پر رحم نہ کیا اور ہمارے بڑے کی تعظیم نہ کی۔[8]

رحمتِ عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم مصیبت زدہ پر خصوصی کرم نوازی فرماتے، اُسے زبانِ رسالت سے ڈھارس و تسلی ملتی، آیئے! اندازِ مصطفےٰ کی کچھ جھلکیاں ملاحظہ کرتے ہیں:

1 رسولِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ایک مریض کی عیادت کی اور اُس سے فرمایا: خوش ہو جاؤ! اللہ پاک فرماتا ہے: یہ (بخار) میری آگ ہے جسے میں اپنے مومن بندے پر دنیا میں مسلط کرتا ہوں تاکہ آخرت میں جو آگ کا حصہ اس کے لئے ہے، وہ دنیا ہی میں اسے مل جائے۔[9]

2 حضرت اُمِّ علاء رضی اللہ عنہا بیمار تھیں، رسولِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اُن کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: اے اُمِّ عَلاء! خوش ہو جاؤ کیونکہ اللہ تعالیٰ مسلمان کی بیماری کے ذریعے سے اس کی خطائیں معاف کرتا ہے جس طرح آگ سونے اور چاندی کا میل (کھوٹ) ختم کر دیتی ہے۔[10]

آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے مریضوں کو خوش خبری دیتے ہوئے فرمایا: جب کوئی بندہ بیمار ہوتا ہے یا سفر کرتا ہے تو اس کے وہ اعمال لکھے جاتے ہیں جو وہ قیام اور صحت و تندرستی کی حالت میں کرتا تھا۔[11]

مصیبت زدہ اونٹ کے ساتھ انداز رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا گزر ایک اونٹ کے پاس سے ہوا، اُونٹ نے جب آپ کو دیکھا تو وہ بلبلانے لگا اور اپنی گردن آپ کے سامنے جھکا دی۔ آپ اس کے پاس کھڑے ہو گئے اور فرمایا: اس اُونٹ کا مالِک کہاں ہے؟ مالک حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا: یہ اُونٹ بیچتے ہو؟ اس نے عرض کی: نہیں، بلکہ یہ آپ کے لئے تحفہ ہے۔ مزید عرض کی کہ یہ ایسے گھرانے کا ہے کہ جن کے پاس اس کے علاوہ اور کچھ نہیں۔ آپ نے فرمایا: اس اونٹ نے شکایت کی ہے کہ تم اس سے کام زیادہ لیتے ہو اور چارا کم ڈالتے ہو۔ اس کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔[12]

چڑیا کے ساتھ انداز حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ساتھ ایک سفر میں تھے۔ آپ قضائے حاجت کے لئے تشریف لے گئے تو ہم نے ایک چڑیا دیکھی جس کے دو بچے تھے، ہم نے انہیں پکڑ لیا، چڑیا آئی اور پھڑ پھڑانے لگی۔ حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ

وسلَّم تشریف لائے تو دریافت فرمایا: کس نے اس کے بچّوں کے معاملے میں اسے تکلیف پہنچائی ہے؟اس کے بچّے اسے لوٹادو۔[13]

مصیبت زدہ ہرنی کے ساتھ انداز

رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم گاؤں میں رہنے والے ایک شخص کے خیمے کے پاس سے گزرے وہاں ایک ہِرنی بندھی تھی، آپ کو دیکھ کر ہِرنی نے عرض کی: یارَسُوْلَ الله! یہ خیمے والا اَعرابی (یعنی گاؤں میں رہنے والا شخص) مجھے جنگل سے پکڑ کر لایا ہے، جبکہ میرے دو بچّے جنگل میں ہیں، میرے تھنوں میں دودھ گاڑھا ہو رہا ہے یہ نہ تو مجھے ذَبح کرتا ہے کہ میں اِس تکلیف سے راحت پاجاؤں اور نہ مجھے چھوڑتا ہے کہ اپنے بچوں کو دودھ پلا آؤں۔ آپ نے ہرنی کی اِلتجا سُن کر فرمایا: اگر میں تجھے چھوڑدوں تو کیا تو اپنے بچّوں کو دودھ پلا کر واپس آجائے گی؟ عرض کی: جی ہاں! میں ضَرور واپس آؤں گی، اگر میں نہ آؤں تو اللہ پاک مجھے ناجائز ٹیکس وصول کرنے والے کا سا عذاب دے۔ حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اُسے چھوڑا تو وہ بڑی تیزی و بے قراری سے جنگل کی طرف چلی گئی اور تھوڑی دیر بعد واپس آگئی۔ آپ نے اُسے خیمے کے ساتھ باندھ دیا۔ اتنے میں وہ اَعرابی بھی پانی کا مشکیزہ اٹھائے بارگاہِ رسالت میں حاضِر ہو گیا۔ آپ نے فرمایا: یہ ہرنی ہمیں بیچ دو! عرض کی: یارَسُوْلَ الله! یہ بطورِ ہدیہ پیشِ خدمت ہے۔ چنانچہ آپ نے اُسے آزاد فرمادیا تو وہ "لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ" پڑھتے ہوئے جنگل کی طرف چلی گئی۔[14]

مصیبت میں گرفتار افراد کے لئے خوش خبریاں

1 آنکھوں سے محرومی کتنی بڑی آزمائش ہے، رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اس کے بارے میں اللہ پاک کا یہ ارشاد بیان فرمایا: جب میں اپنے کسی بندے کو دو محبوب چیزوں (یعنی آنکھوں) کے ذریعے آزماتا ہوں، پھر وہ صبر کرے تو ان کے بدلے میں اسے جنت دیتا ہوں۔[15]

2 جب کسی شخص کا بیٹا فوت ہو جاتا ہے تو اللہ کریم فرشتوں سے دریافت فرماتا ہے کہ تم نے میرے بندے کے بیٹے کی رُوح قبض کرلی؟ تو وہ عرض کرتے ہیں: ہاں۔ پھر فرماتا ہے: تم نے اُس کے دِل کا پھل توڑ لیا؟ تو وہ عرض کرتے ہیں: ہاں۔ پھر فرماتا ہے: میرے بندے نے کیا کہا؟ تو وہ عرض کرتے ہیں: "اس نے تیری حمد (تعریف) کی اور اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّاۤ اِلَیْهِ رٰجِعُوْن پڑھا۔" تو اللہ پاک فرماتا ہے: میرے اِس بندے کے لئے جنّت میں ایک گھر بناؤ اور اُس کا نام بَیْتُ الْحَمْد رکھو۔[16] یہ سوال و جواب اُن فرشتوں سے ہے جو میّت کی رُوح بارگاہِ الٰہی میں لے جاتے ہیں اِس سے مقصود اُنہیں گواہ بنانا ہے ورنہ ربّ تعالیٰ علیم و خبیر ہے۔ خیال رہے کہ جنّت میں بعض محل ربّ کی طرف سے پہلے ہی بن چکے ہیں اور بعض انسان کے اعمال پر بنتے ہیں، یہاں اُس دوسرے محل کا ذِکر ہے جیسے یہاں مکانوں کے نام کاموں سے ہوتے ہیں ویسے ہی وہاں اُن محلات کے نام اعمال سے ہیں۔[17]

3 مومن کو کانٹا چبھے بلکہ اس سے بھی کم کوئی تکلیف پہنچے تو اللہ اس کے گناہ ایسے جھاڑ دیتا ہے جیسے درخت سے پتے جھڑتے ہیں۔[18]

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! ہمارے پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے یہ انداز مایوسی، ناکامی اور نا امیدی کا خاتمہ کرتے ہیں اور امید، بلند حوصلہ اور صبر و استقامت کا جذبہ پیدا کرتے ہیں۔

آیئے! ہم بھی یہ انداز اپنا لیتے ہیں تاکہ ہمارا طرزِ عمل بیماروں کے لئے دوا، پریشان حالوں کے لئے ذریعۂ نجات اور بے چینوں کے لئے سببِ سکون و قرار بن جائے۔

---

(1)نسائی، ص243، حدیث:1411 (2)بخاری،3/497، حدیث:5304 (3)بخاری،3/511، حدیث:5353 (4)ابن ماجہ،4/193، حدیث:3678 (5)ابوداؤد،3/46، حدیث:2594 (6)معجم کبیر،5/211، حدیث:5126 (7)مسند احمد،44/517، حدیث:26956 (8)ترمذی،3/369، حدیث:1926 (9)ابن ماجہ،4/105، حدیث:3470 (10)ابوداؤد،3/246، حدیث:3092 (11)بخاری،2/300، حدیث:2966 (12)مسند احمد،29/106، حدیث:17565 (13)ابوداؤد،3/75، حدیث:2675 (14)دلائل النبوۃ للبیہقی،6/35 (15)بخاری،4/6، حدیث:5653 (16)ترمذی،2/313، حدیث:1023 (17)مراٰۃ المناجیح،2/507 (18)بخاری،4/5، حدیث:5648۔

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ مدنی مذاکروں میں عقائد، عبادات اور معاملات کے متعلق کئے جانے والے سوالات کے جوابات عطا فرماتے ہیں، ان میں سے 11 سوالات و جوابات کافی ترمیم کے ساتھ یہاں درج کئے جارہے ہیں۔

1 ”تو کُجا من کُجا“ کا مطلب

سُوال: ”تو کُجا مَن کُجا“ کا کیا مطلب ہے؟

جواب: اس کا مطلب ہے: ”تو کہاں میں کہاں۔“

(مدنی مذاکرہ، 10 ربیع الاول شریف 1442ھ)

2 حلال جانور کا گُردہ کھانا اور بیچنا

سُوال: کیا حلال جانور کا گُردہ بیچنا اور کھانا جائز ہے؟

جواب: حلال ہے۔ البتہ ہمارے پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو گُردہ کھانا پسند نہیں تھا۔ (دیکھئے: کنز العمال، جز7، 4/41، حدیث: 18212 - مدنی مذاکرہ، 2 ربیع الآخر 1442ھ)

3 کیا شوہر اپنی بیوی کے بال کاٹ سکتا ہے؟

سُوال: کیا نائی اپنی بیوی کے بال کاٹ سکتا ہے؟

جواب: عورت کے بالوں کے لئے یہ حکم ہے کہ کندھوں سے نیچے رہنے چاہئیں، اگر کندھوں سے اوپر ہوں گے تو یہ مَردوں سے مُشابہت کہلائے گی اور عورت گناہ گار ہوگی۔ اگر شوہر نے بیوی کی مرضی سے اُس کے بال کاٹ کر کندھوں کندھوں کے اُوپر کردئے ہیں تو اب شوہر بھی گناہ گار ہوگا۔ ہاں شریعت کے دائرے میں رہتے ہوئے شوہر بیوی کے بال کاٹ سکتا ہے۔ (مدنی مذاکرہ، 7 محرم الحرام 1442ھ الفاظ کی کافی تبدیلی کے ساتھ)

4 کیا آج کے دور میں گوشہ نشینی ممکن ہے؟

سُوال: کیا آج کے دور میں گوشہ نشینی ممکن ہے؟

جواب: ممکن تو ہے، گوشہ نشینی کے اپنے آداب ہیں، ہر آدمی گوشہ نشین نہیں ہوسکتا، خصوصاً وہ علمائے کرام جن کی طرف لوگوں کا رُجوع ہو اور وہ اُمّت کے مسائل حل کرتے ہوں اور ان کے گوشہ نشین ہونے کی وجہ سے اُمّت مشکل میں پڑ جائے، چونکہ اُمّت ان سے نفع اٹھارہی ہے، اس لئے ان کو گوشہ نشین ہونے کی بالکل ممانعت ہوگی۔

(مدنی مذاکرہ، 21 ربیع الاول 1442ھ)

5 اچھی موت کی تمنا کرنا کیسا؟

سوال: کیا اچھی موت کی تمنا کرنا دُرُست ہے؟

جواب: اچھی موت کی تمنا کرنا بہت ضَروری ہے، دُنیا کا سب سے بڑا گناہ گار بھی بُری موت کو پسند نہیں کرے گا، اس کی تمنا بھی اچھی موت کی ہوگی۔ ہر شخص کو اپنے ایمان کی فکر ہونی چاہئے اور بُرے خاتمے سے بچنے کا ذہن بھی ہونا چاہئے۔ بزرگانِ دین رحمۃ اللہ علیہم اللہ پاک کی خفیہ تدبیر (یعنی چُھپے فیصلے)

اور بُرے خاتمے (یعنی بُری موت) سے بہت ڈرتے تھے۔ ہمیں بھی اللہ پاک سے اِیمان و عافیت پر خاتمے (یعنی مرنے) کی دُعا کرتے رہنا چاہئے، کاش زیرِ گنبدِ خضرا جلوۂ محبوب میں شہادت نصیب ہو جائے۔ (مدنی مذاکرہ، 9ربیع الاول1442ھ)

6 آبِ زَم زَم مسجدِ حرام سے باہر لے جانا کیسا؟

سُوال: کیا مسجدِ حرام سے آبِ زم زم بھر کر لے جاسکتے ہیں؟

جواب: جو نَل مسجدِ حرام کے اندر لگے ہوتے ہیں وہ صرف وہیں پینے کے لئے ہیں۔ گھر لے جانے کے لئے خریدنا پڑتا ہے اگرچہ وہاں کا رہائشی ہو، لیکن آبِ زم زم انمول ہونے کے باوجود بہت سستا ملتا ہے۔ (مدنی مذاکرہ، 10ربیع الاول1442ھ)

7 جس پانی سے مُوئے مُبارک کو غسل دیا گیا ہو اسے قبر میں چِھڑکنا کیسا؟

سُوال: اگر کسی کے پاس ایسا پانی ہو جس کے ساتھ سرکار صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے مُوئے مبارک کو غسل دیا گیا ہو تو کیا مَیِّت کو دَفناتے وقت قبر میں اس پانی کا چِھڑکاؤ کر سکتے ہیں؟

جواب: بَرکت کے لئے کر سکتے ہیں۔

(مدنی مذاکرہ، 9محرم شریف1441ھ)

8 کیا مہر میں سونا چاندی دینا لازم ہے؟

سُوال: کیا شادی بیاہ کے موقعوں پر سونا چاندی دینا ضروری ہوتا ہے؟

جواب: سونا چاندی دینا ضروری نہیں ہے، البتہ شوہر پر بیوی کا حق مہر دینا واجب ہوتا ہے۔ حق مہر کی شرعاً مقدار دو تولہ ساڑھے سات ماشہ چاندی ہے۔ اِس لحاظ سے جو رَقم بنتی ہے وہ حق مہر دینا واجب ہے، یہ مہر کی کم سے کم مقدار ہے، اس سے زیادہ کوئی جتنا دینا چاہے دے سکتا ہے اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ حق مہر میں سونا دینا ہی لازمی نہیں ہے لیکن دینا چاہے تو دے سکتا ہے۔ (مدنی مذاکرہ، 5ربیع الاول1442ھ)

9 کیا کھانے کے دَوران اُٹھ جانا کھانے کی بے اَدَبی ہے؟

سُوال: جب دکاندار کھانا کھا رہا ہوتا ہے تو اس وقت گاہک آجاتا ہے اور کہتا ہے مجھے سامان دے دو میں لیٹ ہو رہا ہوں تو کیا اب دکاندار کا گاہک کو سامان دینے کے لئے اُٹھنا درست ہے؟

جواب: دکاندار کی مَرضی ہے کہ کھانا چھوڑے یا نہیں، دونوں صورتوں میں کوئی حرج نہیں ہے۔ کھانے کے دَوران اُٹھ جانے سے کھانے کی بے اَدبی نہیں ہوتی۔ کھانا کھا رہے ہوں اور اچانک دَروازے پر کوئی آجائے تو اس وقت کیا کریں گے؟ کوئی دروازہ بجاتا رہے ہم کھانے سے نہیں اُٹھیں گے کہ کھانے کی بے اَدبی ہوتی ہے، بھلے باہر کھڑے شخص کی دِل آزاری ہوتی ہو وہ پریشان ہوتا رہے۔ ظاہر سی بات ہے اِنسان اس وقت اُٹھ کر دَروازہ کھولے گا۔ یوں ہی کھانے کے دَوران اگر پیشاب لگ جائے تو پیشاب کرنے تو جانا پڑے گا، بہر حال اُٹھ کر جانا کھانے کی بے ادبی نہیں کہلاتا۔ (مدنی مذاکرہ، 5ربیع الاول1442ھ)

10 کیا موبائل فون کی بھی ذَخیرہ اَندوزی ہوتی ہے؟

سوال: جس طرح لوگ آٹا اور چینی وغیرہ کا اسٹاک کرتے ہیں، کیا اِسی طرح موبائل فون کا بھی اسٹاک کیا جاسکتا ہے؟

جواب: یہ اناج کی ذَخیرہ اَندوزی کے تعلق سے ضرور مَسائل ہیں، البتہ کسی نے موبائل فون یا اس کے کَل پُرزے جمع کئے ہیں تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ تاہم ہر مُعاملے میں مسلمان کے ساتھ خیر خواہی کرنی چاہئے۔ موبائل کا جب بھاؤ بڑھے گا تو دکاندار کے دِل میں خوشی ہو گی لیکن مسلمان زیادہ دام سُن کر رَنجیدہ ہو جائے گا۔ مسلمان کی خیر خواہی اسی میں ہے کہ چیز کو واجبی دام پر فروخت کیا جائے۔ (مدنی مذاکرہ، 4ربیع الاول1442ھ)

11 نماز کی حالت میں عمامہ پر نقش نعل پاک لگانا کیسا؟

سُوال: کیا عمامہ شریف پر نقشِ نعلِ پاک لگا کر نماز پڑھ سکتے ہیں؟

جواب: اگر عمامہ شریف پر نقشِ نعلِ پاک لگا کر نماز پڑھیں گے تو سجدے کی حالت میں نقش زمین پر لگے گا، اس لئے نماز سے پہلے نقشِ نعل پاک اُتار کر جیب میں ڈال لینا مناسب ہے۔

(مدنی مذاکرہ، 30صفر شریف1442ھ)

دارُالافتاء اَہلسنّت

مفتی محمد قاسم عطاری*

دارالافتاء اہلِ سنّت (دعوتِ اسلامی) مسلمانوں کی شرعی راہنمائی میں مصروفِ عمل ہے، تحریری، زبانی، فون اور دیگر ذرائع سے ملک و بیرونِ ملک سے ہزارہا مسلمان شرعی مسائل دریافت کرتے ہیں، جن میں سے پانچ منتخب فتاویٰ ذیل میں درج کئے جارہے ہیں۔

1 جعلی بینک اسٹیٹمنٹ بنوانا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے میں کہ جب کسی طالبِ علم کو بیرونِ ملک تعلیم کے سلسلے میں جانا ہوتا ہے تو بسا اوقات جس تعلیمی ادارے میں داخلہ مقصود ہوتا ہے، اس ادارے کی جانب سے اسٹوڈنٹ یا اس کے سرپرست کا اکاؤنٹ بیلنس اور اسٹیٹمنٹ سیکیورٹی کے طور پر چیک کیا جاتا ہے تاکہ یہ معلوم ہو سکے کہ وہ ادارے کی فیس افورڈ کر سکتا ہے یا نہیں؟ اب ان میں بعض لوگ وہ ہوتے ہیں جو کہ فیس تو افورڈ کر سکتے ہیں لیکن ان کے اکاؤنٹ کی ٹرانزیکشن اور بیلنس ادارے کے مطلوبہ لیول کے مطابق نہیں ہوتی، ایسے لوگ ایڈمیشن کے لئے بینک سے جعلی اسٹیٹمنٹ بنواتے ہیں اور بینک کی مدد سے مطلوبہ رقم کچھ عرصے کے لئے اپنے اکاؤنٹ میں رکھواتے ہیں، یہ رقم انہیں بینک مہیا کرتا ہے، لیکن یہ صرف اکاؤنٹ میں شو کرنے کی حد تک ہوتا ہے، کلائنٹ اس رقم کو کسی طرح استعمال نہیں کر سکتا، حتّٰی کہ اس کا اے ٹی ایم کارڈ وغیرہ بھی بینک اپنے پاس رکھ لیتا ہے۔ اس سروس پر کلائنٹ بینک کو کچھ فیصد رقم ادا کرتا ہے، پوچھنا یہ تھا کہ اس طرح جعلی اسٹیٹمنٹ بنوانا اور اکاؤنٹ میں رقم شو کروانا کیسا ہے؟ نیز مذکورہ فعل پر کلائنٹ کا بینک کو مخصوص رقم دینا جائز ہے؟

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

بیان کردہ صورت میں جعلی اسٹیٹمنٹ بنوانا اور اکاؤنٹ میں وہ رقم شو کروانا جس کا اکاؤنٹ ہولڈر مالک نہیں، جھوٹ اور دھوکا دہی میں داخل ہے، جو ناجائز و حرام ہے، نیز بینک کا مذکورہ فعل پر اعانت کرنا بھی ناجائز و گناہ ہے، اور اس مذموم فعل پر کلائنٹ کا ایک مخصوص رقم دینا اور بینک کا اسے لینا بھی حرام ہے کیونکہ یہ کوئی قابلِ اجارہ کام نہیں، تو اس پر دی جانے والی رقم اپنا کام نکلوانے کے لئے دی جارہی ہے جو رشوت اور باطل اجرت ہے۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

2 دورانِ نماز نمازی کا سینہ نظر آرہا ہو تو؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس بارے میں کہ اگر نماز کے دوران نمازی کی قمیص کے بٹن کھلے ہوں حتّٰی کہ سینہ نظر آرہا ہو، تو نماز کا کیا حکم ہوگا؟

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

اگر نماز کے دوران نمازی کے سینے کے بٹن کھلے ہوں اور سینے کا اتنا حصہ نظر آرہا ہو، جتنا عام طور پر مہذب آدمی کے سینے کا حصہ نظر آتا ہے، تو اس میں کچھ حرج نہیں، البتہ اگر اس سے زیادہ حصہ نظر آرہا ہو کہ اس حالت میں کوئی مہذب و سلجھا ہوا شخص لوگوں کے مجمع یا بازار میں نہ جائے یا جائے، تو اُسے خفیف الحرکات و بے ادب سمجھا جائے یا مکمل سینہ کھلا ہو، تو اس حالت میں نماز پڑھنا مکروہِ تنزیہی ہے، کیونکہ اس کا حکم کام کاج اور روزمرہ کے پہنے جانے والے اُن کپڑوں کی طرح ہوگا، جنہیں مہذب آدمی پہن کر بزرگوں اور معزز لوگوں کے سامنے جانے سے عار محسوس کرتا ہے اور پہن کر جائے، تو اُسے بے ادب اور خفیف الحرکات سمجھا جاتا ہے، تو ایسے کپڑے پہن کر نماز پڑھنا مکروہِ تنزیہی ہے، جبکہ اس کے پاس اور کپڑے ہوں۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

* نگرانِ مجلس تحقیقاتِ شرعیہ، دارالافتاء اہلِ سنّت، فیضانِ مدینہ کراچی

www.facebook.com/MuftiQasimAttari/

3 Scalp pigmentation کروانا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلے میں کہ اگر کسی شخص کے سر کے بال جھڑ کر کم ہوگئے ہوں جس کی وجہ سے سر کا کچھ حصہ گنجا اور بد نما معلوم ہوتا ہے تو کیا وہ شخص گنجا نہ دکھنے کے لئے Scalp pigmentation کرواسکتا ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

Scalp pigmentation کا عمل دراصل گودنے (ٹیٹو بنوانے) کی طرح ہے اور اس کی شرعاً اجازت نہیں۔

تفصیل درج ذیل ہے:

Scalp pigmentation کے عمل میں سر کے جن حصوں میں بال نہ ہوں وہاں باریک سوئیوں کے ذریعے سوراخ کر کے سیاہ انک یا مادہ بھرا جاتا ہے جس سے وہاں سیاہ باریک نقطے پڑجاتے ہیں، جو چھوٹے چھوٹے بال نما معلوم ہوتے ہیں، تو یہ ٹیٹو بنوانے کی طرح ہے، بلکہ ماہرین اسے ٹیٹو بنوانا ہی کہتے ہیں اور اسے Medical-grade micro-tattooing کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔ جیسا کہ درج ذیل ویب سائٹس پر اس کی تعریف و تفصیل ملاحظہ کی جاسکتی ہے:

(https://ishrs.org/micropigmentation-of-scalp)

(https://www.medicalnewstoday.com/articles/scalp-micropigmentation)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

4 بغیر وضو کے احرام باندھنے کا حکم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلے میں کہ ہم عمرے کے لئے روانگی کے وقت گھر سے ہی غسل وغیرہ کر کے احرام کی چادریں پہن لیتے ہیں، لیکن ابھی عمرے کی نیت سے تلبیہ نہیں کہتے، بلکہ جب جدہ آنے والا ہو تو میقات سے پہلے فلائٹ کے دوران تلبیہ کہتے ہیں، بعض اوقات اس دوران وضو برقرار نہیں رہتا، تو کیا بغیر وضو بھی احرام باندھ سکتے ہیں؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

باوضو ہونا احرام کے لئے ضروری نہیں، اگر کوئی بغیر وضو بھی عمرے کی نیت سے تلبیہ کہے تو اس کا احرام اور پابندیاں شروع ہوجاتی ہیں، البتہ وضو کی اہمیت و فضائل بے شمار ہیں حتّٰی کہ ہر وقت باوضو رہنا مستحب ہے، پھر جبکہ سفر بیت اللہ شریف کا ہو تو اس کا خاص اہتمام ہونا چاہئے کہ حتی المقدور باوضو رہا جائے، خصوصاً احرام یعنی عمرے یا حج کی نیت سے تلبیہ کہتے وقت باوضو ہونا، جداگانہ سنت ہے۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

5 کیا دیکھے بغیر کسی کو نظرِ بد لگ سکتی ہے؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلے میں کہ کیا نظرِ بد دیکھنے سے ہی لگتی ہے یا کسی شے کو دیکھا نہ ہو اور دیکھے بغیر اس کی تعریفیں کریں اس سے بھی نظر لگ سکتی ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

ایک شخص سے کسی دوسرے کو ضرر کئی طرح پہنچ سکتا ہے، جیسے ہاتھ پاؤں سے باقاعدہ کسی کو مارنا، زخمی کرنا، یا زبانی جیسے گالی دینا، یا غیر مرئی انداز سے جیسے جادو یا نظرِ بد یا کسی اور طرح سے۔ ان اقسام میں جو نظرِ بد کی صورت ہے اس کے متعلق ائمہ اُمّت رحمہم اللہ نے صراحت فرمائی ہے کہ نظر دیکھنے والے کی آنکھ کی تاثیر سے لگتی ہے یعنی جب کسی شے کو پسندیدہ نظروں سے دیکھے اور اللہ کا ذکر نہ کرے یا ضرر ہی کی نیت سے دیکھے، لہٰذا نظرِ بد والی صورت میں تو دیکھنا ہی ضروری ہے، دیکھے بغیر محض تعریف کرنے سے نظر نہیں لگتی البتہ غیر مرئی نقصان پہنچنا نظرِ بد ہی پر موقوف نہیں بلکہ ممکن ہے کہ نظرِ بد نہ ہو لیکن کسی اور وجہ سے ضرر پہنچے۔ عاملین کو ان چیزوں کی کامل پہچان نہیں ہوتی لہٰذا وہ بہت سی چیزوں اور اثرات کو آپس میں مکس کر دیتے ہیں۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

فریاد

مسلمان کی عزّت

دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلسِ شوریٰ کے نگران مولانا محمد عمران عطّاری

مسلمان کی عزت کعبہ کی حرمت سے بھی زیادہ ہے۔ مگر فی زمانہ حالات اس قدر خراب ہو چکے ہیں کہ ایک مسلمان اپنے مسلمان بھائی کو اہمیت دینے کے بجائے اس کی عزت نیلام کرنے اور لوگوں کے سامنے اسے ذلیل و رسوا کرنے کے مواقع تلاش کرتا ہے۔ نگرانِ شوریٰ نے ایک بیان میں مسلمان کی عزت اور اس کی قدر و منزلت کو اُجاگر کیا اور مسلمان کی عزت کے حوالے سے جو مدنی پھول پیش فرمائے انہیں ملاحظہ کیجئے۔

1 نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ہمیں عزت کرنا سکھایا ہے کہ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کی عزت کرے، چاہے امیر ہو یا غریب، گورا ہو یا کالا کیونکہ اللہ پاک نے اس کو دولتِ ایمان عطا کی ہے جو خوش نصیبوں کو ہی دی جاتی ہے۔

2 ہر مومن عزّت والا ہے کسی مسلم قوم کو ذلیل جاننا یا اسے کمین کہنا یہ حرام ہے۔[1]

3 مومن کی عزت نیک اعمال سے ہے روپے پیسے سے نہیں ہے۔

4 مومن کی عزت دائمی ہے فانی نہیں اسی لئے مومن کی لاش اور اس کی قبر کی بھی عزت کی جاتی ہے۔

5 جو مومن کو ذلیل سمجھے وہ اللہ پاک کے نزدیک بھی ذلیل ہے۔[2]

6 بندہ غریب ہو مسکین ہو لیکن ہو مسلمان تو وہ عزت والا ہے۔

7 وہ مسواک جسے مسلمان استعمال کر چکا اس کو یا تو دفن کر دیا جائے یا احتیاط کے ساتھ کسی محفوظ جگہ پر رکھ دیا جائے اس استعمال شدہ مسواک کو پھینک دینا درست نہیں ہے۔ اس کی حکمت یہ ہے کہ مسواک آلہ ادائے سنت ہے اب یہ کوئی عام لکڑی نہ رہی بلکہ خاص لکڑی ہو گئی جس کی وجہ سے اس کا احترام کیا جائے گا۔

8 مسواک کی تعظیم کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ مسلمان کے منہ کا تھوک پاک ہے کیونکہ مسواک مسلمان کے منہ میں استعمال ہوئی ہے تو اس کا ادب کرتے ہوئے یا تو دفن کر دیا جائے گا یا محفوظ مقام پر رکھ دیا جائے گا تاکہ مسلمان کے تھوک کی بے حرمتی نہ ہو۔

9 بیتُ الخلا میں تھوکنا منع ہے اس کی وجہ یہ بیان کی گئی ہے کہ مسلمان کا تھوک پاک ہے اور بیتُ الخلا کی جگہ پر پاک

چیز کا ڈالنا مناسب نہیں ہے۔

10 ہمارے ذہنوں میں اپنے مسلمان بھائیوں کے لئے محبت اور الفت ہونی چاہئے کیونکہ قراٰنِ کریم میں ہے کہ ﴿اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ﴾ ترجمۂ کنز الایمان: مسلمان مسلمان بھائی ہیں۔[3]

11 ہمیں اپنے سینے کو مسلمان کے کینے سے پاک رکھنا چاہئے، مسلمان سے کینہ اور بغض بہت نقصان دہ اور رحمتِ الٰہی سے محرومی ہے، اللہ کے محبوب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ (ماہ) شعبان کی پندرہویں رات اپنے بندوں پر (اپنی قدرت کے شایانِ شان) تجلّی فرماتا ہے اور مغفرت چاہنے والوں کی مغفرت فرماتا ہے اور رحم طلب کرنے والوں پر رحم فرماتا ہے جبکہ کینہ رکھنے والوں کو ان کی حالت پر چھوڑ دیتا ہے۔“[4]

ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا: ”بغض رکھنے والوں سے بچو کیونکہ بغض دین کو مونڈ ڈالتا (یعنی تباہ کر دیتا) ہے۔“[5]

12 حدیثِ پاک میں ہے جو اپنے مسلمان بھائی (کی عزت کرتے ہوئے اس) کے گھوڑے کی رکاب پکڑے، نہ کسی لالچ کی وجہ سے اور نہ ہی کسی خوف کی وجہ سے (اس کا یہ عمل صرف اللہ پاک کی رضا کے لئے) ہو تو اللہ پاک اس کی مغفرت فرما دیتا ہے۔[6]

13 ہمارا حال تو یہ ہے کہ جو چند افراد ایک ساتھ بیٹھتے اٹھتے ہیں اور ایک دوسرے کی برائیاں کرتے ہیں اگر وہ یہ طے کرلیں کہ آئندہ کسی کی برائی نہیں کرنی تو پھر ان کے پاس کرنے کی کوئی اچھی بات نہیں ہوتی اور وہ ایک دوسرے کا منہ دیکھتے رہیں گے کیونکہ ان کے درمیان تو ہر وقت غیبت و چغلی اور ایک دوسرے کی برائی کا ماحول ہوتا تھا۔ اس لئے ضروری ہے کہ اپنی بیٹھکوں کو اچھی گفتگو سے سجائیں اور دوسروں کا ذکرِ خیر ہی کرنے کی عادت بنائیں۔

14 جس کے سر پر ٹوپی ہو پیشانی پر نماز کا نشان ہو یہ ضروری نہیں کہ وہ غیبت سے بھی بچتا ہو کئی دین دار نظر آنے والے بھی اس برائی میں مبتلا نظر آتے ہیں، یہ تو اللہ کی توفیق ہے جس کو چاہے اس گناہ سے بچالے۔

15 کسی کی غیبت کرنے کا مقصد عموماً اس کی اصلاح نہیں ہوتا ہے، بلکہ محض ایک مسلمان کی برائی بیان کرنا مقصود ہوتا ہے۔

16 جس میں کوئی برائی ہو تو اس کی برائی کرنا غیبت ہے اگر اس میں وہ عیب نہ ہو تو یہ بہتان کہلاتا ہے جس میں جھوٹ کا گناہ بھی شامل ہے۔

17 ہم مسلمان ہیں اور اسلام نے ہمیں مسلمان کی عزت کا محافظ بنایا ہے۔

18 ہمیں خود بھی مسلمان کی عزت کرنی ہے اور اس کی عزت کا پہرا بھی دینا ہے مثلاً کوئی کسی مسلمان کی غیبت کرے، اس کا مذاق اڑائے تو ہمیں اس کو روک کر مسلمان کی عزت کی حفاظت کرنی ہے نبیِّ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جو اپنے مسلمان بھائی کی غیر موجودگی میں اس کی عزت کا دِفاع کرے تو اللہ پاک کے ذمۂ کرم پر ہے کہ اسے نارِ جہنم سے آزاد کر دے۔[7]

---

(1) صراط الجنان، 10/169 (2) صراط الجنان، 10/169 (3) پ26، الحجرات: 10 (4) کنز العمال، 3/209، حدیث: 7714 (5) شعب الایمان، 3/383، حدیث: 3835 (6) معجم اوسط، 1/287، حدیث: 1012، فیض القدیر، 6/115، تحت الحدیث: 8533 (7) معجم کبیر، 24/176، حدیث: 443۔

دوسروں کو دیجئے
(Give to others)

مولانا ابورجب محمد آصف عطّاری مدنی*

ہم خواہی نخواہی ہر کام میں اپنا فائدہ ضرور ڈھونڈتے ہیں کہ "مجھے کیا ملے گا؟" اس میں حرج نہیں لیکن ہمیں یہ بھی سوچنا چاہئے کہ "میں دوسروں کو کیا دے سکتا ہوں؟" جب ہم مخلص (Sincere) ہو کر کسی کو کچھ دیں گے تو کسی نہ کسی صورت میں ہمیں بھی فائدہ پہنچے گا کہ مشہور ہے: "اس ہاتھ دے اس ہاتھ لے۔" دوسروں کا سوچنے والے کو کیسا فائدہ ہوا؟ اس کا اندازہ اس روایت سے لگائیے کہ حضورِ اقدس صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم فرماتے ہیں: ایک درخت کی شاخ بیچ راستہ پر تھی، ایک شخص گیا اور کہا: میں اُس کو مسلمانوں کے راستہ سے دُور کر دوں گا کہ اُن کو ایذا نہ دے، وہ جنت میں داخل کر دیا گیا۔[1]

بہر حال ہم اپنی ذات سے دوسروں کو جتنا نفع اور فائدہ پہنچا سکتے ہیں، پہنچانا چاہئے۔ اسی کی نصیحت ہمارے پیارے رسول محمدِ عربی صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمائی ہے: مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ يَّنْفَعَ اَخَاهُ فَلْيَنْفَعْهُ یعنی تم میں سے جو کوئی اپنے بھائی کو نفع پہنچا سکتا ہو تو اُسے نفع پہنچائے۔[2]

نفع پہنچانے کی کئی صورتیں ایسی ہیں جن میں ہماری تھوڑی بہت رقم خرچ ہوتی ہے جیسے کسی نادار مریض کو دوائی خرید دینا یا کسی غریب قرض دار کا قرض ادا کر دینا وغیرہ۔ کچھ لوگوں کا کہنا یہ ہوتا ہے کہ ہم کسی کے کام کیسے آئیں؟ ہم تو خود مالی مشکلات میں گھرے ہوئے ہیں۔ ایسوں کی خدمت میں گُزارش ہے "جیب چاہے چھوٹی ہو دل بڑا ہونا چاہئے۔" یہ ضروری نہیں کہ لمبی چوڑی رقم خرچ کر کے ہی کسی کو فائدہ پہنچایا جا سکتا ہے۔ آپ اپنی حیثیت کے مطابق تھوڑے پیسوں سے بھی کسی کو فائدہ پہنچا سکتے ہیں مثلاً کسی غریب اور نادار طالبِ علم کو بال پوائنٹ خرید دیجئے جو چند روپوں کا آجاتا ہے۔ دوسری بات یہ کہ ہم دوسروں کو بہت سے ایسے فوائد (Benefits) پہنچا سکتے ہیں جن میں ہمارا ایک روپیہ بھی خرچ نہیں ہوتا جیسے؛

1 علمِ دین سکھائیے فی زمانہ میڈیا و سوشل میڈیا کی چمک دمک نے جہالت کے اندھیرے بڑھا دیئے ہیں۔ ان اندھیروں کو چراغِ علم کی روشنی سے ہی دُور کیا جا سکتا ہے۔ یہ علم ہی ہے جو ایک مسلمان کو فرائض و واجبات کی ادائیگی کا طریقہ اور زندگی گزارنے کا سلیقہ سکھاتا ہے۔ ہم کسی کو علمِ دین سکھا سکتے ہیں جبکہ اس کی اہلیت رکھتے ہوں۔ علم سکھانا صدقۂ جاریہ بھی ہے، ابنِ ماجہ میں ہے: نبیِّ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا: اِنَّ مِمَّا يَلْحَقُ الْمُؤْمِنَ مِنْ عَمَلِهٖ وَحَسَنَاتِهٖ بَعْدَ مَوْتِهٖ عِلْمًا عَلَّمَهٗ وَنَشَرَهٗ یعنی مومن کو مرنے کے بعد اس کے عمل اور نیکیوں میں سے جو کچھ پہنچتا ہے اس میں وہ علم بھی ہے جسے وہ سکھا اور پھیلا گیا۔[3] حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا: تم میں بہتر وہ ہے جو قراٰن سیکھے اور سکھائے۔[4] لہٰذا قراٰن سکھانا بھی دوسروں کو دینے کی ایک صورت ہے۔

2 نیکی کی دعوت دیجئے بُرائی سے روکنے اور نیکی کرنے کی ترغیب فرد اور معاشرے میں تبدیلی لا سکتی ہے۔ اس میں اپنا کردار ادا کیجئے۔

* چیف ایڈیٹر ماہنامہ فیضانِ مدینہ، رکن مجلس المدینۃ العلمیہ (Islamic Research Center) کراچی

3 محبت کیجئے کسی سے اس لئے محبت رکھنا کہ وہ میرا مسلمان بھائی ہے، ایمانی تقاضا ہے۔ سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ”ایمان کے بعد سب سے افضل عمل لوگوں سے محبت کرنا ہے۔“[5]

4 خوشیاں بانٹئے کسی کو چھوٹی چھوٹی خوشیاں دینے میں ہمارا کچھ بھی خرچ نہیں ہوگا لیکن کسی کی خزاں رسیدہ زندگی پُربہار ہو سکتی ہے۔ فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: اِنَّ اَحَبَّ الْاَعْمَالِ اِلَى اللّٰهِ بَعْدَ الْفَرَائِضِ اِدْخَالُ السُّرُوْرِ عَلَى الْمُسْلِمِ یعنی اللہ پاک کے نزدیک فرائض کی ادائیگی کے بعد سب سے افضل عمل مسلمان کا دل خوش کرنا ہے۔[6] فیضُ القدیر میں ہے: فرضِ عین یعنی فرض نماز، روزے، زکوٰۃ اور حج وغیرہ کی ادائیگی کے بعد اللہ پاک کے نزدیک سب سے پسندیدہ عمل یہ ہے کہ مسلمان کو خوش کیا جائے۔ خواہ اسے کچھ دے کر یا اس سے غم اور تکلیف کو دور کر کے یا مظلوم کی مدد کر کے یا اس کے علاوہ ہر وہ عمل جو خوش کرنے کا ذریعہ ہو۔[7]

5 عزت دیجئے کسی کو اس کی حیثیت کے مطابق عزت و احترام دینا اسلامی اخلاق کا تقاضا ہے، رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حکم فرمایا ہے: اَنْزِلُوا النَّاسَ مَنَازِلَهُم یعنی لوگوں کو ان کے مراتب و درجات کے مطابق اُتارو۔[8] یعنی ان کے مقام کے مطابق ان کی عزت افزائی اور مہمان نوازی کرو۔

اُمُّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حضور ایک سائل حاضر ہوا اسے ٹکڑا عطا فرمایا، ایک ذی عزت مسافر گھوڑے پر سوار حاضر ہوا اس کی نسبت فرمایا کہ باعزاز اُتار کر کھانا کھلایا جائے۔

امامِ اہلِ سنّت اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرّحمٰن یہ واقعہ نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں: اصل مدار نیت پر ہے اگر سائل کو بوجہ اس کے فَقر (غربت) کے ذلیل سمجھے اور غنی کو بوجہ اس کی دنیا کے عزت دار جانے تو سخت بیجا سخت شنیع (ناپسندیدہ) ہے اور اگر ہر ایک کے ساتھ خُلقِ حَسَن (خوش اخلاقی) منظور ہے تو جتنا جس کے حال کے مناسب ہے اس پر عمل ضرور ہے۔[9]

6 سفارش کیجئے اگر آپ کسی کی جائز سفارش کر سکتے ہیں تو ضرور کرنی چاہئے۔ حضورِ انور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: جو کوئی اپنے مسلمان بھائی اور کسی صاحبِ حیثیت کے درمیان بھلائی پہنچنے یا تنگی کے آسان ہونے میں مددگار بنا تو اللہ تبارک و تعالیٰ پل صراط پر اس کی مدد فرمائے گا جس دن قدم ڈگمگا رہے ہوں گے۔[10]

7 عزت کا تحفظ کیجئے کسی کے بارے میں مَن گھڑت منفی باتیں کی جا رہی ہوں اور وہ اپنے دفاع سے عاجز ہو تو ہم اس کے بارے میں مثبت باتیں کر کے اس کی عزت کا تحفظ کر سکتے ہیں۔ حضور سرورِ کونین صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: جو بھی اپنے مسلمان بھائی کی عزت کی حفاظت کرتا ہے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی جہنم سے حفاظت فرمائے گا۔[11]

8 مسکراہٹیں پھیلائیے اسٹریس اور ٹینشن میں مبتلا ہونے والے لوگ عموماً مسکرانا بھول چکے ہوتے ہیں۔ انہیں مسکراہٹ کا تحفہ دے دیجئے۔ آپ ان کے سامنے مسکرائیں گے تو جواب میں وہ بھی مسکرا دیں گے۔ مسکرانے میں آپ کی کوئی رقم خرچ نہیں ہوگی لیکن آپ کو صدقہ کا ثواب مل جائے گا کہ حدیثِ پاک میں ہے: ”اپنے بھائی کے سامنے مسکرانا بھی صدقہ ہے۔“[12]

9 شکریہ ادا کیجئے اپنے ساتھ بھلائی کرنے والے کا شکریہ ادا کیجئے چاہے وہ بھلائی بڑی ہو یا چھوٹی! فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: جو لوگوں کا شکر ادا نہیں کرتا وہ اللہ کا شکر گزار نہیں ہو سکتا۔[13] مِراٰۃُ المناجیح میں ہے: بندہ کا شکریہ ہر طرح کا چاہئے؛ دِلی، زبانی، عملی، یوں ہی رب کا شکریہ بھی ہر قسم کا کرے۔[14]

10 عیب چھپائیے انسان بھول اور خطا کا مرکب ہے، خوبیوں کے ساتھ ساتھ خامیاں بھی اس کی ذات کا حصہ ہوتی ہیں۔ ایسے میں ہمیں کسی کے پوشیدہ عیبوں کا پتا چل جائے تو پَردہ پوشی (Concealment) کر کے اسے رسوائی سے بچانا چاہئے، فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: جس نے کسی مسلمان کی پَردہ پوشی کی اللہ پاک دنیا و آخرت میں اس کی ”پَردہ پوشی“ فرمائے گا۔[15] مراٰۃ المناجیح میں ہے: چُھپے ہوئے عیب ظاہر نہ کرے! بشرطیکہ اس ظاہر نہ کرنے سے دین یا

قوم کا نقصان نہ ہو، ورنہ ضرور ظاہر کر دے۔[16]

11 عیادت کیجئے بیمار ہونے والا ایک وقت میں کئی آزمائشوں کا شکار ہو سکتا ہے؛ جسم میں درد، نیند میں کمی، دوائیوں کے اثرات، چلنے پھرنے میں دشواری، صحت یابی کا انتظار، علاج پر آنے والے اخراجات کی ادائیگی کی پریشانی، اس کے ساتھ ساتھ بیمار کو تنہائی کا بھی سامنا ہوتا ہے۔ ایسے میں ہم مریض کی دیکھ بھال کریں یا اس کی خیر خبر لے لیں تو اس کی دلجوئی ہوگی۔ بیمار کی عیادت سماجی زندگی کا حسن بھی ہے اور کارِ ثواب بھی۔ فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم ہے: جو مسلمان کسی مسلمان کی عیادت کے لئے صبح کو جائے تو شام تک اور شام کو جائے تو صبح تک ستر ہزار فرشتے اس کے لئے استغفار کرتے ہیں اور اس کے لئے جنت میں ایک باغ ہوگا۔[17]

12 تعزیت کیجئے اسی طرح رنج و اَلَم کی کڑی دھوپ میں چلنے والے دُکھیاروں سے اظہارِ ہمدردی بھی کرنا چاہئے۔ احادیث میں اس کے فضائل بیان ہوئے ہیں، فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم ہے: جو کسی غمزدہ شخص سے تعزیت کرے گا اللہ پاک اُسے تقویٰ کا لباس پہنائے گا اور رُوحوں کے درمیان اس کی رُوح پر رَحمت فرمائے گا اور جو کسی مصیبت زدہ سے تعزیت کرے گا اللہ پاک اُسے جنّت کے جوڑوں میں سے دو ایسے جوڑے پہنائے گا جن کی قیمت دنیا بھی نہیں ہو سکتی۔[18]

ہم دوسروں کو وہ کچھ بھی دے سکتے ہیں جس کا تذکرہ ان دو فرامینِ مصطفےٰ میں موجود ہے: دو شخصوں میں عدل کرنا صدقہ ہے، کسی کو جانور پر سوار ہونے میں مدد دینا یا اُس کا اسباب اُٹھا دینا صدقہ ہے اور اچھی بات صدقہ ہے اور جو قدم نماز کی طرف چلے گا صدقہ ہے، راستہ سے اذیت کی چیز دور کرنا صدقہ ہے۔[19] اپنے بھائی کے سامنے مسکرانا بھی صدقہ ہے، نیک بات کا حکم کرنا بھی صدقہ ہے، بُری بات سے منع کرنا صدقہ ہے، راہ بھولے ہوئے کو راہ بتانا صدقہ ہے، کمزور نگاہ والے کی مدد کرنا صدقہ ہے، راستہ سے پتھر، کانٹا، ہڈی دور کرنا صدقہ ہے، اپنے ڈول میں سے اپنے بھائی کے ڈول میں پانی ڈال دینا صدقہ ہے۔[20]

آخری بات اسی طرح غور کرتے چلے جائیے تو ایک طویل فہرست بنے گی کہ ہم دوسروں کو کیا کچھ دے سکتے ہیں مثلاً ❁ کسی کو اپنا وقت دے سکتے ہیں ❁ اسے مایوسی کی دلدل سے نکال سکتے ہیں ❁ اچھا مشورہ دے سکتے ہیں ❁ کوئی ہُنر سکھا سکتے ہیں ❁ دُعا دے سکتے ہیں ❁ اپنا تجربہ شیئر کر سکتے ہیں ❁ موٹیویٹ کر سکتے ہیں ❁ کیریئر کونسلنگ کر سکتے ہیں ❁ روڈ پار کرنے میں مدد کر سکتے ہیں اور ایڈریس بتانے میں مدد کر سکتے ہیں۔ محدثِ اعظم پاکستان حضرت مولانا سردار احمد رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں آنے والوں میں سے بعض عرض کرتے کہ ہم نے فتویٰ لکھوانا ہے تو محدثِ اعظم یوں نہ فرماتے کہ جاؤ نیچے دارُالافتاء میں جا کر لکھوا لو، بلکہ کسی طالبِ علم سے فرماتے: مولانا! دیکھو یہ صاحب گاؤں سے آئے ہیں، انہیں دارُالافتاء معلوم نہیں، لہٰذا ان کو دارُالافتاء میں لے جاؤ اور مفتی صاحب کو کہو کہ ان کو فتویٰ بھی لکھ دیں اور چائے بھی پلائیں۔[21]

عظمتوں کی بلندی پر فائز محدثِ اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ کا کم پڑھے لکھے دیہاتیوں کی مدد کرنے اور انہیں فائدہ پہنچانے کا یہ انداز بڑا منفرد تھا کہ یہ راہنمائی کرنے کے بعد کہ تحریری فتویٰ کہاں سے ملے گا؟ دارُالافتاء کی تلاش میں پریشانی سے بچانے کے لئے کسی طالبِ علم کو ان کے ساتھ بھی کر دیا کرتے۔

اللہ کریم ہمیں بُزرگانِ دین کی پیروی کرنے اور دوسروں کو اپنی ذات سے فائدہ پہنچانے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم

---

(1) مسلم، ص1081، حدیث:6670 (2) مسلم، ص931، حدیث:5731 (3) ابن ماجہ، 1/157، حدیث:242 (4) بخاری، 3/410، حدیث:5027 (5) جامع الاحادیث، 2/13، حدیث:3495 (6) معجم کبیر، 11/59، حدیث:11079 (7) دیکھئے: فیض القدیر، 1/216، تحت الحدیث:200 (8) ابو داؤد، 4/343، حدیث:4842 (9) فتاویٰ رضویہ، 24/378 (10) دیکھئے: مجمع الزوائد، 8/349، حدیث:13709 (11) شرح السنۃ، 6/494، حدیث:3422 (12) ترمذی، 3/384، حدیث:1963 (13) ابو داؤد، 4/335، حدیث:4811 (14) مراٰۃ المناجیح، 4/357 (15) مسلم، ص1110، حدیث:6853 ملتقطاً (16) مراٰۃ المناجیح، 1/189 (17) ترمذی، 2/290، حدیث:971 (18) معجم اوسط، 6/429، حدیث:9292 (19) مسلم، ص391، حدیث:2335 (20) ترمذی، 3/384، حدیث:1963 (21) حیاتِ محدث اعظم، ص179۔

اسلام کا نظام

اسلام کا معاشی نظام (قسط:01)

مولانا فرمان علی عطاری مدنی*

معیشت انسانی زندگی کا لازمی حصہ ہے، اس کی اہمیت کو بیان کرتے ہوئے عظیم فقیہ و مفتی حضرتِ علّامہ مولانا محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ انسانی ضروریات اتنی زائد اور اُن کی تحصیل (یعنی حاصل کرنے) میں اتنی دُشواریاں ہیں کہ ہر شخص اگر اپنی تمام ضروریات کا تنہا مُتکَفِّل (ذِمّے دار) ہونا چاہے غالباً عاجز ہو کر بیٹھ رہے گا اور اپنی زندگی کے ایّام خوبی کے ساتھ گُزار نہ سکے گا، لہٰذا اُس حکیمِ مُطلق (عزوجل) نے انسانی جماعت کو مختلف شعبوں اور مُتَعَدّد قسموں پر منقسم (یعنی تقسیم) فرمایا کہ ہر ایک جماعت ایک ایک کام انجام دے اور سب کے مجموعہ سے ضروریات پوری ہوں۔ مثلاً کوئی کھیتی کرتا ہے کوئی کپڑا بنتا ہے، کوئی دوسری دستکاری کرتا ہے، جس طرح کھیتی کرنے والوں کو کپڑے کی ضرورت ہے، کپڑا بُننے والوں کو غلّہ کی حاجت ہے، نہ یہ اُس سے مستغنی (یعنی بے پروا) نہ وہ اس سے بے نیاز، بلکہ ہر ایک کو دوسرے کی طرف احتیاج (ضرورت)، لہٰذا یہ ضرورت پیدا ہوئی کہ اِس کی چیز اُس کے پاس جائے اور اُس کی اِس کے پاس آئے تاکہ سب کی حاجتیں پوری ہوں اور کاموں میں دُشواریاں نہ ہوں۔ یہاں سے مُعاملات کا سلسلہ شروع ہوا، بیع (یعنی خرید و فروخت) وغیرہ ہر قسم کے مُعاملات وجود میں آئے۔[1]

دینِ اسلام نے جس طرح زندگی کے ہر شعبے میں ہماری راہنمائی کی ہے اسی طرح کسب و تجارت کرنے اور روزی کمانے کے حوالے سے بھی بہترین معاشی نظام مہیا کیا ہے اور اس کے تفصیلی اصول و قوانین سکھائے ہیں۔ دینِ اسلام کا معاشی نظام بھلائی، خیر خواہی، عدل و توکل اور قناعت جیسی خوبیوں پر قائم ہے۔

اگر ہم معیشت اور اسلامی تعلیمات پر غور کریں تو اس عنوان کو 6 پہلوؤں پر تقسیم کر کے بیان کر سکتے ہیں:

1. کسبِ معاش اور اسلامی تعلیمات
2. زمانۂ جاہلیت کے معاشی نظام کا سرسری جائزہ
3. صحابۂ کرام اور ذریعۂ معاش
4. معاشی نظام کی تباہی کے اسباب اسلام کی نظر میں
5. معاشی نظام کے استحکام کے لئے اسلامی قوانین
6. جدید معاشی ذرائع اور اسلام کی تعلیمات

کسبِ معاش اور اسلامی تعلیمات کسبِ معاش کے لئے کوشش کرنا خود شارعِ اسلام کی سنت ہے اور اسلام کی تعلیمات بھی ہر مسلمان کو یہی درس دیتی ہیں کہ ہر ایک اپنے اور اپنے اہل و عیال کی کفالت و پرورش کے لئے ذریعۂ معاش کو اختیار کرے اور رزق کا انتظام کرے، اللہ پاک یقیناً جن و انسان اور حشرات و حیوان سب کے رزق کا ضامن ہے وہ قادرِ مطلق بلاشبہ ہماری محنت و کوشش کے بغیر بھی ہمیں کھلانے پر قدرت رکھتا ہے مگر کسبِ معیشت کا حکم بھی اسی نے دیا ہے۔ قراٰن کریم میں کئی مقامات پر اس کی ترغیب دلائی گئی ہے چنانچہ ارشادِ ربانی ہے:

﴿ وَ جَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا ﴾ ترجَمۂ کنزُالایمان: اور دن کو روزگار کے لئے بنایا۔[2]

﴿ وَ مِنْ رَّحْمَتِهٖ جَعَلَ لَكُمُ الَّیْلَ وَ النَّهَارَ لِتَسْكُنُوْا فِیْهِ وَ لِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ وَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ﴾ ترجَمۂ کنزُالایمان:

*فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضانِ مدینہ کراچی

اور اس نے اپنی مہر (رحمت) سے تمہارے لئے رات اور دن بنائے کہ رات میں آرام کرو اور دن میں اس کا فضل ڈھونڈو (یعنی کسبِ معاش کرو) اور اس لئے کہ تم حق مانو۔[3]

نبیِّ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے بھی نہ صرف اس کی ترغیب ارشاد فرمائی بلکہ اپنے اہل وعیال کی کفالت کے لئے محنت و مشقت کرنے والوں کی حوصلہ افزائی بھی فرمائی جیسا کہ فرمانِ مصطفےٰ ہے: اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُؤْمِنَ الْمُحْتَرِفَ یعنی اللہ پاک پیشہ ور (کام کاج کرنے والے) مومن کو پسند فرماتا ہے۔[4] ایک حدیثِ پاک میں فرمایا کہ جو اپنے ہاتھ کے کام سے تھک کر شام کرتا ہے وہ مغفرت یافتہ ہو کر شام کرتا ہے۔[5] مزید ارشاد فرمایا: جس نے خود کو سوال سے بچانے، اپنے اہلِ خانہ کے لئے بھاگ دوڑ کرنے اور اپنے پڑوسی پر مہربانی کرنے کے لئے حلال طریقے سے دُنیا طلب کی وہ اللہ پاک سے اس حال میں ملے گا کہ اس کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی طرح روشن ہو گا۔[6]

زمانۂ جاہلیت کے معاشی نظام کا سرسری جائزہ بازار سامانِ تجارت کی خرید و فروخت اور سرمایہ بڑھانے کا نہایت مؤثر ذریعہ ہوتے ہیں ان کی بدولت جہاں تاجر اپنا سامانِ تجارت فروخت کرتے ہیں اور خریدار قیمت ادا کر کے اپنی ضرورت کی اشیائے خورد و نوش حاصل کر سکتے ہیں، بازاروں کا یہ قدیم رواج قبلِ اسلام بھی رائج تھا۔ زمانۂ جاہلیت میں عُکاظ، مَجَنَّہ، ذُوالْمَجاز، حباشہ، دبا وغیرہ مختلف ناموں سے بازار لگا کرتے تھے ان میں سب سے بڑا بازار عُکاظ تھا۔

نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم بغرضِ تبلیغِ اسلام ان بازاروں کا دورہ فرمایا کرتے اور بازاروں میں ہونے والے خرید و فروخت کے مُعاملات کو بھی ملاحظہ فرماتے تھے۔ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے دورِ جاہلیت میں ہونے والی ناجائز خرید و فروخت کی صورتیں بیان فرمائیں اور تاجر اور خریدار دونوں کو نقصان سے بچانے کے لئے اس تجارت کی خرابیوں کی نشاندہی فرمائی، مثلاً

1 بیعِ مُلامَسہ یہ ہے کہ ایک شخص نے دوسرے کا کپڑا چھو دیا اور اُولٹ پلٹ کے دیکھا بھی نہیں۔ **2 بیعِ مُنابَذہ** یہ ہے کہ ایک نے اپنا کپڑا دوسرے کی طرف پھینک دیا اور دوسرے نے اس کی طرف پھینک دیا یہی بیع ہو گئی، نہ دیکھا بھالا، نہ دونوں کی رضامندی ہوئی۔[7] **3 بیعِ مُصَراۃ** یہ ہے کہ جانور کے تھن میں دودھ کو روکا جائے اور کچھ دنوں تک دوہا نہ جائے۔[8] تاکہ خریدار اسے زیادہ دودھ دینے والا گمان کر کے اس میں رغبت کرے۔ **4 بیعِ نَجْش** یہ ہے کہ مبیع کی قیمت بڑھائے اور خود خریدنے کا ارادہ نہ رکھتا ہو اس سے مقصود یہ ہوتا ہے کہ دوسرے گاہک کو رغبت پیدا ہو اور قیمت سے زیادہ دے کر خرید لے اور یہ حقیقۃً خریدار کو دھوکا دینا ہے۔[9]

دورِ جاہلیت میں تجارت کی ان صورتوں کے علاوہ بھی خرید و فروخت کی ناجائز صورتیں تھیں جن میں یا تو فریقین کی رضامندی نہیں ہوتی تھی، یا دھوکہ اور فریب پایا جاتا تھا یا پھر تاجر اور خریدار میں جھگڑے کا امکان رہتا تھا اس لئے ان صورتوں کو نبیِّ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے منع فرما دیا۔

نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے خرید و فروخت میں پائی جانے والی خرابیوں کو دور فرمانے کے لئے خود تجارت بھی فرمائی اور تجارت کے لئے مختلف ملکوں کا سفر بھی اختیار فرمایا جب آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی عمر شریف بارہ برس کی ہوئی تو اس وقت ابو طالب نے تجارت کی غرض سے ملک شام کا سفر کیا۔ ابو طالب کو چونکہ حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے بہت ہی والہانہ محبت تھی اس لیے وہ آپ کو بھی اس سفر میں اپنے ہمراہ لے گئے۔ حضورِ اقدس صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اعلانِ نبوت سے قبل تین بار تجارتی سفر فرمایا۔ دو مرتبہ ملک شام گئے اور ایک بار یمن تشریف لے گئے۔[10]

بقیہ اگلے ماہ کے شمارے میں

(1) بہار شریعت، 2/608 (2) پ30، النبا: 11 (3) پ20، القصص: 73- خزائن العرفان، ص730 (4) معجم الاوسط، 6/327، حدیث: 8934 (5) معجم الاوسط، 5/337، حدیث: 7520 (6) مصنف ابن ابی شیبۃ، 11/379، حدیث: 22625 (7) بہارِ شریعت، 2/694 (8) بخاری، 2/32 (9) بہارِ شریعت، 2/723 (10) سیرتِ مصطفیٰ، ص86۔

بُزُرگانِ دین کے مبارک فرامین

The Blessed quotes of the pious predecessors

مولانا ابو شیبان عطاری مدنی*

باتوں سے خوشبو آئے

مالداری سے بڑی دولت دینداری

بادشاہوں کے دروازوں سے دور رہو کیونکہ تمہیں ان کی دُنیا سے جو چیز حاصل ہوگی اس سے افضل چیز انہیں تمہاری آخرت سے حاصل ہوگی۔ (ارشادِ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما)

(مواعظ الصحابۃ، ص369)

مثبت خیالات کے ثمرات

نیکی کے بارے میں سوچ بچار، نیکی کرنے کی طرف راغب کرتی ہے جبکہ برائی پر شرمساری برائی سے باز آنے کی دعوت دیتی ہے۔ (ارشادِ حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما)

(مواعظ الصحابۃ، ص369)

وائے محرومی

جس شخص کو تین چیزوں اسلام، قراٰن اور بڑھاپے سے عبرت حاصل نہ ہو اسے کسی چیز سے عبرت حاصل نہیں ہوسکتی۔ (ارشادِ عبد العزیز بن ابی روّاد رحمۃ اللہ علیہ)

(مواعظ الصالحین والصالحات، ص360)

احمد رضا کا تازہ گلستاں ہے آج بھی

گناہوں کو مٹانے والی نفیس چیز

سچی توبہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے وہ نفیس شئ بنائی ہے کہ ہر گناہ کے ازالہ کو کافی ووافی ہے، کوئی گناہ ایسا نہیں کہ سچی توبہ کے بعد باقی رہے یہاں تک کہ شرک وکفر (بھی سچی توبہ سے معاف ہوجاتے ہیں)۔ (فتاویٰ رضویہ، 21/121)

عمل دعوۂ محبت کا معیار ہے

زبان سے سب کہہ دیتے ہیں کہ ہاں ہمیں اللہ و رسول کی محبت و عظمت سب سے زائد ہے مگر عملی کارروائیاں آزمائش کرادیتی ہیں کہ کون اس دعوے میں جھوٹا اور کون سچا!

(فتاویٰ رضویہ، 21/177)

اسلام کی عظمت و شوکت

شوکتِ اسلام، اطاعتِ اسلام میں ہے۔

(فتاویٰ رضویہ، 8/122)

عطّار کا چمن کتنا پیارا چمن

عبادت کا اظہار نہ کرنے میں ہی عافیت ہے

اپنی عبادت کا اظہار کرنے والے کو اپنے دل پر ضرور غور کرنا چاہئے کیونکہ بدنیتی اسے ریاکار بنادے گی۔

(مدنی مذاکرہ، 17ربیع الاول 1443ھ)

کسی کو ریاکار مت کہئے

اگر بِالفرض کوئی شخص واقعی رِیاکاری کر بھی رہا ہو تو بھی اسے رِیاکار مت کہئے کیونکہ کوئی ایسا آلہ یا مشین نہیں جس سے کسی کے دل میں رِیا کا پتا چلایا جاسکے۔

(مدنی مذاکرہ، 17ربیع الاول 1443ھ)

دل کا علاج اہلِ دل کے پاس ہے

دل کا علاج اہلِ دل کے پاس ہوتا ہے یعنی جو نیک، پرہیزگار، صاحبِ علم، سچا عاشقِ رسول، خوش عقیدہ سنی، تمام صحابۂ کرام کا ماننے والا، ایک بھی صحابی پر تنقید نہ کرنے والا، سب اہلِ بیت کا اور تمام اولیائے کرام کا عقیدت مند ہو تو اس کی صحبت سے دِلوں کا زنگ اور میل بھی اترے گا، دل کی کالک بھی دھلے گی اور دل کی سختی بھی دور ہوگی، مردہ دل بھی جی اُٹھے گا۔

(مدنی مذاکرہ، 17ذوالقعدہ 1445ھ)

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضان مدینہ کراچی

انسانی زندگی کا دوسرا پہلو

تاج العلماء مفتی عمر نعیمی رحمۃ اللہ علیہ

تاجُ العلماء حضرت علّامہ مولانا مفتی عمر نعیمی رحمۃ اللہ علیہ نے قریباً 98 سال پہلے لکھے گئے اپنے ایک مضمون میں انسانی زندگی کے دو پہلوؤں یعنی دنیا کے دلدادہ کفار کی زندگی اور رضائے الٰہی کے طالب مسلمانوں کی زندگی کا نہایت نفیس نقشہ کھینچا ہے۔

کفار کی زندگی کا خلاصہ یہ ہے کہ ان کا تاریکی میں ڈوبا دل ان کی آنکھوں کو فانی دنیا اور اس کی رنگینیوں کے علاوہ کچھ نہیں دیکھنے دیتا، ان کی ساری زندگانی صرف اور صرف ناپائیدار دنیا کی طلب میں اپنے اختتام کو پہنچ جاتی ہے، ان میں سے دنیا کی من چاہی خواہشات پالینے والے بھی وقتِ نزع حسرت و افسوس اور رنج و قلق کی تصویر بنے ہوتے ہیں اور وہ جنہیں دنیا کی کامیابی بھی میسر نہیں آئی، ساری زندگی صرف تگ و دو ہی میں گزر گئی، ان کی حالتوں کا تصور مزید المناک و افسوسناک ہے کہ نہ دنیا کی عیاشیاں و لذتیں نصیب ہوئیں، نہ آخرت کی فلاح و کامیابی، نہ یہاں کے ہوئے نہ وہاں کے ہوئے!!

جبکہ مسلمانوں کی زندگی کا حال اس کے برعکس ہے، چنانچہ مفتی صاحب لکھتے ہیں:

انبیا علیہمُ الصّلوٰۃ والسّلام کی بصیرت افروز تعلیم سے جو قلوب منور ہوتے ہیں ان میں طلبِ حق کا ایک جذبۂ صادقہ پیدا ہوتا ہے اسی کو وہ مقصدِ حیات اور حاصلِ زندگانی سمجھتے ہیں۔ ان کے تمام اعمال اسی مرکز کے اِرد گرد گردش کرتے رہتے ہیں، رضائے الٰہی ان کا نصبُ العین (اصل مقصد) ہوتا ہے اور اس کے لئے جو محنت و ریاضت کرنا پڑے اس کو وہ راحتِ روح جانتے ہیں۔ ان کی زندگی کا عرصہ کسی حالت اور کسی حیثیت سے بھی پورا ہو خواہ تختِ شاہی پر حکومت کرتے کرتے موت آئے یا فقیرانہ بے سروسامانی میں عمر گزر جائے، دَمِ آخر ان کی نظر کے سامنے عُقبیٰ (آخرت) کی کامیابی اور اُخروی زندگی کی دائمی راحتوں کا روح کو مسرور کر دینے والا منظر ہوتا ہے، موت ان کی نظروں میں دل کش امیدوں کے حصول کا دروازہ ہے اور دین دار آدمی مرتے وقت مطمئن ہوتا ہے کہ اس کی زندگی کا قابل قدر نتیجہ ہے جو عنقریب اس کو ملنے والا ہے۔ دنیا میں جو کُلفتیں (تکلیفیں) اور ناکامیاں پیش آئیں ہوں ان کا اس کے دل پر مطلق اثر نہیں ہوتا اور دنیا کے سروسامان اور دولت و ثروت کا فراق اس کو رنجیدہ و غمگین نہیں کر سکتا۔ وہ جانتا ہے کہ میں اس ناپائیدار اور فانی دولت میں آلودہ ہو کر اپنے خالق و مالک کو نہیں بھولا، فرائضِ عبدیت کے ادا سے میں نے سرتابی نہیں کی۔ رحمت و غفران کے وعدے اور نعیم مقیم کی بشارتیں اس کو عالمِ آخرت کا مشتاق اور آرزومند بناتی ہیں اور وہ بڑے اطمینان اور سُرور کے ساتھ منزل گاہِ دنیا سے قدم نکال کر سفرِ آخرت کرتا ہے۔

دنیا میں آتے وقت نیک و بد، مقبول و مردود ایک حال میں ہوتے ہیں، ان کی لوحِ فطرت نُقوشِ عمل سے سادہ ہوتی ہے اور ہر قسم کے افکار و خیالات سے دماغ خالی، دنیا پرست تو دَم بدم مفاسد میں مبتلا ہوتا جاتا ہے، اس کے دماغ پر کبر و نَخْوت کا تَسلُّط (یعنی غرور و تکبر کا قبضہ) ہوتا ہے، حرص و طمع، بغض و حسد کے امراض سے اس کا دل بیمار ہو جاتا ہے اور بدترین جذبات

میں وہ گرفتار ہوکر خدا فراموشی کرتا ہے (یعنی اللہ کو بھول جاتا ہے)، بہائم اور چوپایوں (یعنی جانوروں) سے زیادہ بدتر شیطانی زندگی جیتاہے اور جو خیالات و جذبات اس کے ساتھ ہیں انہیں کے مطابق عمل کرکے دنیا کو گندہ کرتا ہے۔ اس طرح نامرادی کے دن پورے کرکے جہاں سے چل بستاہے اور راحتِ عُقبیٰ (آخرت کے چین و سکون) سے محروم ہوجاتاہے، لیکن! دین دار انسان کے سر میں کبر و غرور کے بجائے انکسار و تواضع جاں گزیں (رچے بسے) ہوتے ہیں، رحم و کرم، محسن شناسی، سپاس گزاری، صبر و قناعت، رضاوتوکّل، حسنِ اخلاق اس کے رفیقِ حال ہوتے ہیں، اس کا وجود پھول کی طرح اپنے ہمسایوں کو آرام پہنچاتا ہے اور کسی پر بار نہیں ہوتا۔ اس کے اخلاق کی خوشبو سے جہان مہک جاتاہے، خداشناسی اور ذوقِ عبادت اس کا سب سے پیارا محبوب ہوتاہے اور ان ہی اوصاف کے حسبِ اقتضا اس کے تمام اعمال ہوتے ہیں اگر یہ خداشناس بندہ ریل کے فرسٹ کلاس میں نہ بیٹھے، ہوائی جہاز میں نہ اڑے، تختِ سلطنت پر مُتمکّن (بیٹھا) نہ ہو، زمین کے کسی ایک چپے کی مِلک و سلطنت کا دعویٰ نہ رکھے، حکومت کے مزے سے آشنا نہ ہو، دنیوی سر و سامان کے لحاظ سے مفلسانہ زندگی گزارے مگر اس کے دل میں ذوقِ طاعت ہو، جَبیں پر نشانِ ناصیہ فرسائی (یعنی پیشانی پر سجدے کا نشان) ہو، قدم راہِ حق پر ثابت ہوں، ہاتھ ظلم و جفا اور خیانت و نافرمانی کے جرائم سے پاک ہوں تو یہ سعید ہے، خوش نصیب ہے، کامیاب ہے، بامراد ہے۔

اس نے ترقی کی دنیا سے ایک کام آنے والا اندوختہ (سامان) لے لیا اور آخرت کی دائمی راحتوں کا مژدہ اس کو مل گیا۔ جس طرح ایک مدرسے میں بہت طالب علم ہوں ان میں بعضے ایسے شیخی باز اور مُتَصَنِّع (یعنی بناوٹی) ہوں جو ہر وقت اپنی نمود و نمائش اور اپنے آرام و راحت کی فکروں میں رہیں اور ان کا خیال یہ ہو کہ اچھا لباس پہننا، اچھی غذا کھانا، آرام کی جگہ بیٹھنا، دل لگی اور مزاح کی باتوں میں وقت گزارنا، روزانہ دونوں وقت سیر کرنا اور طرح طرح کے کھیلوں میں مشغول رہنا، استادوں کی حکومت کو نہ ماننا، ان کے احکام کی پابندی نہ کرنا یہی کامیابی ہے اور چند دوسرے طلبہ اس خیال میں محو ہوں کہ مدرسہ عیش و راحت کے لئے نہیں ہے بلکہ آئندہ زندگی کو کامیاب بنانے کے لئے ایک جگہ ہے۔ وہ رات دن کتابیں رٹتے ہیں، نہ انہیں کھانے کی فکر ہو، نہ پہننے کا خیال ہو، نہ اپنی سجاوٹ بناوٹ میں وقت کا ضائع کرنا وہ گوارا کریں، نہ سیر و سیاحت کو نکلیں، نہ ہنسی اور دل لگی کی طرف کبھی انہیں توجہ ہو۔ جب کھانا مل گیا کھالیا اور جیسا لباس میسر آیا پہن لیا۔ ان کو پہلے طلبہ حقارت (ذلت) کی نظر سے دیکھتے ہیں، ان کے میلے کپڑوں اور تھکا بدن، محنت کشیدہ چہروں کی افسردگی اور قیدیوں کی طرح ایک جگہ پڑا رہنا دیکھ کر وہ ان پر طعن و طنز کرتے ہیں، ان کا مذاق بناتے ہیں، انہیں ذلیل سمجھتے ہیں، کم حیثیت اور بدحوصلہ جانتے ہیں، احمق اور بے وقوف ان کا نام رکھتے ہیں مگر! یہ سب کچھ سنتے ہیں اور صبر کرتے ہیں امتحان کا وقت بتادے گا کہ اپنے بناؤ سنگھار میں مشغول رہنے والے ناکام ہوگئے اور سربلندی کا سہرہ ان کے سر رہا جن کو یہ ہمیشہ ذلیل سمجھتے اور احمق جانتے تھے۔ اسی طرح اگر ایک دین دار کو مغرورانِ دنیا نظرِ حقارت سے دیکھیں تو وہ دھوکے میں ہیں انہیں معلوم نہیں کہ سعادت و خوش نصیبی اس کا حصہ ہے اور دنیا پرست اس سے محروم۔

لَا خَلَاقَ لَهُم فِي الْآخِرَةِ (آخرت میں ان کا کچھ حصہ نہیں)

انسان کی سعادت

انسان کی سعادت یہ ہے کہ وہ دین دارانہ زندگی اختیار کرے، اسی کو کامیابی اور ترقی جانے اور غافلانِ خدا فراموش کے دھوکے میں نہ آئے۔ ضرورت کے لئے دنیا کے اسباب سے جو بھی تعلق ہو وہ خدا کے لئے ہو، قلب غافل نہ ہونے پائے اور دل کی لگن محبوبِ حقیقی سے لگی رہے، ایسی زندگی کو کامیاب زندگی کہتے ہیں اور اسی کی دعوت دینا ہر اس انسان کا فرض ہے جس کو انسانی شرافت سے بہرہ ہے۔ (السواد الاعظم، رمضان المبارک 1348ھ)

تواضع اور عاجزی

سید بہرام حسین عطّاری مَدَنی*

اسلام کی روشن تعلیمات کا ایک بہت ہی حسین پہلو عاجزی اختیار کرنا ہے۔ اسلام نے اپنے ماننے والوں کو تواضع اور عاجزی کی تعلیم دی ہے، یہ ایسا وصف ہے کہ جو انسان کو انسانوں اور دیگر جانداروں کا خیال رکھنے، ان کے ساتھ مناسب انداز میں پیش آنے اور ان کے دکھ درد میں شامل ہونے پر ابھارتا ہے۔ اس وصف کو قراٰن و حدیث میں جس انداز میں بیان کیا گیا ہے اس کا خلاصہ ملاحظہ کیجیے، چنانچہ

اللہ پاک نے قراٰنِ کریم میں اِرشاد فرمایا: ﴿وَ عِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِیْنَ یَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اور رحمٰن کے وہ بندے کہ زمین پر آہستہ چلتے ہیں۔[1] ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا: ﴿وَ بَشِّرِ الْمُخْبِتِیْنَۙ(۳۴) الَّذِیْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَ جِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَ الصّٰبِرِیْنَ عَلٰى مَاۤ اَصَابَهُمْ وَ الْمُقِیْمِی الصَّلٰوةِۙ وَ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ(۳۵)﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اور اے محبوب خوشی سنا دو ان تواضع والوں کو کہ جب اللہ کا ذِکر ہوتا ہے ان کے دِل ڈرنے لگتے ہیں اور جو افتاد پڑے اس کے سہنے والے اور نماز برپا(قائم) رکھنے والے اور ہمارے دیئے سے خرچ کرتے ہیں۔[2]

اِن آیاتِ مقدسہ میں اللہ پاک نے اپنے کامل الایمان بندوں کے ایک خاص وصف ”عاجزی و انکساری“ کا بھی ذِکر فرمایا کہ وہ زمین پر اِطمینان اور وقار کے ساتھ، عاجزانہ شان سے چلتے ہیں اور پھر ان تواضع کرنے والوں کو خوشی کا مژدۂ جانفزا سنایا گیا۔ معلوم ہوا کہ عاجزی و انکساری اِختیار کرنا اور عاجزانہ چال چلنا اللہ پاک کے نیک بندوں کا طریقہ ہے جبکہ متکبرانہ طور پر جوتے کھٹکھٹاتے، پاؤں زور سے مارتے اور اِتراتے ہوئے چلنا متکبرین کا طریقہ ہے جس سے اللہ پاک نے منع فرمایا ہے چنانچہ اللہ پاک اِرشاد فرماتا ہے: ﴿وَ لَا تَمْشِ فِی الْاَرْضِ مَرَحًاۚ اِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْاَرْضَ وَ لَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُوْلًا(۳۷)﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اور زمین میں اِتراتا نہ چل بیشک تو ہرگز زمین نہ چیر ڈالے گا اور ہرگز بلندی میں پہاڑوں کو نہ پہنچے گا۔[3]

یادرکھیے! اپنے آپ کو بڑا سمجھنے، غرور و تکبر کرنے اور اِترا کر چلنے سے اِنسان کی شان بلند نہیں ہوجاتی اور نہ ہی مال واَولاد کی کثرت اور قوم قبیلے کے زیادہ ہونے سے عزت و عظمت اور شان و شوکت میں اِضافہ ہوتا ہے۔ عزت و عظمت، شان و شوکت اور بلندی اُسے ملتی ہے جسے اللہ پاک عطا فرماتا ہے اور اللہ پاک اُسے عطا فرماتا ہے جو عاجزی و اِنکساری کرتا ہے جیسا کہ حدیثِ پاک میں ہے: مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰهِ رَفَعَهُ اللّٰهُ یعنی جو اللہ پاک کے لئے عاجزی کرتا ہے اللہ پاک اُسے بلندی عطا فرماتا ہے۔[4]

اللہ پاک نے عاجزی کرنے کا حکم دیا اور فخر کرنے سے منع فرمایا۔ رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا: اللہ پاک نے میری طرف یہ وحی فرمائی ہے کہ تم لوگ عاجزی اِختیار کرو اور تم میں سے کوئی دوسرے پر فخر نہ کرے۔[5]

اللہ پاک عاجزی کرنے والوں کو پسند اور تکبر کرنے والوں کو ناپسند فرماتا ہے۔ حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا: اے عائشہ! عاجزی اپناؤ کہ اللہ پاک عاجزی کرنے والوں سے محبت اور

* رکنِ مجلس المدینۃ العلمیہ، ذمہ دار شعبہ خلیفہ امیر اہلسنت

تکبر کرنے والوں کو ناپسند فرماتا ہے۔[6]

اللہ پاک عاجزی کرنے والوں کو بلند اور تکبر کرنے والوں کو پَست فرماتا ہے۔ رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اِرشاد فرمایا: جو اپنے مسلمان بھائی کے لئے تواضع اِختیار کرتا ہے اللہ پاک اُسے بلندی عطا فرماتا ہے اور جو مسلمان بھائی پر بلندی چاہتا ہے اللہ پاک اُسے پستی میں ڈال دیتا ہے۔[7]

اللہ پاک نے ہر پہاڑ کی طرف یہ وحی کی کہ حضرت نوح علٰی نبینا وعلیہ الصّلوٰۃ والسّلام کی کشتی کسی ایک پہاڑ پر ٹھہرے گی تو تمام پہاڑوں نے تکبر کیا، لیکن ”جُودی“ پہاڑ نے تواضع اور عاجزی کا اِظہار کیا تو اللہ پاک نے اُسے یہ شرف بخشا کہ حضرت نوح علیہ السّلام کی کشتی ”جُودی“ پہاڑ پر ٹھہری۔[8] حضرت سیدنا مجاہد رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: اللہ پاک نے جودی پہاڑ کو سَفینۂ نوح کے ساتھ خاص فرمایا کیونکہ یہ دوسروں سے زیادہ عجز کا اِظہار کرتا تھا اور حرا پہاڑ کو اپنے محبوب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی عبادت کے ساتھ خاص فرمایا کہ یہ دوسرے پہاڑوں سے زیادہ تواضع کرتا تھا اور اللہ پاک نے اپنے محبوب صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے قلبِ اَطہر کو دِیگر مخلوق سے ممتاز فرمایا کیونکہ یہ عجز و اِنکساری میں ان پر فوقیت رکھتا تھا۔[9]

عاجزی واِنکساری کرنے کے اَحادیثِ مبارکہ میں جہاں دِیگر بیشمار فضائل وبرکات بیان ہوئے ہیں وہاں اسے افضل عبادت بھی فرمایا گیا ہے چنانچہ حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: اَفْضَلُ الْعِبَادَةِ التَّوَاضُع یعنی افضل عبادت تواضع ہے۔[10] جو جتنی زیادہ عاجزی واِنکساری کرے گا وہ اتنا ہی زیادہ اللہ پاک کا مقرب بنے گا۔ حضرت علامہ علی قاری رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: جو شخص مسلمانوں کے ساتھ جتنا زیادہ عاجزی اور اِنکساری سے پیش آئے گا وہ اتنا ہی زیادہ مقرب بندوں کے اعلیٰ مَراتب پر فائز ہو گا اور جو جتنا زیادہ تکبر اور ظلم کرے گا وہ اتنا ہی زیادہ پست مقام پر ہو گا۔[11]

اِسی عاجزی واِنکساری نے حضرت موسیٰ علیہ السّلام کو کلیمُ اللہ بنا دیا۔ اللہ پاک نے حضرت سیّدنا موسیٰ علیہ السّلام سے اِرشاد فرمایا: کیا تم جانتے ہو کہ میں نے کلام کے لئے تمام لوگوں میں سے تمہیں خاص کیوں کیا؟ انہوں نے عرض کی: اے میرے رَبّ! مجھے نہیں معلوم۔ اِرشاد فرمایا: اِس لئے کہ میں نے تمہیں اپنے سامنے عاجزی کرتے ہوئے دیکھا ہے۔[12]

مٹی میں عاجزی واِنکساری ہوتی ہے آگ میں تکبر، باغ مٹی میں ہی لگتے ہیں نہ کہ آگ میں۔ پھر جو دَرخت جتنا زیادہ پھلدار ہوتا ہے اتنا ہی اُس کی شاخیں زمین کی طرف جُھکی ہوئی ہوتی ہیں، اِسی طرح جو اِنسان جتنا زیادہ باکمال اور اعلیٰ صِفات کا حامل ہوتا ہے اسی قدر اس میں عاجزی واِنکساری زیادہ ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارے بزرگانِ دِین بلند و بالا شانوں کے مالک ہونے کے باوجود عاجزی و اِنکساری کے پیکر ہوتے، اپنے آپ کو گناہ گار اور کمزور سمجھتے تھے، جیسا کہ حضرت خواجہ شیخ بہاؤ الحق والدین رضی اللہ عنہ جو کہ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے امام ہیں۔ آپ سے کسی نے عرض کی کہ حضرت تمام اَولیا سے کرامتیں ظاہر ہوتی ہیں، حضور سے بھی کوئی کرامت دیکھیں! فرمایا: اِس سے بڑی اور کیا کرامت ہے کہ اتنا بڑا بھاری بوجھ گناہوں کا سر پر ہے اور زمین میں دھنس نہیں جاتا۔[13]

حضرت سیّدنا امام مجدّدِ اَلف ثانی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ایک دِن میں اپنے رُفقا کے ساتھ بیٹھا اپنی کمزوریوں پر غور و فکر کر رہا تھا، عاجزی واِنکساری کا غلبہ تھا۔ اِسی دَوران بمصداقِ حدیث: مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰهِ رَفَعَهُ اللهُ (یعنی جو اللہ پاک کے لئے اِنکساری کرتا ہے اللہ پاک اسے بلندی عطا فرماتا ہے) اللہ پاک کی طرف سے خطاب ہوا: غَفَرْتُ لَكَ وَلِمَنْ تَوَسَّلَ بِكَ بِوَاسِطَةٍ اَوْ بِغَيْرِوَاسِطَةٍ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ یعنی میں نے تم کو بخش دیا اور قیامت تک پیدا ہونے والے ان تمام لوگوں کو بھی بخش دیا جو تیرے وسیلے سے بالواسطہ یا بلاواسطہ مجھ تک پہنچیں۔[14]

اللہ پاک ہمیں بھی اپنی رضا کے لئے عاجزی واِنکساری کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

---

(1) پ19، الفرقان: 63 (2) پ 17، الحج: 34، 35 (3) پ15، بنی اسرآءیل: 37 (4) شعب الایمان، 6/274، حدیث: 8140 (5) ابن ماجہ، 4/459، حدیث: 4179 (6) کنز العمال، جز: 3، 2/50، حدیث: 5731 (7) معجم اوسط، 5/390، حدیث: 7711 (8) تفسیر صاوی، پ12، ھود، تحت الآیۃ: 44، ص915 (9) الزواجر عن اقتراف الکبائر، 1/164 (10) شعب الایمان، 6/278، حدیث: 8148 (11) مرقاۃ المفاتیح، 8/827، تحت الحدیث: 5106 (12) المستطرف، 1/225 (13) ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص443 (14) حَضَراتُ القُدْس، دفتر دُوم، ص114 ملخصاً۔

جنت میں محل دلانے والی نیکیاں

مولانا محمد نواز عطاری مدنی*

یہ دنیا دارِ عمل ہے، اس میں اچھے عمل کرنا اور آخرت کی زندگی سنوارنا ہی انسانی تخلیق کا بنیادی مقصد ہے اور آخرت کی بھلائی یہی ہے کہ اللہ کریم کے فضل سے بخشش ملے اور جنت میں داخلہ ہو جائے۔ اللہ کریم نے اہلِ جنّت کے لئے طرح طرح کی نعمتیں اور انعامات رکھے ہیں جن میں سے ایک انعام جنّتی محلات بھی ہیں۔ سچے مسلمان کی تمنا ہوتی ہے کہ وہ اپنے رب کی نعمتیں پانے کے لئے زیادہ سے زیادہ کوشش کرے۔ احادیثِ کریمہ میں کئی ایسے اعمال ارشاد فرمائے گئے ہیں جن کے سبب جنّت میں محل ملنے کی خوش خبری دی گئی ہے، گذشتہ ماہ کے مضمون میں درگزر کرنے والوں کے لئے جنّتی محلات کی بشارتوں کا ذکر تھا، ذیل میں دیگر ایسے اعمال کا ذکر ہے جن پر رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم نے جنّتی محلات کی خوشخبریاں دی ہیں:

1 بیٹے کے انتقال پر صبر کرنا اللہ کے پیارے رسول حضرت محمد مصطفٰے صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کا فرمان ہے: جب کسی شخص کا بیٹا انتقال کر جاتا ہے تو اللہ کریم فرشتوں سے دریافت فرماتا ہے کہ تم نے میرے بندے کے بیٹے کی رُوح قبض کر لی؟ تو وہ عرض کرتے ہیں: ہاں۔ پھر فرماتا ہے: تم نے اُس کے دِل کا پھل توڑ لیا؟ تو وہ عرض کرتے ہیں: ہاں۔ پھر فرماتا ہے: میرے بندے نے کیا کہا؟ تو وہ عرض کرتے ہیں: حَمِدَكَ وَاسْتَرْجَعَ یعنی اس نے تیری تعریف کی اور اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّاۤ اِلَیْهِ رٰجِعُوْن پڑھا۔ تو اللہ پاک فرماتا ہے: اِبْنُوْا لِعَبْدِیْ بَیْتًا فِی الْجَنَّةِ وَسَمُّوْهُ بَیْتَ الْحَمْدِ یعنی میرے اِس بندے کے لئے جنّت میں ایک گھر بناؤ اور اُس کا نام بَیْتُ الْحَمْد رکھو۔ [1]

اَعمال کے سبب جنّت کے مَحلّات کے نام حکیمُ الاُمّت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: یہ سوال و جواب اُن فرشتوں سے ہے جو میّت کی رُوح بارگاہِ الٰہی میں لے جاتے ہیں اِس سے مقصود ہے اُنہیں گواہ بنانا ورنہ ربّ تعالیٰ علیم و خبیر ہے۔ خیال رہے کہ جنّت میں بعض محل ربّ کی طرف سے پہلے ہی بن چکے ہیں اور بعض انسان کے اَعمال پر بنتے ہیں، یہاں اُس دوسرے محل کا ذِکر ہے جیسے یہاں مکانوں کے نام کاموں سے ہوتے ہیں ویسے ہی وہاں اُن محلات کے نام اَعمال سے ہیں۔ [2]

2 مسجد بنانا حضور نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کا ارشادِ مبارک ہے: مَنْ بَنٰى مَسْجِدًا لِلّٰهِ وَلَوْ كَمَفْحَصِ قَطَاةٍ اَوْ اَصْغَرَ بَنٰى اللهُ لَهُ قَصْرًا فِی الْجَنَّةِ۔ ترجمہ: جو شخص اللہ پاک کی رضا کے لئے تیتر کے گھونسلے جتنی یا اس سے بھی چھوٹی مسجد بنائے اللہ پاک

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، شعبہ ہفتہ وار رسالہ المدینۃ العلمیہ کراچی

اس کے لئے جنت میں محل بنائے گا۔[3]

ایک روایت میں یوں ہے کہ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالی شان ہے: جو شخص اللہ پاک کی رضا کے لئے مسجد بنائے تو اللہ پاک اس کے لئے جنت میں محل بنائے گا۔[4] ایک روایت میں یوں ہے: جو حلال مال سے مسجد بنائے گا کہ اس میں اللہ پاک کی عبادت کی جائے تو اللہ پاک اُس کے لئے جنت میں موتی اور یاقوت کا محل بنائے گا۔[5] جبکہ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: جو مسجد بنوائے خواہ چھوٹی ہو یا بڑی اللہ پاک اُس کے لئے جنت میں ایک محل بنائے گا۔[6]

3 توبہ کرنا نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ جب بندہ گناہ کرتا ہے پھر اللہ کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہے اور اس پر قائم رہتا ہے تو اللہ پاک اس کا ہر نیک عمل قبول فرمالیتا ہے اور اس سے سرزد ہونے والا ہر گناہ بخش دیتا ہے اور (معاف ہوجانے والے) ہر گناہ کے بدلے جنت میں اس کا ایک درجہ بلند فرمادیتا ہے اور اللہ پاک اس کی ہر نیکی کے بدلے اسے جنت میں ایک محل عطا فرماتا ہے اور حُوروں میں سے ایک حور سے اس کا نکاح فرمادیتا ہے۔[7]

4 نور سے بنے ہوئے 1000 محلات حضرت انس بن مالک رضی اللہُ عنہ بیان کرتے ہیں کہ پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: جو شخص بروز پیر بارہ رکعتیں پڑھے ہر رکعت میں ایک بار سورۂ فاتحہ اور آیۃ الکرسی پڑھے، سلام پھیرنے کے بعد بارہ بار سورۂ اخلاص پڑھے اور بارہ بار استغفار کرے تو بروزِ قیامت ندا دی جائے گی: ”فلاں بن فلاں کہاں ہے؟ وہ کھڑا ہو اور اللہ پاک سے اپنا ثواب لے لے۔“ چنانچہ، بطورِ ثواب اسے پہلے ہزار حُلّے اور تاج عطا کئے جائیں گے اور کہا جائے گا: ”جنت میں داخل ہو جا۔“ پس ایک لاکھ فرشتے ایک لاکھ تحفوں سے اس کا استقبال کریں گے اور اسے تحفے پیش کریں گے حتی کہ وہ نور سے بنے ہوئے ہزار محلات پر جائے گا جو جگمگا رہے ہوں گے۔[8]

5 نماز کے لئے جاتے ہوئے دعا پڑھنا حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہُ عنہ سے روایت ہے، حضورِ اقدس صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ”جب بندہ فرض نماز کے لئے وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے، پھر مسجد جانے کے ارادے سے اپنے گھر کے دروازے سے نکلے اور کہے: ”بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَنِیْ فَهُوَ یَهْدِیْنِ“ تو اللہ پاک اسے درست راستے کی ہدایت دے گا۔ اور یہ کہے: ”وَ الَّذِیْ هُوَ یُطْعِمُنِیْ وَ یَسْقِیْنِ“ تو اللہ پاک اسے جنتی کھانا کھلائے گا اور جنتی مشروبات پلائے گا۔ اور یہ کہے: ”وَ اِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ یَشْفِیْنِ“ تو اللہ پاک اسے شفا عطا فرمائے گا اور اس کے مرض کو اس کے گناہوں کیلئے کفارہ بنادے گا۔ اور یہ کہے: ”وَ الَّذِیْ یُمِیْتُنِیْ ثُمَّ یُحْیِیْنِ“ تو اللہ پاک اسے سعادت مندوں والی زندگی کے ساتھ زندہ رکھے گا اور شہیدوں والی موت عطا فرمائے گا۔ اور یہ کہے: ”وَ الَّذِیْۤ اَطْمَعُ اَنْ یَّغْفِرَ لِیْ خَطِیْٓــٴَـتِیْ یَوْمَ الدِّیْنِ“ تو اللہ پاک اس کی ساری خطائیں معاف کر دے گا اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ سے بھی زیادہ ہوں۔ اور یہ کہے: ”رَبِّ هَبْ لِیْ حُكْمًا وَّ اَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ“ تو اللہ پاک اسے علم و حکمت عطا فرمائے گا اور جو صالح بندے گزر چکے اور جو باقی ہیں اسے اللہ پاک ان کے ساتھ ملادے گا۔ اور یہ کہے: ”وَ اجْعَلْ لِّیْ لِسَانَ صِدْقٍ فِی الْاٰخِرِیْنَ“ تو ایک سفید کاغذ میں لکھ دیا جاتا ہے کہ فلاں بن فلاں صادقین میں سے ہے، پھر اس کے بعد اللہ پاک اسے صدق کی توفیق عطا فرمادیتا ہے۔ اور یہ کہے: ”وَ اجْعَلْنِیْ مِنْ وَّرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِیْمِ“ تو اللہ پاک اس کے لئے جنت میں مکانات اور محلات بنادے گا۔[9]

---

(1) ترمذی، 2 / 313، حدیث: 1023 (2) مراٰۃ المناجیح، 2 / 507 (3) ابن ماجہ، 1 / 408، حدیث: 738 (4) مسلم، ص 214، حدیث: 1189 (5) معجم اوسط، 4 / 17، حدیث: 5059 (6) ترمذی، 1 / 343، حدیث: 319 (7) بحر الدموع، ص 21 (8) قوت القلوب، 1 / 61 (9) در منثور، پ 19، الشعراء، تحت الآیۃ: 85، 6 / 306۔

اَحکامِ تجارت

مفتی ابو محمد علی اصغر عطّاری مَدَنی*

1 ورکنگ پارٹنر کا اضافی رقم خود رکھ لینا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ ہم دو افراد نے مل کر پارٹنر شپ کی ہے، پیسے دونوں کے آدھے آدھے ہیں جبکہ کام صرف میں کرتا ہوں، نفع دونوں آدھا آدھا رکھتے ہیں، پوچھنا یہ ہے کہ ہم نے بیچنے کی تمام چیزوں کے ریٹ اپنے طور پر فکس کیے ہوئے ہیں کہ فلاں آئٹم اتنے کا بیچنا ہے اور فلاں آئٹم اتنے کا، کیا ایسا ہو سکتا ہے کہ میں کسی بھی آئٹم کو فکس کیے ہوئے ریٹ سے زیادہ میں بیچ دوں اور اس کا اضافی نفع خود رکھ لوں، اپنے پارٹنر کو اس میں شامل نہ کروں؟ کیونکہ خریداری سے لے کر نفع کی تقسیم تک ساری محنت میری ہوتی ہے۔

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: پوچھی گئی صورت میں آپ کا ریٹ فکس کیے ہوئے آئٹم پر ملنے والا اضافی نفع خود رکھ لینا جائز نہیں بلکہ جتنا اضافی نفع حاصل ہو گا وہ بھی طے شدہ نفع کی فیصد کے مطابق آدھا آدھا آپ دونوں پارٹنرز کے درمیان تقسیم ہو گا۔

مسئلے کی تفصیل یہ ہے کہ شرکتِ عقد میں ہر شریک دوسرے کا وکیل و امین ہوتا ہے، مالِ شرکت میں سے جو بھی شریک کوئی آئٹم فروخت کرے وہ فقط اپنی جانب سے فروخت نہیں کر رہا بلکہ اپنے دوسرے پارٹنر کی طرف سے بھی فروخت کر رہا ہے، نفع ہونے کی صورت میں دونوں ہی پارٹنرز طے شدہ حصے کے مطابق اس میں شریک ہوں گے، لہٰذا آپ جو بھی آئٹم فروخت کریں گے، آپ دونوں کی طرف سے فروخت ہو گا، اس میں ہونے والے تمام نفع میں دونوں ہی پارٹنر طے شدہ حصے کے مطابق شریک ہوں گے بیا رٹنر کو بتائے بغیر نفع میں سے کچھ مقدار بلا شرکت اپنے پاس رکھ لینا جائز نہیں اگرچہ آپ دونوں نے مل کر یہ طے کیا ہے کہ فلاں آئٹم اتنے کا بیچنا ہے اور پھر اس سے زائد پر آپ نے بیچا ہو کیونکہ اس طے کرنے سے زائد نفع سے شریک کا حصہ ختم نہیں ہوا، یہ طے کرنا تو محض نفع کے اندازے کے طور پر ہے، اصل نفع سامان کو بیچنے کے بعد ظاہر ہوتا ہے۔

پارٹنر شپ میں ورکنگ پارٹنر زیادہ نفع لینا چاہتا ہے تو اس کی جائز صورت یہ ہے کہ باہمی رضامندی (Mutual Understanding) سے اس کے لئے نفع (Profit) کا تناسب (Ratio) زیادہ مقرر کر لیا جائے، یوں ورکنگ پارٹنر کا زیادہ نفع لینا جائز ہو جائے گا۔

بہارِ شریعت میں ہے: ”اگر دونوں نے اس طرح شرکت کی کہ مال دونوں کا ہو گا مگر کام فقط ایک ہی کرے گا اور نفع دونوں لیں گے اور نفع کی تقسیم مال کے حساب سے ہو گی یا برابر لیں گے یا کام کرنے والے کو زیادہ ملے گا تو جائز ہے۔“

(بہار شریعت، 2/499)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

* محققِ اہلِ سنّت، دار الافتاء اہلِ سنّت نور العرفان، کھارادر کراچی

2 اپنا ثابت شدہ حق لینے کے لئے رشوت دینا کیسا؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ ہمارے والد کا انتقال ہو چکا ہے، وہ ایک کمپنی میں کام کرتے تھے جہاں سے ریٹائرمنٹ کے بعد اب تک ان کی پنشن آتی ہے، کچھ وقت سے ہم نے اپنے والد کی پنشن نہیں اٹھائی، اب کمپنی سے جمع شدہ پنشن مانگ رہے ہیں تو وہ اس میں سے بطورِ کمیشن کچھ پیسے کاٹ رہے ہیں اور بغیر پیسے کاٹے پنشن نہیں دے رہے، ہمیں ان پیسوں کی ضرورت بھی ہے، تو کمپنی والوں کا پیسوں کا مطالبہ کرنا اور ہمارا وہ پیسے انہیں دینا کیسا ہے؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: کسی شخص کا ثابت شدہ حق جو حتی الامکان کوشش کے باوجود بغیر پیسے دیئے نہ مل رہا ہو اسے حاصل کرنے کے لیے جو پیسے دیئے جائیں وہ دینے والے کے لیے جائز ہے البتہ لینے والے کے حق میں وہ پیسے رشوت ہیں لہٰذا اس کے لیے وہ پیسے لینا ناجائز و حرام ہے۔ پوچھی گئی صورت میں اس کمپنی میں آپ کے والد صاحب کی جمع شدہ پنشن ان کے گھر والوں کا ثابت شدہ حق ہے، اگر انہیں حتی الامکان کوشش کے باوجود وہ پنشن بغیر پیسے دیئے نہیں مل رہی تو اسے حاصل کرنے کے لیے ان کا پیسے دینا جائز ہے، البتہ لینے والے کے لیے وہ پیسے لینا، ناجائز و حرام ہے۔

صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: ”کسی کے ذمہ اپنا حق ہے جو بغیر رشوت دیے وصول نہیں ہو گا اور یہ اس لیے رشوت دیتا ہے کہ میرا حق وصول ہو جائے یہ دینا جائز ہے یعنی دینے والا گنہگار نہیں مگر لینے والا ضرور گنہگار ہے اس کو لینا جائز نہیں۔“ (بہار شریعت، 3/657)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

3 ایسا گھر بیچنا جو جنات کی وجہ سے بھاری مشہور ہو

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ ایک شخص اپنا گھر بیچنا چاہتا ہے لیکن یہ گھر بھاری ہے اس میں شریر جنات ہیں جو رہنے والوں کو تنگ کرتے ہیں، پڑوسی اور دیگر اہلِ محلہ کو بھی یہ معلوم ہے۔ اس شخص نے اپنا یہ گھر کرایہ پر دیا ہوا ہے لیکن اس میں زیادہ عرصہ کوئی ٹھہرتا نہیں ہے۔ اب یہ شخص اپنا یہ گھر بیچنا چاہتا ہے کیا اس پر لازم ہے کہ جنات وغیرہ کے بارے میں خریدار کو بتائے اگر خاموشی اختیار کرلے تو کیا گنہگار ہو گا؟

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جواب: جس گھر کے بارے میں لوگوں کے درمیان مشہور ہو جائے کہ اس میں جنات ہیں یہ گھر بھاری ہے، ایسا گھر اگر مالک بیچنا چاہے تو اسے بیچتے وقت خریدار کو اس بارے میں بتانا واجب ہے، یہ بتائے بغیر بیچے گا تو گناہگار ہو گا کیونکہ فقہائے کرام نے اسے عیب میں شمار کیا ہے اور عیب والی چیز کو عیب بتائے بغیر بیچنا ناجائز و گناہ ہے اگر عیب بتائے بغیر گھر بیچ دیا تو خریدار کو اسے واپس کرنے کا شرعاً اختیار ہے اور گھر کے مالک پر فروخت کردہ گھر واپس لے کر پوری قیمت خریدار کو لوٹانا لازم ہے۔

جس گھر کو لوگ منحوس کہتے ہیں اس کے بارے میں در مختار خیارِ عیب کے باب میں ہے: ”لو ظهر ان الدار مشؤمة ينبغي ان يتمكن من الرد، لان الناس لا يرغبون فيها“، یعنی: اگر خریداری کے بعد ظاہر ہو کہ یہ گھر منحوس ہے تو یہ واپس کر سکتا ہے کیونکہ لوگ اس گھر کو خریدنے میں رغبت نہیں رکھتے۔ (در مختار معہ رد المحتار، 7/181)

صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: ”مکان یا زمین خریدی لوگ اُسے منحوس کہتے ہیں واپس کر سکتا ہے کیونکہ اگرچہ اس قسم کے خیالات کا اعتبار نہیں مگر بیچنا چاہے گا تو اس کے لینے والے نہیں ملیں گے اور یہ ایک عیب ہے۔“

(بہار شریعت، 2/681)

اور لکھتے ہیں: ”مبیع میں عیب ہو تو اس کا ظاہر کر دینا بائع پر واجب ہے چھپانا حرام و گناہ کبیرہ ہے۔“ (بہار شریعت، 2/673)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

روشن ستارے

حضرت سعد بن عُبادَہ رضی اللہ عنہ

مولانا عدنان احمد عطاری مَدَنی*

عہدِ رسالت میں ایک صحابیِ رسول رضی اللہ عنہ اپنی والدہ ماجدہ سے بہت محبت کیا کرتے تھے، سن 5 ہجری ماہ ربیعُ الاول غزوۂ دُوْمَۃ الْجَنْدَل کے موقع پر ان کی والدہ کا انتقال ہو گیا، غزوہ سے واپسی پر صحابیِ رسول کو ایک سعادت مند بیٹے کی طرح والدہ ماجدہ کے ایصالِ ثواب کے لئے فکر دامن گیر ہوگئی چنانچہ بارگاہِ رسالت میں یوں عرض کی: یارسولَ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! میری والدہ انتقال کر گئی ہیں، (ان کے لئے) کون سا صدقہ افضل ہے؟ ارشاد فرمایا: پانی۔ تو صحابیِ رسول رضی اللہ عنہ نے ایک کنواں کھدوایا اور کہا: یہ اُمِّ سعد کے لئے ہے۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! اپنی والدہ ماجدہ سے بہت محبت کرنے والے اور ان کے نامۂ اعمال میں ثواب کا عظیم ذخیرہ پہنچانے والے سعادت مند بیٹے مشہور صحابیِ رسول حضرت سعد بن عُبادَہ رضی اللہ عنہ تھے۔

قبولِ اسلام حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کی کنیت ابو ثابت اور ابو قیس ہے۔ آپ قبیلۂ خَزْرَج کے سردار اور انصار صحابۂ کرام میں بلند مقام و وجاہت رکھا کرتے تھے۔[2] آپ رضی اللہ عنہ 70 یا 72 افراد کی اس خوش نصیب جماعت میں شامل ہوئے جنھوں نے اعلانِ نبوت کے تیرہویں سال موسمِ حج میں مِنٰی کی گھاٹی میں رحمتِ عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے دستِ اقدس پر بیعت کرنے کی سعادت پائی اور اپنا نام تاریخ میں سنہری حروف سے لکھوایا۔[3] قریش کو اس بیعت کا حال معلوم ہوا تو وہ آپے سے باہر ہوگئے اور بیعت کرنے والوں کو گرفتار کرنا چاہا مگر آپ رضی اللہ عنہ کے علاوہ کسی اور کو پکڑ نہ سکے۔ کفارِ بداطوار نے پہلے تو کجاوہ کی رسی لے کر آپ رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں کو گردن سے باندھا پھر بالوں سے کھینچتے ہوئے اور شدید زَدوکوب کرتے ہوئے مکہ لائے اور قید کر دیا، جب جُبَیْر بن مُطْعَم اور حارث بن حَرب بن امیہ کو پتا چلا تو انہوں نے قریش کو سمجھایا کہ انہیں فوراً چھوڑ دو ورنہ تمہاری ملکِ شام کی تجارت خطرہ میں پڑ جائے گی۔ یہ سُن کر قریش نے آپ کو قید سے رہا کر دیا، یوں آپ رضی اللہ عنہ بخیر وعافیت مدینہ پہنچ گئے۔[4]

اوصافِ مبارکہ زمانۂ جاہلیت میں عربی خط و کتابت کرنے والوں کی تعداد نہایت کم تھی لیکن آپ رضی اللہ عنہ اس دور میں بھی عربی لکھا کرتے تھے، تیر اندازی میں اپنی مثال آپ تھے جبکہ تیراکی (Swimming) میں بے مثال تھے انہی خصوصیات کی وجہ سے آپ رضی اللہ عنہ کو کامل یعنی "باکمال" کہا جانے لگا۔[5]

کمال کی مہمان نوازی حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ

*سینیئر استاذ مرکزی جامعۃ المدینہ فیضانِ مدینہ، کراچی

بے حد کریمُ النفس اور خوش اخلاق تھے، سخاوت اور مہمان نوازی کا وصف تو کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا جو والد اور دادا کی جانب سے وراثت میں ملا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ کا مکان بلند جگہ پر واقع تھا جہاں سے روزانہ ندا کی جاتی: جو گھی اور گوشت کو مرغوب رکھتا ہو وہ سعد بن عبادہ کے گھر آجائے۔[6] صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم اصحابِ صُفّہ میں سے ایک ایک، دو دو کو اپنے ساتھ لے جاتے جبکہ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ بعض اوقات اپنے ساتھ 80 اصحاب کو لے جاتے، انہیں اپنے ہاں ٹھہراتے اور مہمانوں کی خوب خاطر تواضع کیا کرتے تھے۔[7]

دعا آپ کی دعاؤں میں یہ دعا بھی شامل ہوا کرتی تھی: اے اللہ! مجھے دولت عطا فرما، کیونکہ مال ہی کے ذریعے کام صحیح اور درست ہو پاتے ہیں۔[8]

بارگاہِ رسالت میں کھانا پیش کرتے جب تسکینِ عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم مدینے میں جلوہ گر ہوئے تو آپ رضی اللہ عنہ روزانہ ایک بڑے برتن میں روٹی کے ٹکڑے کرتے اور ان میں کبھی سرکہ اور زیتون تو کبھی دودھ یا پھر گھی ملادیتے جبکہ اکثر و بیشتر گوشت کے شوربے میں ثرید بنا کر بارگاہِ رسالت میں پیش کیا کرتے تھے۔[9]

برکت لینے کا نرالہ انداز ایک مرتبہ رحمتِ عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم آپ رضی اللہ عنہ کے گھر تشریف لائے اور سلام کیا تو آپ نے ہلکی آواز میں سلام کا جواب عرض کیا، جانِ بزمِ عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے دوبارہ سلام کیا تو آپ نے دوبارہ دھیمے لہجے میں جواب عرض کیا، گھر والوں نے پوچھا: آپ بلند آواز سے جواب دے کر مہربانِ عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو ہمارے گھر میں قدم رنجہ فرمانے کے لئے کیوں عرض نہیں کر رہے؟ آپ نے فرمایا: خاموش رہو تاکہ سیّدِ عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی طرف سے ہمیں زیادہ سے زیادہ سلام نصیب ہو جائے۔ سرکارِ دوعالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے تیسری مرتبہ سلام ارشاد فرمایا تو آپ نے پھر دھیرے سے جواب دیا، تین دفعہ سلام فرمانے کے بعد نورِ عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم واپس ہوئے تو آپ رضی اللہ عنہ پیچھے بھاگے اور عرض گزار ہوئے: یارسولَ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! ہم گھر ہی پر تھے اور سلام کا جواب آہستہ آواز میں دے رہے تھے تاکہ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم بار بار ہمارے لئے دعائے سلامتی فرماتے رہیں، پھر بڑی تعظیم کے ساتھ جانِ عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو اپنے ساتھ گھر لائے اور غسل کے لئے پانی کا انتظام کیا۔ اس کے بعد زعفران سے رنگی چادر پیش کی تو سرورِ عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اسے لپیٹ لیا اور دعا کے لئے ہاتھ اٹھا دیئے: اے اللہ! سعد بن عبادہ کی آل پر اپنی مہربانی اور رحمت نازل فرما، جب سردارِ دوعالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کھانا تناول فرمانے کے بعد واپس ہونے لگے تو آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے گدھے پر پالان رکھا اور اسے بطورِ سواری پیش کر دیا۔[10]

عَلَم بَردار آقائے دوعالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم عام طور پر جنگوں میں دو جھنڈے رکھا کرتے تھے مہاجرین کا جھنڈا حضرت مولا علی رضی اللہ عنہ کے پاس ہوتا جبکہ انصار کا جھنڈا حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے سنبھالا ہوتا تھا۔[11]

وصالِ مبارک رحمتِ عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے اس دنیا سے پردہ فرمانے کے بعد حضرت سیدنا سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے ملکِ شام میں سکونت کو پسند کیا اور پھر آپ رضی اللہ عنہ نے سن 15 ہجری میں سرزمینِ شام کے علاقہ "حَوْران" میں رہتے ہوئے اس سرائے فانی سے دارالبقاء کی جانب کوچ فرمالیا۔[12]

اللہ پاک کی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

---

(1) ابوداؤد، 2/180، حدیث:1681- طبقات ابن سعد، 3/461 (2) الاستیعاب، 2/161 (3) طبقات ابن سعد، 3/461 (4) سیرت ابن ہشام، ص179 ملخصاً (5) طبقات ابن سعد، 3/460 (6) طبقات ابن سعد، 3/461 (7) مصنف ابن ابی شیبہ، 13/555، حدیث:27154 (8) مصنف ابن ابی شیبہ، 13/553، حدیث:27150 (9) طبقات ابن سعد، 3/461 (10) ابوداؤد، 4/445، حدیث:5185- مسند بزار، 9/196، حدیث:3744 ملخصاً (11) مصنف عبد الرزاق، 5/195، حدیث:9703 (12) طبقات ابن سعد، 3/463۔

حضرت عامر بن واثلہ اور حضرت مُسْتَوْرِد بن شدّاد رضی اللہُ عنہم

مولانا اویس یامین عطّاری مَدَنی*

کم عمری میں جن بچّوں کو اللہ پاک کے آخری نبی حضرت محمدِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے صحابی ہونے کا شرف حاصل ہوا اُن میں حضرت عامر بن واثلہ اور حضرت مُسْتَوْرِد بن شدّاد رضی اللہُ عنہم بھی شامل ہیں، آیئے! ان کے بارے میں پڑھ کر اپنے دِلوں کو محبتِ صحابۂ کرام سے روشن کرتے ہیں:

حضرت عامر بن واثلہ رضی اللہُ عنہ

آپ رضی اللہُ عنہ کی ولادت غزوۂ اُحد کے سال یعنی 3 ہجری میں ہوئی،[1] آپ اپنی کنیت ابو طفیل سے مشہور ہیں۔

تعدادِ روایات آپ سے 9 احادیث مروی ہیں۔[2]

نمکین حُسن والے حضرت سیّدنا ابو طفیل عامر بن واثلہ نے حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے حسنِ مبارک کو بیان کرتے ہوئے فرمایا: رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اَبْیَضَ مَلِیحًا مُقَصَّدًا یعنی میں نے رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو دیکھا، آپ گورے، نمکین حُسن والے، میانہ قد تھے۔[3]

مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: حُسن دو قسم کا ہوتا ہے: ملیح اور صبیح۔ ملیح جس کا ترجمہ ہے نمکین حسن اگرچہ صباحت بھی حسن ہے مگر ملاحت حسن کا اعلیٰ درجہ ہے۔ اس میں فرق بیان سے معلوم نہیں ہوسکتا بلکہ اس کی چھانٹ عاشق کی نگاہ کرتی ہے، اس کے بیان سے زبان قاصر ہے۔ اعلیٰ حضرت قُدس سرہ نے فرمایا: شعر

ذِکر سب پھیکے جب تک نہ مذکور ہو
نمکین حُسن والا ہمارا نبی

یوں سمجھو کہ سفید رنگ صبیح ہے اور سفیدی میں سُرخی کی جھلک ہو اور اس میں کشش ہو کہ دل ادھر کھچے اور دیدہ (آنکھ) اس کے دیدار سے سیر نہ ہو وہ ملیح ہے یعنی نمکین حُسن ہے حُضور ایسے ہی حسین تھے۔[4]

وصال آپ نے حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ظاہری حیات شریف کے 8 سال پائے، آپ نے سن 110 ہجری میں مکۂ مکرمہ میں وفات پائی، صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان میں سب سے آخر میں آپ رضی اللہُ عنہ کا وصال ہوا۔[5]

حضرت مُسْتَوْرِد بن شدّاد رضی اللہُ عنہما

آپ رضی اللہُ عنہ کا شمار کم سِن صحابہ میں ہوتا ہے، مگر آپ نے حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا کلام شریف یاد رکھا اور روایت کیا۔[6]

تعدادِ روایات آپ سے 7 احادیث مروی ہیں۔[7]

وُضو میں پاؤں کا خلال کرنا ایک روایت میں آپ رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو دیکھا کہ جب وُضو کرتے تو اپنے ہاتھ کی چھوٹی انگلی سے اپنے پاؤں کی انگلیوں کا خلال کرتے۔[8]

وصال حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے وصالِ ظاہری کے وقت آپ رضی اللہُ عنہ نو عمر تھے،[9] آپ رضی اللہُ عنہ نے سن 45 ہجری میں مصر یا اسکندریہ میں وفات پائی۔[10]

اللہ پاک کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

---

(1) معرفۃ الصحابہ لابی نعیم، 3/449 (2) الاعلام للزرکلی، 3/256 (3) مسلم، ص981، حدیث:6072- مشکاۃ المصابیح، 2/360، حدیث:5785 (4) مراٰۃ المناجیح، 8/51 (5) معرفۃ الصحابہ لابی نعیم، 3/449 (6) مراٰۃ المناجیح، 7/2 ملخصاً (7) تھذیب الاسمآء واللغات، 2/394 (8) ترمذی، 1/111، حدیث:40 (9) طبقات ابن سعد، 6/128 (10) معرفۃ الصحابہ لابی نعیم، 4/286۔

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضانِ مدینہ کراچی

امیرِ اہلِ سنّت اور وقف کی احتیاطیں

مولانا اُحد رضا عطّاری مَدَنی*

مالِ وقف کے معاملے میں غفلت سخت نقصان کا باعث ہے۔ کوتاہی کی صورت میں وقف کے مال کا وبال عام مال سے زیادہ ہے، جیسا کہ امامِ اہلِ سنّت امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: وقف کا مال مثلِ مالِ یتیم ہے، جسے ناحق کھانے پر فرمایا: ﴿اِنَّمَا یَاْكُلُوْنَ فِیْ بُطُوْنِهِمْ نَارًاؕ-وَ سَیَصْلَوْنَ سَعِیْرًا۠(۱۰)﴾ (ترجمہ:) اپنے پیٹ میں نری آگ بھرتے ہیں اور عنقریب جہنم میں جائیں گے۔ (فتاویٰ رضویہ 16/487-پ4، النسآء:10) اسی طرح وقف کے سامان اور اِملاک (Property) کی حفاظت کی ذمہ داری صرف اِنتظامیہ یا اِدارہ چلانے والوں پر نہیں بلکہ در حقیقت ہر اس شخص پر بھی عائد ہوتی ہے جو کسی نہ کسی طریقے سے وقف کی سہولیات کو استعمال کرتا ہے یا فائدہ اُٹھاتا ہے۔ جس کے لئے وقف کے متعلق معلومات اور خوفِ خدا رکھنے والوں کی صحبت نہایت مفید ہے۔

چند سبق آموز واقعات

امیرِ اہلِ سنّت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری دامت بَرَکَاتُہمُ العالیہ کی حیاتِ مبارکہ پر نظر کریں تو جابجا ایسی باتیں، واقعات اور معاملات دیکھنے کو ملتے ہیں، جس سے نا صرف سامانِ وقف کے معاملے میں ان کی حَسّاسِیَّت اور احتیاط ظاہر ہوتی ہے ساتھ ہی ایک عام شخص کو بھی اس معاملہ میں محتاط رہنے کا ذہن ملتا ہے۔ چند مثالیں دیکھئے:

1. 1444 ہجری عیدِ قربان ٹرانسمیشن جاری تھی ناشتہ لایا گیا، ناشتے کے بعد امیرِ اہلِ سنّت کو ہاتھ صاف کرنے کی طلب ہوئی، ایک اسلامی بھائی نے پاس دستر خوان پر رکھا ٹیشو بکس (Tissue box) امیرِ اہلِ سنّت کی جانب بڑھا دیا۔ آپ دامت بَرَکَاتُہمُ العالیہ رُکے اور نگرانِ شوریٰ حاجی عمران سے پوچھا: یہ ڈبہ وقف (مدنی چینل) کا تو نہیں ہے؟ انہوں نے لاعلمی کا اظہار کیا، پھر اپنے ذاتی مکتب (Office) سے ٹیشو باکس پیش کیا اور امیرِ اہلِ سنّت نے اس میں سے ٹیشو استعمال فرمائے۔

کہنے کو یہ معمولی سی بات ہے مگر یوں پوچھنا، رکنا، فکر مند ہونا، ایک انسان کے دینی معاملات بالخصوص وقف کی چیزوں کے متعلق احتیاط کا پتا دیتا ہے۔

2. قریباً 25 سال پرانا واقعہ ہے؛ امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکَاتُہمُ العالیہ فیضانِ مدینہ میں تھے، کسی کام کے سلسلے میں بڑے صاحبزادے حاجی عبید رضا مَدَّ ظِلُّہُ العالی کو ڈھونڈ رہے تھے، موبائل تو تھا نہیں کہ رابطہ کیا جاسکے، فیضانِ مدینہ کے آپریٹر نے عرض کی: فرمائیں تو میں ڈھونڈتا ہوں؟ امیرِ اہلِ سنّت نے فرمایا: آپ وقف کے اجیر ہیں، آپ ڈھونڈنے جائیں گے تو اجارے کا وقت صَرف ہوگا جبکہ یہ میرا ذاتی کام ہے! (یوں

* شعبہ اُردو لغت، المدینۃ العلمیہ

انہیں منع فرمادیا۔)اس واقعے میں جہاں وقف کے اجیر کے متعلق احتیاط برتنے کا پہلو جھلکتا ہے وہیں اجیر اسلامی بھائیوں کو بے پرواہی سے بچنے کی سوچ بھی ملتی ہے۔

3 2016ء میں جب مولانا الیاس قادری دامت برکاتہم العالیہ کا آپریشن ہوا تو کئی دن تک اسلامی بھائی گھر پر عیادت کے لئے حاضر ہوتے رہے۔ مختلف کورسز کے مُعلِّمین کی حاضری کا بھی سلسلہ رہا۔ جب اس سمت توجہ گئی کہیں یہ کلاس ٹائمنگ میں تو نہیں آرہے ہیں؟ معلومات کروائی گئی تو یہی سامنے آیا کہ اجارہ وقت میں آرہے تھے، چنانچہ امیرِ اہلِ سنّت نے ان کو ذہن دیا کہ آپ اپنے اتنے وقت کی کٹوتی کروائیں اور توبہ بھی کریں۔

4 ایک مرتبہ (2024ء) راقم الحروف کو واٹس ایپ پر کوئی کام ارشاد فرمایا، راقم نے کچھ دیر میں کام مکمل کرکے پیش کر دیا، لیکن تھوڑی دیر بعد آپ دامت برکاتہم العالیہ کا ایک وائس نوٹ تشریف لایا جس میں آپ نے اسی جانب توجہ دلائی۔ (کہ اگر اجارہ وقت تھا اور عرف سے ہٹ کر یہ کام کیا تو کٹوتی وغیرہ کی ترکیب کی جائے۔)

وقف کے متعلق امیرِ اہلِ سنّت کے مدنی پھول

ایک موقع پر سوشل میڈیا (دعوتِ اسلامی) کے اسلامی بھائیوں کو وقف کی چیزوں کے متعلق احتیاط اور شرعی راہنمائی لیتے رہنے کا ذہن دیتے ہوئے امیرِ اہلِ سنّت نے ارشاد فرمایا کہ ”وقف کی چیزوں کے ذاتی استعمال سے بچا جائے، پھونک پھونک کر قدم رکھا جائے، اپنا اجتہاد [1] نہ کیا جائے کہ اتنا تو چلتا ہے، اتنے سے کیا ہوگا؟ بلکہ جتنی اور جس طرح شریعت اجازت دے اسی کے مطابق عمل کرنا ہے۔“

(01شعبان، 1446/ 30جنوری 2025)

(وقف کے متعلق مزید معلومات و ملفوظات کے لئے پڑھئے: ملفوظات امیرِ اہلِ سنّت، 1/ 487)

[1] اپنی سمجھ سے کوئی رائے قائم کرنا۔

ہفتہ وار رسائل کی کارکردگی (جنوری 2025ء)

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری دامت برکاتہم العالیہ اور آپ کے خلیفہ حضرت مولانا عبید رضا عطاری مدنی دامت برکاتہم العالیہ ہر ہفتے ایک مدنی رسالہ پڑھنے / سننے کی ترغیب دلاتے اور پڑھنے / سننے والوں کو دُعاؤں سے نوازتے ہیں، جنوری 2025ء میں دیئے گئے 5 مَدَنی رَسائل کے نام اور ان کی کارکردگی پڑھئے: 1 تفسیر نورالعرفان سے 92 مدنی پھول (قسط: 01): 24 لاکھ، 14 ہزار 132 2 اللہ پاک کے بارے میں 28 سوال جواب: 24 لاکھ، 67 ہزار 767 3 بزرگانِ دین کے 40 اقوال: 23 لاکھ، 66 ہزار 169 4 بخاری شریف کی پہلی اور آخری حدیث: 24 لاکھ، 73 ہزار 135 5 تفسیر نورالعرفان سے 72 مدنی پھول (قسط: 02): 21 لاکھ، 27 ہزار 91۔

جنوری 2025ء میں امیر اہل سنت کی جانب سے جاری کئے گئے پیغامات کی تفصیل

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ نے جنوری 2025ء میں نجی پیغامات کے علاوہ المدینۃ العلمیۃ (اسلامک ریسرچ سینٹر، دعوتِ اسلامی) کے شعبہ ”پیغاماتِ عطّار“ کے ذریعے تقریباً 3682 پیغامات جاری فرمائے جن میں 756 تعزیت کے، 2750 عیادت کے جبکہ 176 دیگر پیغامات تھے۔ اِن پیغامات کے ذریعے امیرِ اہلِ سنت نے بیماروں سے عیادت کی، اُنہیں بیماری پر صبر کا ذہن دیا جبکہ مرحومین کے لواحقین سے تعزیت کرتے ہوئے مغفرت اور بلندئ درجات کی دعا کی۔

اپنے بزرگوں کو یاد رکھئے

مولانا ابوماجد محمد شاہد عطاری مَدَنی*

شوّالُ المکرّم اسلامی سال کا دسواں مہینا ہے۔ اس میں جن صحابۂ کرام، اَولیائے عظام اور علمائے اسلام کا وِصال یا عُرس ہے، ان میں سے 109 کا مختصر ذکر ”ماہنامہ فیضانِ مدینہ“ شوّالُ المکرّم 1438ھ تا 1445ھ کے شماروں میں کیا جاچکا ہے۔ مزید 11 کا تعارف ملاحظہ فرمائیے:

صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان

شہدائے غزوۂ طائف: غزوۂ حُنین میں فتح کے بعد شوال 8ھ کے آخر میں نبیِّ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم طائف (جو مکہ شریف سے 99 کلومیٹر پر واقع ہے) تشریف لے گئے اور شہر کا محاصرہ کرلیا، قلعہ تو فتح نہ ہوا مگر کُفار پر مسلمانوں کا رعب بیٹھ گیا جس کی وجہ سے ماہِ رمضان میں اہلِ طائف حاضر بارگاہِ نبوی ہو کر مسلمان ہوگئے، اس غزوہ میں 12 مسلمان شہید ہوئے۔[1]

1 حضرت یَسار راعی نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے غلام تھے، جو غزوۂ بنو مُحارِب و ثَعْلَبَہ (اس کو غزوۂ غطفان یا غزوۂ ذی امر بھی کہتے ہیں یہ ربیعُ الاوّل 3ھ میں سرزمین نجد میں ہوا، اس) میں حاصل ہوئے، اچھی طرح نماز پڑھنے کی وجہ سے نبی علیہ السّلام نے آزاد فرما کر اپنی اونٹنیاں چَرانے کی خدمت عطا فرمائی، شوال 6ھ میں بنو عُرینہ و عُکْل کے مرتدین نے انہیں شہید کردیا، انہیں قُبا لاکر دفن کیا گیا۔ اسی واقعہ کی وجہ سے سریہ کرز بن جابر ہوا۔[2]

اولیائے کرام رحمہمُ اللہ السّلام

2 سراجُ الاولیاء حضرت شاہ ابوسعید رامپوری دہلوی رحمۃُ اللہ علیہ کی ولادت 2 ذُوالقعدہ 1196ھ کو رام پور (یوپی، ہند) میں ہوئی۔ آپ حافظ و قاریِ قراٰن، عالمِ دین، شیخ طریقت، امامُ العلماء و العارفین اور خانقاۂ مظہریہ دہلی کے سجادہ نشین تھے، یکم شوال 1250ھ کو وصال فرمایا، تدفین خانقاہ شاہ ابوالخیر دہلی ہند میں ہوئی۔[3]

3 شیخِ طریقت حضرت خواجہ محمد امین مستالوی رحمۃُ اللہ علیہ کی پیدائش آستانہ عالیہ روپڑ شریف ضلع راولپنڈی میں بانی آستانہ شیخ احمد جی عثمانی کے گھر ہوئی اور 2 شوال 1318ھ کو مستال شریف، آئی نائن، اسلام آباد میں وصال فرمایا۔ آپ عالمِ دین، شیخ طریقت اور شاعر و ادیب تھے۔ آپ کی دو کتب تحفہ احمدیہ، پنجابی منظوم اور زادُ الاَمین لِاَہلِ الیقین، فارسی یادگار ہیں۔[4]

4 قُطبِ وقت حضرت پیر سیّد سَید علی شاہ گردیزی سوہاوی رحمۃُ اللہ علیہ کی پیدائش 9 ذوالحجہ 1250ھ کو سوہاوہ ضلع باغ کشمیر میں ہوئی۔ آپ عالمِ باعمل، سلسلہ چشتیہ نظامیہ تونسویہ کے شیخ طریقت اور خلیفہ خواجہ محمد فاضل چشتی گڑھی شریف تھے۔ زندگی بھر رشد و ہدایت میں مصروف رہ کر آپ نے 16 شوال 1321ھ کو وفات پائی۔ تدفین سوہاوہ میں ہوئی، بعد میں مزار تعمیر کیا گیا۔[5]

5 حضرت ثالث خواجہ محمد فاضل مجددی قادری رحمۃُ اللہ

مزار شاہ ابوسعید رامپوری دہلوی

مزار خواجہ محمد امین مستالوی

مزار پیر سیّد سید علی شاہ گردیزی سوہاوی

مزار خواجہ محمد فاضل مجددی قادری

* رکن مرکزی مجلسِ شوریٰ (دعوتِ اسلامی)
ونگرانِ مجلس ماہنامہ فیضانِ مدینہ، کراچی

علیہ کی پیدائش 1334ھ کو آستانہ عالیہ نقشبندیہ ڈھنگروٹ، فیض پور شریف، چکسواری ضلع میرپور کشمیر میں ہوئی۔ آپ مدرسہ خدام الصوفیہ گجرات وجامعہ نعمانیہ سے مستفیض، شاگرد مفتیِ اعظم ہند ومحدثِ اعظم پاکستان، فاضل جامعہ مظہرُ الاسلام بریلی شریف، جامع فضائل، عمدہ خصائل، پابندِ سنّت، صاحبِ کرامت ولیُّ اللہ اور قبلۂ عالم تھے۔ 30 شوال 1411ھ کو وصال فرمایا۔[6]

6 حضرت پیر سید فدا حسین شاہ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ آستانہ عالیہ نقشبندیہ لاثانیہ علی پور سیداں، ضلع نارووال میں پیدا ہوئے، والدِ گرامی پیر سید جماعت علی شاہ لاثانی سے تربیت پائی، آپ متقی وپارسا، مُنکسرُ المزاج، عبادت گزار اور حُسنِ اخلاق کے پیکر تھے، جوانی میں 14 شوال 1344ھ کو وصال فرمایا۔ تلمیذِ اعلیٰ حضرت مولانا پیر سید علی اصغر شاہ صاحب آپ کے منجھلے صاحبزادے ہیں۔[7]

علمائے اسلام رحمہم اللہ السّلام

7 امام عبد الرزاق بن ھَمّام صنعانی رحمۃ اللہ علیہ حافظِ کبیر اور عالمِ یمن ہیں، آپ کی ولادت سن 126ھ میں ہوئی اور وصال ماہِ شوال سن 211ھ میں ہوا، آپ کے شاگردوں میں حضرت سفیان بن عیینہ، امام احمد بن حنبل، امام یحیٰ بن معین اور امام اسحاق بن راہویہ جیسے اَجِلّہ مشائخ شامل ہیں۔[8]

8 امام محمد بن یوسف فربری رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش 231 ہجری کو فَرَبْر (فِربر) میں ہوئی اور شوال 320 ہجری کو وصال فرمایا۔ آپ محدث، ثقہ عالمِ دین، متقی وورع اور امام بخاری کے شاگرد تھے۔ انہوں نے دومرتبہ امام بخاری سے بخاری شریف کا سماع کیا۔[9]

9 امام حسن بن شجاع بلخی رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش تیسری صدی ہجری کی ابتدا میں ہوئی اور 15 شوال 266ھ کو 49 سال کی عمر میں وصال فرمایا۔ یہ ذہین وفطین، محدثِ کبیر، کثیرُ السفر اور کثیرُ التصانیف تھے، امام محمد بن اسماعیل بخاری نے ان سے حدیث پاک روایت کی ہے۔[10]

10 استاذُ العلماء علّامہ مولانا حافظ عبد الرؤف بلیاوی رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش بھوج پور ضلع بلیا میں 1912ء کو ہوئی اور 14 شوال 1391ھ کو وصال فرمایا۔ آپ حافظِ قراٰن، ذہین و فطین، مفتی ظفر علی نعمانی اور قاری مصلح الدین رضوی کے کلاس فیلو، مرید حُجۃُ الاسلام علّامہ حامد رضا، کثیرُ المطالعہ، مدرس و نائب شیخُ الحدیث جامعہ اشرفیہ مبارکپور، بانی سنی دارُ الاشاعت تھے۔ آپ فتاویٰ رضویہ کی اشاعت میں متحرک رہے۔[11]

11 محشّی کُتبِ درسِ نظامی علّامہ عبد الرزاق بھترالوی رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش بھترال ضلع راولپنڈی کے ایک علمی گھرانے میں ہوئی اور 19 شوال 1441ھ کو اسلام آباد میں انتقال فرمایا۔ آپ حافظِ قراٰن، جید عالمِ دین، استاذُ العلماء، مفسرِ قراٰن، شیخُ الحدیث والتفسیر، مصنف اور محشّی کُتبِ درسِ نظامی ہیں، آپ نے علّامہ غلام محمود ہزاروی، مفتی محمد حسین نعیمی، شرفِ ملت علّامہ عبد الحکیم شرف قادری جیسے اکابرین سے علمِ دین حاصل کیا، آپ جامعہ نعیمیہ لاہور سے فارغُ التحصیل ہوئے، آپ نے کئی مدارس میں تدریس فرمائی، دارُ العلوم حزبُ الاحناف میں آپ چھ سال پڑھاتے رہے ہیں۔ آپ کی تقریباً 50 تصانیف و حواشی میں حاشیہ ہدایہ شریف، حاشیہ قدوری شریف، حاشیہ نورُ الایضاح، تفسیر نجومُ الفرقان وغیرہ شامل ہیں۔[12]

---

(1) مصور غزوات النبی، ص58 (2) معرفۃ الصحابہ لابی نعیم، 4/422- مغازی الواقدی، مقدمہ، 1/33، 193-2/568- سبل الہدیٰ والرشاد، 6/115 (3) فیوضات حسنیہ، ص391 (4) تذکرہ اولیائے پوٹھوہار، ص107، 108 (5) فیضان سید علی، ص23 تا 32-160 تا 172 (6) گلستان حیات، ص181 تا 292-367 (7) انوار لاثانی کامل، ص545، 546 (8) سیر اعلام النبلاء، 8/362 تا 372- العبر فی خبر من غبر، 1/283- مرآۃ الجنان وعبرۃ الیقظان، 2/40 (9) سیر اعلام النبلاء، 11/494، 496- تقیید المہمل، 1/64 (10) سیر اعلام النبلاء، 10/149، 151 (11) تذکرۂ عبد الرؤف، ص12، 20، 27، 30، 54، 59، 73 (12) بذریعۃ النجاح حاشیہ نور الایضاح، ص1، 2- نیوز ویب دعوتِ اسلامی، -https://news.dawateislami.net/abdul-razza-shab-ki-taziyat، وغیرہ۔

مَکّۂ مکرمہ کی تاریخ و خصائص

مولانا حافظ حفیظ الرحمٰن عطّاری مَدَنی*

مکۂ معظمہ کو جہاں بیتُ اللہ شریف یعنی خانہ کعبہ سے نسبت ہے وہیں اسے محبوبِ ربّ العزّت صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اور آپ کے کثیر صحابۂ کرام علیہم الرضوان کی ولادت گاہ ہونے کا شرف بھی حاصل ہے، مکہ مکرمہ کے کچھ فضائل کا ذکر گزشتہ ماہ کے مضمون میں ہوا، یہاں مکۃُ المکرمہ کا کچھ تاریخی اور جغرافیائی جائزہ اور اہم خصائص کا ذکر کیا جاتا ہے:

تاریخ کے اعتبار سے مکّۂ مکرمہ بہت قدیم ہے، امام فخر الدّین رازی "تفسیر کبیر" میں فرماتے ہیں: خالقِ کائنات نے مکّۂ مکرمہ کی سرزمین باقی زمین سے دو ہزار سال پہلے پیدا فرمائی اور اس کے چار رکن یعنی ستون ساتویں زمین تک گہرائی میں رکھے۔[1]

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہُ عنہما سے روایت ہے کہ "اللہ پاک نے ہر چیز کی پیدائش سے پہلے پانی پیدا فرمایا اور پانی کو ہوا پر ٹھہرایا۔ پانی سے بخارات اُڑتے رہتے تھے۔" حضرت عطاء بیان کرتے ہیں کہ "اللہ نے ہوا بھیجی، جس سے پانی میں ہل چل ہوئی۔ اس حرکت سے اللہ پاک نے بیتُ اللہ والی جگہ پر ایک ٹیلہ پیدا فرما دیا اور وہاں فرشتوں نے بیتُ المعمور کی سیدھ میں بیتُ اللہ شریف کی تعمیر کی۔[2]

نام اور محل و قوع قراٰن و حدیث اور تاریخ کی کتابوں میں مکہ مکرمہ کے کثیر نام بیان ہوئے ہیں اور کسی بھی چیز کے معظم ناموں کی کثرت اس کی عظمت پر دلالت کرتی ہے۔ چند مشہور نام یہ ہیں: مکہ، بکہ، اُمُّ القُریٰ، مَعاد، البلد، اَلبَلَدُ الْاَمین۔

مکۃُ المکرمہ مشرق میں "جبل ابو قُبَیس" اور مغرب میں "جبلِ قُعَیقِعَان" دو بڑے بڑے پہاڑوں کے درمیان واقع ہے اور اس کے چاروں طرف چھوٹی چھوٹی پہاڑیوں اور ریتلے میدانوں کا سلسلہ دور دور تک چلا گیا ہے۔[3]
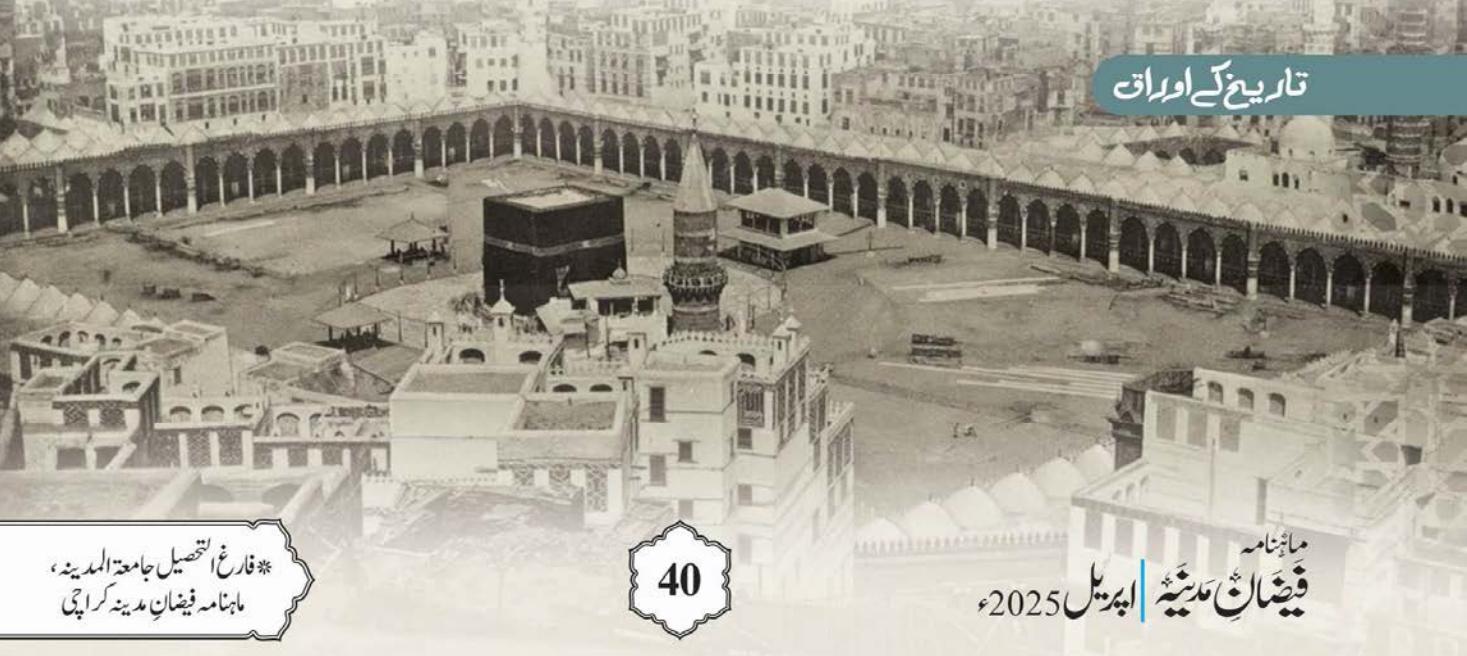
مکہ کیسے آباد ہوا؟ مکۂ مکرمہ حضرت ابراہیم علیہ السّلام، ان کی زوجہ حضرت ہاجرہ اور فرزند حضرت اسماعیل علیہ السّلام کی قربانیوں سے آباد ہوا۔ جب حضرت اسماعیل علیہ السّلام کی ولادت ہوئی تو آپ کے والدِ ماجد حضرت ابراہیم علیہ السّلام نے اللہ پاک کا حکم پاکر حضرت اسماعیل علیہ السّلام اور ان کی والدہ حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا کو اُس جگہ چھوڑ آئے جہاں اب مکۂ مکرمہ ہے۔ حضرت ہاجرہ نے اس سنسان جگہ پر چھوڑ جانے کی وجہ پوچھی تو فرمایا: یہ اللہ پاک کا حکم ہے۔ حضرت ہاجرہ اپنے لختِ جگر حضرت اسماعیل علیہ السّلام کے ساتھ یہیں رہتی رہیں جب مشکیزے کا پانی ختم ہوا تو پانی کی تلاش میں صفا و مروہ کے سات چکر لگائے اسی دوران اللہ کے حکم سے حضرت اسماعیل علیہ السّلام کی ایڑی کے قریب پانی کا چشمہ پھوٹ پڑا جس سے ماں بیٹے کا گزر بسر ہونے لگا۔ قبیلہ جُرْہُم کے لوگ قریب سے گزرے انہوں نے پانی کا چشمہ دیکھا تو وہ بھی یہیں آباد ہوگئے۔ یوں مکہ مکرمہ میں

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضانِ مدینہ کراچی

آبادی ہوگئی۔ جب حضرت اسماعیل علیہ السلام بالغ ہوئے تو قبیلہ جرہم ہی کی ایک لڑکی سے ان کا نکاح ہوگیا۔

تعمیرِ خانہ کعبہ حضرت ابراہیم حضرت ہاجرہ اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کو غیر آباد جگہ پر چھوڑنے کے بعد وقتاً فوقتاً خبر لینے کے لئے تشریف لاتے رہے، جب تیسری بار تشریف لائے اور حضرت اسماعیل علیہ السلام سے ملاقات ہوئی تو ان سے فرمایا: اے اسماعیل! تمہارے رب نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں یہاں اس کا ایک گھر بناؤں۔ بیٹے نے عرض کیا کہ پھر آپ اپنے رب کا حکم بجالائیے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا: رب نے مجھے یہ بھی حکم دیا ہے کہ تم اس کام میں میری مدد کرو۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام نے عرض کیا کہ میں اس کے لئے تیار ہوں۔ پھر دونوں باپ بیٹے نے تعمیرِ کعبہ کی، حضرت ابراہیم علیہ السلام دیواریں اٹھاتے تھے اور اسماعیل علیہ السلام انہیں پتھر لالاکر دیتے تھے۔(4)

چونکہ قومِ نوح پر عذاب آنے کے بعد خانہ کعبہ کے آثار بھی غائب ہوگئے تھے اس لئے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے نئے سرے سے تعمیر فرمائی۔

مکہ میں دعائے ابراہیمی کے اثرات حضرت سیّدنا ابراہیم علیہ السلام نے اپنی آل کو مکہ شریف میں ٹھہراتے وقت اور تعمیر کعبہ کے دوران کچھ دعائیں کیں، جن میں یہ دعائیں بھی شامل تھیں:

﴿رَبَّنَا وَ ابْعَثْ فِیْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِكَ وَ یُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ وَ یُزَكِّیْهِمْؕ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ(۱۲۹)﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: اے رب ہمارے اور بھیج ان میں ایک رسول انہیں میں سے کہ ان پر تیری آیتیں تلاوت فرمائے اور انہیں تیری کتاب اور پختہ علم سکھائے اور انہیں خوب ستھرا فرمادے بے شک تو ہی ہے غالب حکمت والا۔(5)

﴿رَبَّنَاۤ اِنِّیْۤ اَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّیَّتِیْ بِوَادٍ غَیْرِ ذِیْ زَرْعٍ عِنْدَ بَیْتِكَ الْمُحَرَّمِۙ رَبَّنَا لِیُقِیْمُوا الصَّلٰوةَ فَاجْعَلْ اَفْىٕدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِیْۤ اِلَیْهِمْ وَ ارْزُقْهُمْ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ یَشْكُرُوْنَ(۳۷)﴾ ترجَمۂ کنزُالعرفان: اے میرے رب! میں نے اپنی کچھ اولاد کو تیرے عزت والے گھر کے پاس ایک ایسی وادی میں ٹھہرایا ہے جس میں کھیتی نہیں ہوتی۔ اے میرے رب! تاکہ وہ نماز قائم رکھیں تو تو لوگوں کے دل ان کی طرف مائل کردے اور انہیں پھلوں سے رزق عطا فرما تاکہ وہ شکر گزار ہوجائیں۔(6)

ان دعاؤں میں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ پاک کی بارگاہ سے تین چیزیں طلب کیں۔ ایک یہ کہ ”یارب! اپنے ان یعنی اہلِ مکہ میں ایک رسول کو مبعوث فرما،“ دوسری یہ کہ ”لوگوں کے دل اولادِ ابراہیم کی طرف مائل ہوں“ اور تیسری یہ کہ اولادِ ابراہیم کو پھلوں کی روزی خوب ملے۔

اللہ پاک نے یہ تینوں دعائیں ایسی قبول فرمائیں کہ اہلِ مکہ کو اپنا پیارا محبوب، آخری نبی محمدِ عربی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم عطا فرمایا، حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا بھی فرمان ہے کہ ”اَنَا دَعْوَةُ اَبِیْ اِبْرَاهِیْمَ“ یعنی میں اپنے والد حضرت ابراہیم کی دُعا (کاثمر) ہوں۔(7)

لوگوں کے دل مکہ کی طرف ایسے مائل ہوئے کہ آج کروڑوں مسلمان مکہ مکرمہ کی زیارت کے لئے رات دن تڑپتے ہیں اور طرح طرح کی تکلیفیں اٹھاکر مکہ مکرمہ جاتے ہیں۔

تیسری دعا کی قبولیت ایسی ظاہر ہوئی کہ مکۂ مکرمہ کے بازاروں میں نہ صرف موسمی پھلوں اور سبزیوں کی کثرت ہے بلکہ بے موسمی اور غیر علاقائی پھلوں اور سبزیوں کی بھی بہتات ہے، بلکہ دنیا کا ہر پھل یہاں دستیاب ہے۔ زائرین مکہ و مدینہ کی ایک تعداد تو ان پھلوں کی خوبصورتی، ذائقے اور سائز دیکھ کر ہی حیران ہوجاتی ہے۔

تعمیرِ خانہ کعبہ کا مختصر تاریخی جائزہ شارح بخاری علّامہ احمد بن محمد قَسْطَلانی رحمۃ اللہ علیہ نے تعمیرِ خانہ کعبہ کی تاریخی حیثیت کو بیان کرتے ہوئے کہا کہ خانۂ کعبہ کی تعمیر 10 مرتبہ ہوئی۔(8) پہلی تعمیر فرشتوں نے کی، دوسری تعمیر حضرت سیدنا آدم علیہ السّلام نے، تیسری تعمیر حضرت شیث علیہ السّلام نے، چوتھی تعمیر حضرت ابراہیم علیہ السّلام نے پانچویں تعمیر قوم عمالقہ نے، چھٹی تعمیر قبیلہ جُرْہُم نے، ساتویں تعمیر حضرت قُصَی بن کِلاب نے، آٹھویں تعمیر مکۂ مکرّمہ کے معزز قبیلے قریش نے، نویں تعمیر حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے حطیم کو شامل کر کے بنیادِ ابراہیمی پر نئے سرے سے تعمیر کی، دسویں تعمیر حَجّاج بن یوسف (جو کہ ایک ظالم حکمران تھا) نے کی۔

مکہ مکرمہ کے خصائص 1 (کعبہ شریف) سب سے پہلی عبادت

گاہ ہے کہ حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کی طرف نماز پڑھی (2) (کعبہ) تمام لوگوں کی عبادت کے لئے بنایا گیا جبکہ بیتُ المقدس مخصوص وقت میں خاص لوگوں کا قبلہ رہا (3) کعبہ شریف کا حج فرض کیا گیا (4) حج ہمیشہ صرف کعبے کا ہوا، بیتُ المقدس قبلہ ضرور رہا ہے، لیکن کبھی اس کا حج نہ ہوا (5) کعبہ شریف کو امن کا مقام قرار دیا گیا ہے (6) کعبہ شریف میں بہت سی نشانیاں رکھی گئیں جن میں ایک مقامِ ابراہیم ہے (7) پرندے کعبہ شریف کے اوپر نہیں بیٹھتے اور اس کے اوپر سے پرواز نہیں کرتے بلکہ پرواز کرتے ہوئے آتے ہیں تو اِدھر اُدھر ہٹ جاتے ہیں (8) جو پرندے بیمار ہو جاتے ہیں وہ اپنا علاج یہی کرتے ہیں کہ ہوائے کعبہ میں ہو کر گزر جائیں، اِسی سے اُنہیں شِفا ہوتی ہے (9) وحشی جانور ایک دوسرے کو حرم کی حدود میں اِیذا نہیں دیتے، حتّٰی کہ اس سرزمین میں کُتّے ہرن کے شکار کیلئے نہیں دوڑتے اور وہاں شکار نہیں کرتے (10) لوگوں کے دل کعبۂ معظمہ کی طرف کھنچتے ہیں اور اس کی طرف نظر کرنے سے آنسو جاری ہوتے ہیں (11) ہر شبِ جمعہ کو ارواحِ اَولیاء اس کے ارد گرد حاضر ہوتی ہیں۔(9)

مکہ میں دعا قبول ہونے کے مقامات (1) مَطاف (2) مُلتَزَم (3) مستجار (4) بیتُ اللہ کے اَندر (5) میزابِ رَحمت کے نیچے (6) حطیم (7) حَجرِ اَسوَد (8) رُکنِ یَمانی خصوصاً جب دَورانِ طواف وہاں سے گزر ہو (9) مقامِ ابراہیم کے پیچھے (10) زَم زَم کے کنویں کے قریب (11) صَفا (12) مروہ (13) مسعٰی خصوصاً سبز میلوں کے درمیان (14) عَرفات خصوصاً موقفِ نبیِّ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے نزدیک (15) مُزدَلفہ خصوصاً مشعرُالحرام (16) مِنٰی۔(10)

مکۂ مکرمہ کے اہم تاریخی واقعات مکۂ مکرمہ کی تاریخ، اسلامی دنیا کی سب سے اہم تاریخوں میں شامل ہے اور یہاں کئی اہم اور تاریخی واقعات پیش آئے ہیں۔ مکۂ مکرمہ کے تاریخی واقعات میں سے کچھ اہم واقعات یہ ہیں: (1) **واقعہ عامُ الفیل:** یمن کا ایک عیسائی بادشاہ تھا جس نے کعبہ پر حملہ کرنے کے لئے ہاتھیوں کی فوج بھیجی لیکن اللہ نے لشکر کو ہاتھیوں سمیت تباہ کر دیا۔ (2) **ولادتِ مصطفےٰ:** نبیِّ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ولادت 12 ربیع الاول کو مکۂ مکرمہ میں ہوئی۔ یومِ ولادتِ مصطفےٰ اسلامی دنیا کے لئے انتہائی اہمیت رکھتا ہے کیونکہ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی ولادت سے ہی انسانیت کو ہدایت کا نور عطا ہوا۔ (3) **وحی کا آغاز:** نبیِّ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر پہلی وحی غارِ حرا (جبل النور) میں نازل ہوئی۔ یہ مکہ کی تاریخ کا بہت اہم واقعہ ہے (4) **مکہ سے مدینہ ہجرت:** جب مکۂ مکرمہ میں مسلمانوں کے لئے زندگی تنگ ہو گئی اور قریش کی جانب سے ظلم وستم بڑھ گئے تو اللہ کے حکم سے ہجرت کا آغاز ہوا (5) **صلح حدیبیہ:** 6 ہجری میں نبیِّ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اور قریش کے درمیان ایک معاہدہ ہوا جسے صلح حدیبیہ کہا جاتا ہے۔ (6) **فتح مکہ:** 8 ہجری میں رسولِ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی قیادت میں مسلمانوں نے مکۂ مکرمہ کو فتح کیا۔

مکۂ مکرمہ کے اہم مقامات مکۂ مکرمہ، اسلامی دنیا کا سب سے اہم اور مقدس شہر ہے اور یہاں متعدد تاریخی مقامات ہیں جو مسلمانوں کے لئے بہت اہمیت رکھتے ہیں (1) **کعبہ:** کعبہ اسلام کے مقدس ترین مقام کی حیثیت رکھتا ہے۔ (2) **مسجد الحرام:** یہ مکہ مکرمہ کا مرکزی مقام ہے اور یہاں خانہ کعبہ واقع ہے۔ (3) **مقام ابراہیم:** یہ وہ پتھر ہے جہاں حضرت ابراہیم علیہ السّلام کعبہ کی تعمیر کے دوران کھڑے ہوئے۔ (4) **جبلِ نور:** یہ وہ پہاڑ ہے جس کے اوپر موجود حرا نامی مشہور غار میں پہلی وحی نازل ہوئی۔ (5) **میدانِ عرفات:** یہ مکۂ مکرمہ سے کچھ دوری پر واقع ایک میدان ہے۔ (6) **مِنٰی:** یہ وہ مقام ہے جہاں رمی جمار کے عمل کے دوران لوگ جمع ہوتے ہیں۔ (7) **چشمۂ زم زم:** یہ کعبہ کے قریب ایک مقدس چشمہ ہے جس سے حضرت اسماعیل علیہ السّلام اور ان کی والدہ حضرت ہاجرہ رضی اللہُ عنہا کی بہت یادیں وابستہ ہیں۔ (8) **مسجد قباء:** یہ مکۂ مکرمہ کے قریب واقع ہے جس کو تاریخ میں کافی اہمیت حاصل ہے۔ (9) **جبلِ ثور:** یہ وہ پہاڑ ہے جہاں آقا کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہُ عنہ نے سفرِ ہجرت میں آرام فرمایا تھا۔

---

(1) تفسیر کبیر، پ4، اٰل عمرٰن، تحت الآیۃ:96، 3/296 (2) مصنّف عبد الرّزاق، 5/90، حدیث:9089 (3) معجم البلدان، 1/74، تحفۃ النظار فی غرائب الامصار، ص95 (4) دیکھئے: بخاری، 2/427، حدیث:3365 (5) پ1، البقرۃ:129 (6) پ13، ابراہیم: 37 (7) طبقات ابن سعد، 1/118 (8) ارشاد الساری، 4/103، تحت الحدیث:1582 (9) صراط الجنان، 2/15، 16 ملتقطاً (10) فضائلِ دعا، ص128تا138۔

عجوہ کھجور کے فوائد و فضائل

مولانا احمد رضا عطاری مَدَنی*

نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے جن غذاؤں کو کھانے کا شرف بخشا ان میں سے ایک "عجوہ" کھجور بھی ہے۔ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو کھجوروں میں عجوہ کھجور سب سے زیادہ پسند تھی۔ یہ سیاہ رنگ کی ہونے کے ساتھ عام کھجوروں سے قدرے چھوٹی اور نرم ہوتی ہے۔ اس کی ساخت کافی نرم ہوتی، ایسے لگتا جیسے گوندھا گیا ہو، شاید اسی وجہ سے اس کا گودا زیادہ نرم ہوتا ہے جو اس کی لذت کو چار چاند لگا دیتا ہے۔ عجوہ کھجور کے درخت مدینہ شریف میں پائے جاتے ہیں، اور ان درختوں کو خاص طور پر وہاں کی آب و ہوا میں اُگایا جاتا ہے۔ مدینہ شریف میں عوالیِ مدینہ (یعنی مدینۂ منورہ کے اطراف کے اونچے علاقوں) کی عجوہ بے مثل و بے مثال ہے۔ عوالیِ مدینہ میں ایک باغ ہے جس میں عجوہ کے دو درخت ایسے ہیں جنہیں حضور صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنے دستِ اقدس سے لگایا ہے۔[1] یہ کھجوریں بہت زیادہ مشہور ہیں کیونکہ ان کی پیداوار محدود ہوتی ہے، اور انہیں انتہائی معیاری کھجوروں میں شمار کیا جاتا ہے۔

عجوہ کھجور کا مزاج عجوہ کھجور کا مزاج دوسری کھجوروں کی طرح یعنی دوسرے درجے میں گرم اور پہلے درجے میں خشک ہوتا ہے۔[2]

عجوہ کھجور سے متعلق احادیثِ کریمہ

نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے عجوہ کھجور تناول فرمائی ہے اور اس سے متعلق فوائد بھی بیان فرمائے ہیں جن کا احادیث مبارکہ میں ذکر موجود ہے۔ آیئے! چند احادیث ملاحظہ کیجئے:

1. حضرت ابنِ عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کھجوروں میں سے "عجوہ" پسند فرماتے تھے۔[3]

2. حضرت سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں بیمار ہوا تو نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم میری عیادت کے لئے میرے پاس تشریف لائے، آپ نے اپنا دست مبارک میرے سینے پر رکھا تو مجھے اس کی ٹھنڈک اپنے دل میں محسوس ہوئی۔ آپ نے ارشاد فرمایا: تم دل کے مریض ہو، تم بنو ثقیف سے تعلق رکھنے والے حارث بن کَلَدَہ کے پاس جاؤ کیونکہ وہ حکمت کرتا ہے اسے چاہئے کہ وہ مدینۂ منورہ کی سات عجوہ کھجوریں لے کر انہیں گھٹلیوں سمیت پیس لے اور پھر وہ تمہیں کھلا دے۔[4]

3. حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: عجوہ جنت سے ہے اور اس میں زہر سے شفاء ہے۔[5]

4. حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم لوگ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے پاس گفتگو کر رہے تھے کہ کھمبی کا ذکر آ گیا، تو لوگوں نے کہا: وہ تو زمین کی چیچک ہے، یہ بات نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم تک پہنچی تو آپ نے فرمایا: کھمبی "منّ" میں سے ہے اور عجوہ کھجور جنت کا پھل ہے، اور اس میں زہر سے شفاء ہے۔[6]

5. حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں صفہ میں تھا کہ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ہماری طرف عجوہ کھجوریں بھیجیں۔ ہم بھوک کی وجہ سے دو دو کھجوریں اکٹھی کھانے لگے

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ شعبہ پیغاماتِ عطار المدینۃ العلمیہ (Islamic Research Center) کراچی

توہم میں سے کوئی بھی دو ملا تا تو اپنے ساتھیوں سے کہتا: میں بھی دو کھجوریں اٹھا کر کھا رہا ہوں تم بھی دو دو کھجوریں اُٹھا کر کھاؤ۔[7]

6 اُمُّ المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہُ عنہا سے روایت ہے کہ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: سات روز تک روزانہ سات عجوہ کھجوریں کھانا جُذام (یعنی کوڑھ) میں نفع دیتا ہے۔[8]

7 نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: عجوہ جنت کے میوہ میں سے ہے۔[9]

اس حدیثِ پاک کے معنیٰ یہ ہیں کہ عجوہ شکل وصورت اور نام میں جنت کے عجوہ سے مشابہت رکھتا ہے نہ کہ لذت اور ذائقہ میں کیونکہ جنت کا کھانا دنیا کے کھانے سے مشابہت نہیں رکھتا۔[10]

8 حضرت عامر بن سعد رضی اللہُ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: جو شخص صبح کے وقت سات عجوہ کھجوریں کھالے، تو اس دن کوئی زہر یا جادو اسے نقصان نہیں پہنچائے گا۔[11]
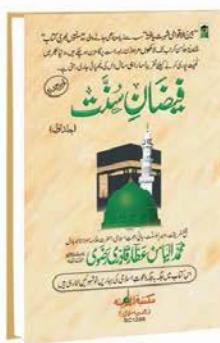
حدیثِ پاک کے نکات ۞ عجوہ کا رنگ سیاہ ہوتا ہے، ان پر کچھ دھاریاں قدرتی ہوتی ہیں۔ ۞ یہ حدیث بالکل ظاہری معنی پر ہے اور واقعی عجوہ کھجور میں یہ تاثیر ہے، کسی تاویل کی ضرورت نہیں مگر جب عجوہ مدینہ منورہ کا ہو۔[12]

9 حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا کہ مقام عالیہ کے عجوہ میں شفا ہے یا یہ فرمایا کہ صبح کے وقت اس کا استعمال تریاق ہے۔[13]

حدیثِ پاک کے نکات ۞ عالیہ اطراف مدینہ منورہ کا وہ حصہ ہے جو مسجد قبا شریف کی طرف ہے، چونکہ یہ زمین کسی قدر اونچی ہے اس لیے اسے عالیہ کہا جاتا ہے۔ ۞ اس کی حد کم از کم تین میل تک ہے اور زیادہ سے زیادہ آٹھ میل تک لمبی۔ ۞ یعنی مقام عالیہ کی عجوہ کھجوریں خصوصی طور پر دافع زہر ہیں اگرچہ اور طرف کی کھجوریں بھی تریاق ہیں مگر چاہئے یہ کہ سویرے تڑکے میں کھائی جائیں، یہ فرمان بالکل برحق ہے۔ جڑی بوٹیوں میں اللہ پاک نے مختلف اثرات رکھے ہیں ایسے ہی ان کھجوروں میں یہ اثر ہے۔[14]

عجوہ کے فوائد کھجوریں کئی قسم کی ہوتی ہیں، مگر ان میں عجوہ کھجور کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ عجوہ کھجور نہ صرف اپنے منفرد ذائقے اور رنگ کی وجہ سے معروف ہے بلکہ اس کے طبی فوائد بھی بے شمار ہیں، طبی ماہرین نے اس کھجور کے کئی طبی فوائد بیان کئے ہیں، آیئے! چند فوائد ملاحظہ کیجئے:

۞ عجوہ کھجور میں موجود پوٹاشیم اور مگنیشیم دل کی صحت کے لیے فائدہ مند ہیں۔ ۞ اس میں قدرتی شوگر (گلوکوز، فرکٹوز، اور سکروز) کی مقدار زیادہ ہوتی ہے، جو فوری توانائی فراہم کرتی ہے۔ ۞ عجوہ کھجور میں موجود فائبر ہاضمہ کے نظام کو بہتر بناتا ہے اور قبض سے نجات دینے میں مدد دیتا ہے۔ ۞ اس میں موجود آئرن خون کی کمی کو دور کرنے میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔ ۞ عجوہ کھجور میں وٹامن سی اور وٹامن اے جیسے اجزاء ہوتے ہیں جو جسم کی مدافعتی قوت کو بڑھاتے ہیں۔ ۞ اس میں موجود وٹامن ای جلد کی صحت کے لیے فائدہ مند ہیں۔ ۞ عجوہ کھجور بلڈ پریشر کو کنٹرول کرتا ہے۔ ۞ عجوہ میں اینٹی آکسیڈنٹس موجود ہوتے ہیں جو ہر قسم کے انفیکشن اور سوزش سے بچاتے ہیں۔[15]

نوٹ تمام غذائیں اور دوائیں اپنے طبیب (ڈاکٹر یا حکیم) کے مشورے سے ہی استعمال کیجئے۔

اس مضمون کی طبّی تفتیش مولانا حکیم سید سجاد عطاری مدنی نے فرمائی ہے۔

---

(1) مراٰۃ المناجیح، 6/23 (2) خزائن الادویہ، 3/415 (3) اخلاق النبی وآدابہ، ص120، حدیث:602 (4) ابوداؤد، 4/11، حدیث:3875 (5) ترمذی، 4/17، حدیث: 2073 (6) ابن ماجہ، 4/96، حدیث: 3455 (7) مستدرک، 5/164، حدیث:7214 (8) الکامل لابن عدی، 7/407 (9) الطب النبوی لابی نعیم، 2/733، حدیث: 844 (10) فیض القدیر، 4/495، تحت الحدیث: 5678 (11) بخاری، 3/540، حدیث:5445 (12) مراٰۃ المناجیح، 6/23 (13) مسلم، ص872، حدیث: 5341 (14) مراٰۃ المناجیح، 6/23 (15) مختلف ویب سائٹس سے ماخوذ۔

کتب کا تعارف

ایک مسلمان کے لئے سنت کی عظمت واہمیت اور ضرورت بالکل واضح ہے، قراٰنِ پاک کو سمجھنا ہو یا اس پر عمل کرنا ہو دونوں کے لئے سنت کا عِلم ضروری ہے اور اطاعتِ خدا و اتباعِ رسول کے لئے سنت بنیادی حیثیت رکھتی ہے۔ لاکھوں کی تعداد میں شائع ہونے والی "فیضانِ سنت" امیرِ اہلِ سنت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری دامت برکاتہم العالیہ کی وہ عظیمُ الشان کتاب ہے جس نے لاکھوں لوگوں کی زندگیوں میں انقلاب برپا کر دیا اور وہ سنتوں بھری زندگی گزارنے والے بن گئے۔

1585 صفحات پر مشتمل اس کتاب میں 122 آیاتِ قراٰنیہ، 555 احادیثِ مبارکہ، 868 شرعی و فقہی احکام، 1608 اقوالِ بزرگانِ دین، 166 وظائف، 1090 مدنی پھول، 342 طبی مدنی پھول اور 635 واقعات و حکایات مذکور ہیں۔

یہ کتاب چار ابواب پر مشتمل ہے:

1 فیضانِ بسمِ اللہ 2 آدابِ طعام 3 پیٹ کا قفلِ مدینہ 4 فیضانِ رمضان۔

پہلے باب میں بسمِ اللہ شریف کی برکات، بسم اللہ کب نہیں پڑھنی، کھانے پینے سے پہلے بسم اللہ پڑھنے کی اہمیت و فوائد، اس کے 19 حروف کی حکمتیں، مقدس تحریروں کا ادب، بسم اللہ سے متعلق انوکھی حکایات، اس کے 29 مدنی پھول اور 40 روحانی علاج بیان ہوئے ہیں۔

کتاب کے دوسرے باب "آدابِ طعام" میں کھانے کی اہمیت، حلال لقمے کی فضیلت، کھانے کی 43 نیتیں، کھانے کے وضو کے فوائد، مِل کر کھانے کی فضیلت، کھانا اور قناعت، کھانے میں شیطان کی شرکت و عمل دخل اور اُس سے حفاظت کا نسخہ، ہاتھ سے کھانے کے طبی فوائد اور سیدھے ہاتھ سے کھانے کی اہمیت، کھانے میں اسراف کی مذمت، روٹی کا ادب، انگلیاں اور برتن صاف کرنے کی سنت، تنگدستی کے 44 اسباب، کھانے کے بعد خِلال و مسواک کی اہمیت، مسواک کے متعلق 14 ہدایات، کھانے کی 25 سنتیں، کھانے کے آداب، مسائل، طریقوں اور دیگر متعلقات پر مشتمل 92 مدنی پھول، جنات اور اُن کی غذائیں اور اس کے بعد انوکھی، دلچسپ اور سبق آموز 99 حکایات درج ہیں جن میں ضمناً نعمت کی اقسام، بزرگوں کی کرامات، زکوٰۃ نہ دینے کے عذابات، دعوتِ اسلامی کے اولین مرکز، شراب کے نقصانات، عاشورا کے فضائل اور بدگمانی کی مذمت کا بیان ہے۔ پھر کھانے پینے کی مختلف چیزوں کے بارے میں سوالات اور اُن کے شرعی، اخلاقی اور طبی جوابات تحریر کئے گئے ہیں، آخر میں دعوتِ اسلامی کی مجلسِ شوریٰ کے پہلے نگرانِ محترم حاجی مشتاق عطّاری رحمۃ اللہ علیہ کا تذکرۂ خیر ہے۔

تیسرے باب "پیٹ کا قفلِ مدینہ" میں بھوک سے کم کھانے کی ترغیب، اختیاری بھوک کی تفصیل، بعض حضرات انبیائے کرام علیہم السّلام کی اختیاری بھوک شریف کا بیان، فاقے، بھوک اور کم کھانے کے فوائد و اہمیت، پیٹ بھرنے کی آفات، سلف صالحین کے مجاہدات، غذائیں اور کم کھانے کی حکایات اور کم کھانے اور اِس کی عادت بنانے کے طریقے مذکور ہیں اور اِس کے بعد موضوع سے متعلق 52 واقعات و حکایات تحریر ہیں۔

کتاب کے آخری باب "فیضانِ رمضان" میں مبارک مہینے رمضان شریف اور روزے کے فضائل و فوائد، رمضان کی عبادات اور ذکر کا ثواب، ماہِ مبارک میں گناہوں کی مذمت و عذاب، روزے کے شرعی احکام و مسائل، رمضان اور تلاوتِ قراٰن، تراویح اور اس میں ختمِ قراٰن، تراویح کے مسائل، شَبِ قدر کی برکات و اعمال، اعتکاف کی اہمیت، اس کے مسائل اور مسجد کے آداب و احکام، معتکف اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کے لئے ہدایات، عیدُ الفطر کی خوشیاں، اس سے جُڑی باتیں، یومِ عید کی سنتیں اور مستحبات و آداب، بزرگوں کی عید، صدقۂ فطر کی اہمیت اور مسائل، نفل روزوں کے فضائل اور آخر میں روزہ داروں کی 12 حکایات اور معتکفین کی 41 مدنی بہاریں شامل ہیں۔

(نوٹ: فیضانِ سنت کا یہ آخری باب "فیضانِ رمضان" اب مزید کثیر اضافوں کے ساتھ الگ شائع ہوتا ہے۔)

*فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، شعبہ تراجم، المدینۃ العلمیہ (Islamic Research Center)

آپ کے تأثرات (منتخب)

"ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے بارے میں تأثرات وتجاویز موصول ہوئیں، جن میں سے منتخب تأثرات کے اقتباسات پیش کئے جارہے ہیں۔

شخصیات کے تأثرات (اقتباسات)

1 قاری ابوفیضان محمد رمضان عطاری (خطیب مرکزی جامع مسجد انواری ممتاز آباد، ملتان، پنجاب): مَاشَآءَ اللّٰہ ماہنامہ فیضانِ مدینہ اپنی برکتیں لُٹا رہا ہے، اس میں "قرآنی تعلیمات" کے حوالے سے جو مضامین شامل کئے جارہے ہیں وہ بہت اچھے ہوتے ہیں، یہ مضامین خُطبا اور طلبہ کے لئے بہت فائدہ مند ہیں، مشورہ ہے کہ ماہنامہ فیضانِ مدینہ میں ایسے مضامین کا اضافہ کیا جائے۔ 2 غلام مرسلین عطّاری (امام فیضانِ مدینہ اڈیرو لال، ڈسٹرکٹ ٹنڈو الہ یار، سندھ): ماہنامہ فیضانِ مدینہ فرض علوم اور بہت ساری دلچسپ معلومات حاصل کرنے کا ایک بہترین ذریعہ ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ جب سے ماہنامہ فیضانِ مدینہ شائع ہوا ہے میں نے تمام کا مطالعہ کیا ہے، اس میں مولانا ابورجب محمد آصف عطاری مدنی کے مضامین اور "سفر نامہ" بہترین ہوتے ہیں۔

متفرق تأثرات وتجاویز (اقتباسات)

3 ماہنامہ فیضانِ مدینہ میں مجھے سلسلہ "مدنی مذاکرے کے سوال جواب" اور "اسلام کا نظام" بہت اچھے لگتے ہیں، اللہ پاک سے دعا ہے کہ ماہنامہ فیضانِ مدینہ ہر گھر کی زینت بنے، ہر بچہ اور بڑا اس کو باقاعدگی سے پڑھنے کا معمول بنائے، اٰمین۔ (محمد محبوب عطاری، جڑانوالہ، پنجاب) 4 مَاشَآءَ اللّٰہ ماہنامہ فیضانِ مدینہ سے بہت کچھ سیکھنے کو مل رہا ہے، خاص طور پر دارُ الافتاء اہلِ سنّت کے فتاویٰ جات سے بڑی معلومات حاصل ہوتی ہے۔ اور امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکَاتُہمُ العالیہ کے لئے دِل سے دُعا نکلتی ہے کہ انہوں نے ہمارے لئے علمِ دین سیکھنا آسان کردیا۔ (محمد آصف، میانوالی، پنجاب) 5 ماہنامہ فیضانِ مدینہ میں نے پڑھا تو مجھے بہت اچھا لگا اور میں نے تقریباً دو دن میں پورا ماہنامہ پڑھ لیا۔ (قیصر محمود، ہری پور، خیبر پختون خواہ) 6 مجھے "بچوں کا ماہنامہ فیضانِ مدینہ" بہت اچھا لگتا ہے۔ (حبیبہ عطاریہ، دارُالمدینہ فیصل آباد) 7 ماہنامہ فیضانِ مدینہ علمِ دین حاصل کرنے کا ایک بہترین ذریعہ ہے اور زبردست معلومات سے بھرپور ہے۔ (بنتِ حافظ ثناء اللہ، فیصل آباد) 8 ماہنامہ فیضانِ مدینہ ایک دلچسپ میگزین ہے، خاص طور پر خواتین کے متعلق بہت دلچسپ معلومات حاصل ہوتی ہیں۔ (اُمِّ مریم) 9 ماہنامہ فیضانِ مدینہ سے مختلف معلومات ایک ہی جگہ مل جاتی ہیں، جس سے بچے ہوں یا بڑے سبھی فائدہ اُٹھاتے اور اپنے شب وروز سنوارتے ہیں، اللہ پاک امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکَاتُہمُ العالیہ کے اس فیضان کو قائم ودائم رکھے، اٰمین۔ (اُمِّ خضر، کورنگی، کراچی) 10 ماہنامہ فیضانِ مدینہ پڑھ کر روحانی طور پر اپنے اندر تبدیلی محسوس ہوتی ہے اور معلومات میں بھی اضافہ ہوتا ہے۔ (اُمِّ اروٰی)

Feedback

اس ماہنامے میں آپ کو کیا اچھا لگا! کیا مزید اچھا چاہتے ہیں! اپنے تأثرات، تجاویز اور مشورے ماہنامہ فیضانِ مدینہ کے ای میل ایڈریس (mahnama@dawateislami.net) یا واٹس ایپ نمبر (+923012619734) پر بھیج دیجئے۔

منافقین اور قراٰنی مثالیں

فخر ایوب
(درجۂ ثالثہ ضیاء العلوم جامعہ شمسیہ رضویہ سلانوالی ضلع سرگودھا)

قراٰنِ مجید تمام بنی نوع انسان کے لئے ہدایت کا سرچشمہ ہے۔ یہ ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے اس کا ہر حکم حق اور علم و حکمت کا انمول موتی ہے۔ قراٰنِ کریم ایسی جامع کتاب ہے جو زندگی کے ہر شعبے میں راہنمائی کرتی ہے۔ ہر وہ شخص جس کے دل میں ہدایت کی طلب ہو اپنے فہم کے مطابق اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ قراٰنِ مجید نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر 23 سال کی مدت میں حالات و واقعات اور ضروریات کے پیشِ نظر نازل ہوا۔ ہجرتِ مدینہ کے بعد آپ علیہ السّلام کا سامنا منافقین سے ہوا جو اسلام کا لبادہ اوڑھ کر مسلمانوں میں انتشار پیدا کرتے تھے، اللہ پاک نے مختلف مقامات پر منافقین کی سازشوں کو بے نقاب کیا۔ آیئے! قراٰنِ کریم سے ملاحظہ کرتے ہیں کہ اللہ پاک نے منافقین کی منافقت، ان کے اعمال اور ان کے کردار کو کس طرح بیان فرمایا ہے:

1 منافقین کی مثال آگ روشن کرنے والے کی مثل ہے

اللہ پاک نے ارشاد فرمایا: ﴿مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِی اسْتَوْقَدَ نَارًاۚ فَلَمَّاۤ اَضَآءَتْ مَا حَوْلَهٗ ذَهَبَ اللّٰهُ بِنُوْرِهِمْ وَ تَرَكَهُمْ فِیْ ظُلُمٰتٍ لَّا یُبْصِرُوْنَ(۱۷) صُمٌّۢ بُكْمٌ عُمْیٌ فَهُمْ لَا یَرْجِعُوْنَ(۱۸)﴾

ترجَمۂ کنزُ العرفان: ان کی مثال اس شخص کی طرح ہے جس نے آگ روشن کی پھر جب اس آگ نے اس کے آس پاس کو روشن کر دیا تو اللہ ان کا نور لے گیا اور انہیں تاریکیوں میں چھوڑ دیا، انہیں کچھ دکھائی نہیں دے رہا۔ بہرے، گونگے، اندھے ہیں پس یہ لوٹ کر نہیں آئیں گے۔

(پ1، البقرۃ:17، 18)

یہ مثال ان منافقین کی ہے جنہوں نے ایمان کا اظہار کیا اور دل میں کفر رکھ کر اقرار کی روشنی کو ضائع کر دیا اور وہ بھی جو مومن ہونے کے بعد مرتد ہو گئے اور وہ بھی کہ جنہیں فطرتِ سلیمہ عطا ہوئی اور دلائل کی روشنی نے حق واضح کر دیا مگر انہوں نے فائدہ نہ اٹھایا اور گمراہی اختیار کی اور جب وہ حق سننے، ماننے، کہنے اور راہِ حق دیکھنے سے محروم ہوئے تو کان آنکھ زبان سب بیکار ہیں۔ (دیکھئے: خزائن العرفان، ص7)

2 منافق آسمانی بجلی کی چمک میں حیران مسافر کی مثل ہیں

﴿اَوْ كَصَیِّبٍ مِّنَ السَّمَآءِ فِیْهِ ظُلُمٰتٌ وَّ رَعْدٌ وَّ بَرْقٌۚ یَجْعَلُوْنَ اَصَابِعَهُمْ فِیْۤ اٰذَانِهِمْ مِّنَ الصَّوَاعِقِ حَذَرَ الْمَوْتِؕ

وَاللّٰهُ مُحِيْطٌۢ بِالْكٰفِرِيْنَ(۱۹) يَكَادُ الْبَرْقُ يَخْطَفُ اَبْصَارَهُمْ ؕ كُلَّمَاۤ اَضَآءَ لَهُمْ مَّشَوْا فِيْهِ ۙۗ وَاِذَاۤ اَظْلَمَ عَلَيْهِمْ قَامُوْا ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَذَهَبَ بِسَمْعِهِمْ وَاَبْصَارِهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ(۲۰)﴾ ترجمۂ کنز العرفان: یا(ان کی مثال) آسمان سے اترنے والی بارش کی طرح ہے جس میں تاریکیاں اور گرج اور چمک ہے۔ یہ زور دار کڑک کی وجہ سے موت کے ڈر سے اپنے کانوں میں انگلیاں ٹھونس رہے ہیں حالانکہ اللہ کافروں کو گھیرے ہوئے ہے۔ بجلی یوں معلوم ہوتی ہے کہ ان کی نگاہیں اچک کرلے جائے گی۔ (حالت یہ کہ) جب کچھ روشنی ہوئی تو اس میں چلنے لگے اور جب ان پر اندھیرا چھا گیا تو کھڑے رہ گئے اور اگر اللہ چاہتا تو ان کے کان اور آنکھیں سلب کرلیتا۔ بیشک اللہ ہر شے پر قادر ہے۔

(پ1، البقرۃ:19، 20)

یہ دوسری مثال بیان کی گئی ہے اور یہ ان منافقین کا حال ہے جو دل سے اسلام قبول کرنے اور نہ کرنے میں متردّد رہتے تھے ان کے بارے میں فرمایا کہ جس طرح اندھیری رات اور بادل و بارش کی تاریکیوں میں مسافر متحیر ہوتا ہے، جب بجلی چمکتی ہے تو کچھ چل لیتا ہے جب اندھیرا ہوتا ہے تو کھڑا رہ جاتا ہے اسی طرح اسلام کے غلبہ اور معجزات کی روشنی اور آرام کے وقت منافق اسلام کی طرف راغب ہوتے ہیں اور جب کوئی مشقت پیش آتی ہے تو کفر کی تاریکی میں کھڑے رہ جاتے ہیں اور اسلام سے ہٹنے لگتے ہیں اور یہی مقام اپنے اور بیگانے، مخلص اور منافق کے پہچان کا ہوتا ہے۔ منافقوں کی اسی طرح کی حالت سورۂ نور آیت نمبر 48 اور 49 میں بھی بیان کی گئی ہے۔ (صراط الجنان، 1/ 83، 84)

3 منافقین خشک اور بے کار لکڑی کی مثل ہیں

اللہ تبارک و تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ﴿وَاِذَا رَاَيْتَهُمْ تُعْجِبُكَ اَجْسَامُهُمْ ؕ وَاِنْ يَّقُوْلُوْا تَسْمَعْ لِقَوْلِهِمْ ؕ كَاَنَّهُمْ خُشُبٌ مُّسَنَّدَةٌ ؕ يَحْسَبُوْنَ كُلَّ صَيْحَةٍ عَلَيْهِمْ ؕ هُمُ الْعَدُوُّ فَاحْذَرْهُمْ ؕ قٰتَلَهُمُ اللّٰهُ ۫ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ(۴)﴾ ترجمۂ کنز العرفان: اور جب تم انہیں دیکھتے ہو تو ان کے جسم تجھے اچھے لگتے ہیں اور اگر وہ بات کریں تو تم ان کی بات غور سے سنو گے (حقیقتاً وہ ایسے ہیں) جیسے وہ دیوار کے سہارے کھڑی کی ہوئی لکڑیاں ہیں، وہ ہر بلند ہونے والی آواز کو اپنے خلاف ہی سمجھ لیتے ہیں، وہی دشمن ہیں تو ان سے محتاط رہو، اللہ انہیں مارے، یہ کہاں اوندھے جاتے ہیں؟

(پ28، المنٰفقون:4)

قراٰنِ کریم نے منافقین کو "خُشُبٌ مُّسَنَّدَةٌ" سے تشبیہ دے کر ان کی لغویت کو عیاں کر دیا خشب کا معنی لکڑی ہے جبکہ مسندہ کا معنی جسے دیوار کے ساتھ کھڑا کر دیا گیا ہو جب تک لکڑی کار آمد ہوتی ہے اس سے شہتیر، کڑی یا کواڑ وغیرہ بنائے جاتے ہیں صرف بے کار لکڑی کو دیوار کے ساتھ کھڑا کر دیا جاتا ہے زیادہ سے زیادہ آگ جلانے کے کام آسکتی ہیں۔

مذکورہ بالا آیات میں اللہ پاک نے منافقین کی حقیقت کو عیاں فرمایا ہے مختلف مثالوں سے اور ان کے اعمال بھی کفار کے اعمال کی طرح بے وقعت ہیں کیونکہ جب کوئی منافق مرتا ہے تو اس کے ساتھ کافر والا معاملہ ہی پیش آتا ہے۔

اللہ پاک ہمیں منافقوں جیسے اعمال سے بچنے اور قراٰنِ کریم پڑھ کر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النّبیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا کلمہ ”اَبْشِرْ / اَبْشِرُوا“ سے بشارت دینا

محمد ابو بکر نقشبندی عطاری

(درجۂ سابعہ جامعۃُ المدینہ فیضانِ فاروقِ اعظم سادھوکی لاہور)

اللہ ربُّ العزت نے اپنے حبیبِ مکرّم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو دو جہاں کا مالک و مختار بنایا۔ اور نبیِّ کریم علیہ السّلام نے اپنے اس اختیار کو اپنی آل و اصحاب اور امتیوں پر شفقت کرتے ہوئے استعمال فرمایا چنانچہ ہمیں کتبِ احادیث میں متعدد مقامات پر ”اَبْشِرْ/اَبْشِرُوا“ وغیرہ جیسے الفاظ نظر آتے ہیں جن کے ذریعے حضور علیہ السّلام نے اپنے امتیوں کو خوشخبریاں سنائی ہیں، چنانچہ ذیل میں ایسی ہی چند احادیث نقل کی گئی ہیں آپ بھی پڑھئے:

1 جنت میں داخلہ اللہ پاک کا فضل ہے

نبیِّ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: سَدِّدُوا وَقَارِبُوا وَاَبْشِرُوا فَاِنَّهٗ لَا يُدْخِلُ اَحَدًا الْجَنَّةَ عَمَلُهٗ یعنی سیدھے راستے پر چلو، قربِ الٰہی حاصل کرو اور خوشخبری لو کیونکہ کوئی بھی شخص اپنے عمل کے سبب جنت میں داخل نہیں ہو گا۔

(بخاری، 4/238، حدیث:6467)

2 دو نوروں کی بشارت

حضرت سیدنا جبرائیل علیہ السّلام سرکارِ دو عالَم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ آسمان کے ایک خاص دروازے سے ایک خاص فرشتہ نبیِّ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کیا: اَبْشِرْ بِنُوْرَيْنِ اُوْتِيْتَهُمَا لَمْ يُؤْتَهُمَا نَبِيٌّ قَبْلَكَ فَاتِحَةُ الْكِتَابِ وَخَوَاتِيْمُ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ لَنْ تَقْرَاَ بِحَرْفٍ مِنْهُمَا اِلَّا اُعْطِيْتَهٗ یعنی یارسولَ اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! آپ کو دو نوروں کی خوشخبری ہو، آپ سے پہلے کسی نبی علیہ السّلام کو یہ دو نور عطا نہیں کئے گئے، ان میں سے ایک نور سورۂ فاتحہ ہے اور دوسرا سورۂ بقرہ کی آخری آیات ہیں، جو شخص ان (سورۂ فاتحہ اور سورۂ بقرہ کی آخری آیات) کی تلاوت کرے، اسے ہر ہر حرف پر خصوصی ثواب عطا کیا جائے گا۔ (مسلم، ص314، حدیث:806)

3 فقرا، مالداروں سے بہتر ہیں

اللہ پاک کے آخری نبی رسولِ عربی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم اصحابِ صفہ کے پاس تشریف لائے (ان میں سے ایک جماعت فقرا مہاجرین میں سے تھی) اور فرمایا: اَبْشِرُوا يَا مَعْشَرَ صَعَالِيكِ الْمُهَاجِرِينَ بِالنُّوْرِ التَّامِّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ قَبْلَ اَغْنِيَاءِ النَّاسِ بِنِصْفِ يَوْمٍ وَذَاكَ خَمْسُ مِائَةِ سَنَةٍ یعنی اے فقرا مہاجرین کی جماعت! تمہیں قیامت کے دن کے مکمل نور کی خوشخبری ہو کہ تم جنت میں مالداروں سے آدھا دن پہلے جاؤ گے اور یہ آدھا دن پانچ سو سال کی مدت ہے۔

(ابوداؤد، 3/452، حدیث:3666)

اللہ پاک کی بارگاہ میں دعا ہے کہ ربِّ ذوالجلال ہمیں بھی ان بشارتوں کا مستحق بننے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

راستے کے حقوق

راشد علی عطّاری

(درجۂ خامسہ جامعۃُ المدینہ فیضانِ مشتاق، شاہ عالم مارکیٹ لاہور)

دینِ اسلام نے جہاں زندگی کے دیگر شعبہ جات میں ہماری راہنمائی فرمائی ہے وہاں راستوں کے حقوق کے متعلق بھی ہمیں کافی درس دیا ہے۔ یہاں راستے سے مسلمانوں کا

راستہ مراد ہے یعنی جس راستے سے مسلمان گزرتے ہوں وہاں سے تکلیف دہ چیز دُور کر دینا ثواب ہے۔

آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: راستوں میں بیٹھنے سے بچو! صحابہ نے عرض کی: (بسا اوقات) ہمیں وہاں بات چیت کرنے کے لئے بیٹھنا پڑ جاتا ہے۔ ارشاد فرمایا: اگر بیٹھنا ہی ہے تو پھر راستے کا حق ادا کرو۔ عرض کی: یارسولَ اللہ! راستے کا حق کیا ہے؟ فرمایا: نگاہیں نیچی رکھنا، تکلیف دہ چیز کو ہٹانا، سلام کا جواب دینا، نیکی کا حکم دینا اور بُرائی سے منع کرنا۔ (بخاری، 4/165، حدیث:6229)

آیئے! راستے کے بعض حقوق کا مطالعہ کرکے عمل کیجئے اور دنیا و آخرت میں کامیابی حاصل کیجئے۔

1 تکلیف دہ چیز کو ہٹانا

اگر راستے میں کوئی ایسی چیز ہو جو گزرنے والوں کو تکلیف دے تو اس کو ہٹا دینا چاہئے جیسا کہ فرمانِ مصطفےٰ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: راستے سے تکلیف دہ چیز ہٹا دینا صدقہ ہے۔ (بخاری، 2/306، حدیث:2989)

2 راستے تنگ نہ کرنا

گھر کے آگے چبوترہ یا گٹر بنا کر گلی تنگ کر دینا، گاڑی غلط پارکنگ کر کے لوگوں کو پریشان کرنا یہ مسلمان کی شایانِ شان نہیں ہے۔ جیسا کہ حدیث میں ہے: حضرت سہل بن معاذ رضی اللہُ عنہ کا بیان ہے، میرے والدِ گرامی فرماتے ہیں کہ ہم آخری نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ساتھ جہاد میں گئے تو لوگوں نے منزلیں تنگ کر دیں اور راستہ روک لیا۔ اس پر حضور علیہ السّلام نے ایک آدمی کو بھیجا کہ وہ یہ اعلان کرے: بے شک جو منزلیں تنگ کرے یا راستہ روکے تو اس کا کچھ جہاد نہیں۔ (ابوداؤد، 3/58، حدیث:2629)

3 راستے میں قضائے حاجت سے پرہیز کرنا

ایسا راستہ جہاں سے عموماً مسلمان گزرتے ہوں یا سایہ جہاں آرام کے لئے بیٹھتے ہوں وہاں پر قضائے حاجت سے پرہیز کرنا چاہئے کیونکہ اس سے مسلمانوں کو تکلیف ہوتی ہے۔ جیسا کہ نبی اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ہماری تربیت کرتے ہوئے فرمایا: تین چیزیں جو سببِ لعنت ہیں، ان سے بچو: گھاٹ پر، بیچ راستہ پر اور درخت کے سایہ میں پیشاب کرنا۔ (ابوداؤد، 1/43، حدیث:26)

4 عام راستے کی طرف بیتُ الخلاء یا پرنالہ نکالنا

عام راستے کی طرف بیتُ الخلاء یا پرنالہ یا برج یا شہتیر یا دکان وغیرہ نکالنا جائز ہے بشرطیکہ اس سے عوام کو کوئی ضرر نہ ہو اور گزرنے والوں میں سے کوئی مانع نہ ہو اور اگر کسی کو کوئی تکلیف ہو یا کوئی معترض ہو تو ناجائز ہے۔

(بہار شریعت، 3/871)

5 راستے پر خرید و فروخت کرنا

جو شخص راستے پر خرید و فروخت کرتا ہے اگر راستہ کشادہ ہے کہ اس کے بیٹھنے پر لوگوں کو تنگی نہیں ہوتی تو حرج نہیں اور اگر گزرنے والوں کو اس کی وجہ سے تکلیف ہو جائے تو اس سے سودا نہیں خریدنا چاہئے کہ گناہ پر مدد دینا ہے کیونکہ جب کوئی خریدے گا نہیں تو وہ بیٹھے گا کیوں۔

(دیکھئے: فتاویٰ ہندیہ، 3/210)

اللہ پاک ہمیں دینِ اسلام کی پیروی کرتے ہوئے راستے کے حقوق پورے کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النّبیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

تحریری مقابلہ کے لئے موصول 169 مضامین کے مؤلفین

لاہور: محمد ثقلین امین، اوصاف رضا، علی حیدر عطّاری، حافظ محمد احمد عطّاری، راشد علی عطّاری، مسعود احمد، حافظ محمد حماس، علی رضا، محمد عبد اللہ چشتی، محمد تیمور عطّاری، احسن علی، احمد افتخار عطّاری، احمد بٹ، احمد رضا بن شاہ نواز، احمد رضا عطّاری، احمد صدیقی، احمد محسنی، احمد حسن صدیق، احمد رضا، احمد رضا جاوید، ارسلان حسن عطّاری، اسد اللہ عطّاری، اسید رضا، اعظم غنی، انیس عطّاری، آصف شوکت علی، برہان دانش، بلال اسلم عطّاری، جنید یونس، حاجی محمد فیضان، حافظ حسان فرید، حافظ خرم شہزاد، حافظ سلیمان عطّاری، حافظ محمد حماد رضا قادری، حافظ محمد عمر نقشبندی، حافظ معراج محمد، حسنین امداد، حمن الیاس، خیال محمد، دانش علی، ذوالفقار یوسف، رضوان علی قادری، رضوان عطّاری، رمیض رضا، زبیر یونس، زین العابدین، احمد رضا عطّاری، سرفراز عطّاری، سلمان علی، سید باسط علی، سید احمد رضا، سید نگاہ علی کاظمی، شاہ زیب، ضیاء المصطفٰے، عامر فرید عطّاری، عبد الرحمٰن امجد عطّاری، عبد النبی شاہ، عبد الوہاب عطّاری، عبد الحنان، عبد السبحان امتیاز، عبید رضا عطّاری، علی احمد، علی اکبر مہروی، علی حسن بن خالد محمود، علی حسن عطّاری، علی حسنین، علی حسنین ارشد، علی رضا، علی شان عثمان، فیضان علی، قاری احمد رضا قادری، کاشف عطّاری، کلیم اللہ چشتی عطّاری، گل محمد عطّاری، مبشر عبد الرزاق، مبین ارشد، محمد ابو بکر نقشبندی عطّاری، محمد احمد، محمد احمد رضا عطّاری، محمد اسامہ عطّاری، محمد اسجد نوید، محمد اکرام طفیل عطّاری، محمد اورنگزیب عطّاری، محمد اویس مدنی، محمد آصف، محمد بلال احمد، محمد بلال منظور، محمد جمشید عطّاری، محمد جمیل عطّاری، محمد جنید، محمد جنید جاوید، محمد حسین حیدر، محمد رضا، محمد رضا عطّاری، محمد ریحان، محمد زین، محمد زین عطّاری، محمد سلمان الحنفی، محمد شاہ زیب سلیم عطّاری، محمد شرافت امین قادری عطّاری، محمد شعبان، محمد شہباز عطّاری، عارش رضا قادری، محمد عاصم اقبال عطّاری، محمد عاطف عطّاری، محمد عامر یعقوب، محمد عثمان، محمد عدنان حسین عطّاری، محمد عدیل عطّاری، محمد عدیل عطّاری بن محمد، محمد عرفان، محمد عرفان بن فیروز عالم، محمد علی رضا قادری، محمد عمر رضا، محمد فخر الحبیب، محمد فراز احمد، محمد فیصل رضوی، محمد فیضان چشتی صابری، محمد فیضان خان، محمد قاسم سلیم عطّاری، محمد قمر شہزاد عطّاری، محمد مبشر، محمد مبین علی، محمد مجاہد رضا قادری، محمد مدثر رضوی عطّاری، محمد مسلم عطّاری، محمد منصور رضا عطّاری، محمد نجف عطّاری، محمد ولی حیدر قادری، مدثر علی، مزمل حسن خان، ملک وسیم امین، سید علی شاہ، محمد عمر فاروق عطّاری، وارث علی عطّاری۔ **مصطفٰے آباد:** عبد المجید عطّاری، بلال غلام نبی، حافظ اعجاز احمد عطّاری، حافظ محمد ماجد رضا عطّاری، رضوان جامی، سکندر علی عطّاری، عبد العلی مدنی، علی اصغر، علی حیدر عطّاری، عمیر ریاض، محمد اسد رشید، محمد بلال ایوب، محمد شایان نوید، محمد عبد اللہ حسین۔ **کراچی:** غلام نبی عطّاری، غلام مصطفٰے۔ **متفرق شہر:** فخر ایوب (جامعہ شمسیہ سرگودھا)، محمد امجد عطّاری (راولپنڈی)، عبید رضا عطّاری (سرائے عالمگیر)، محمد شہریار ظفر عطّاری (میانہ موہڑہ گوجر خان)۔

تحریری مقابلہ عنوانات برائے جولائی 2025ء

صرف اسلامی بھائیوں کے لئے (مقابلہ نمبر: 65)

01 رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا آمدِ جبریل کے مقاصد بیان فرمانا

02 بخل اور قرآنی مثالیں

03 مادرِ علمی کے حقوق

+923012619734

صرف اسلامی بہنوں کے لئے (مقابلہ نمبر: 37)

01 حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی حضرت عائشہ صدیقہ سے محبت

02 طلاق کے خاندان پر اثرات

03 خود غرضی

+923486422931

مضمون بھیجنے کی آخری تاریخ: 20 اپریل 2025ء

واش روم کی احتیاطیں

مولانا محمد جاوید عطاری مدنی*

اللہ پاک کے پیارے اور آخری نبی محمد عربی صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم نے فرمایا:

اِنَّمَا اَنَا لَکُمْ مِثْلُ الْوَالِدِ اُعَلِّمُکُمْ اِذَا ذَھَبَ اَحَدُکُمْ اِلَی الْخَلَاءِ، فَلَا یَسْتَقْبِلِ الْقِبْلَۃَ وَلَا یَسْتَدْبِرْھَا، وَلَا یَسْتَنْجِ بِیَمِیْنِہٖ

یعنی میں تمہارے لئے والد کی حیثیت رکھتا ہوں، تمہیں سکھاتا ہوں کہ جب بیت الخلاء (یعنی واش روم) جاؤ تو قبلہ کی طرف نہ منہ کرو اور نہ ہی پیٹھ اور نہ ہی سیدھے ہاتھ سے استنجا کرو۔[1]

پیارے بچو! حضور نبیِّ رحمت صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم ہمارے لئے ایک باپ کی طرح ہیں کہ جس طرح والد اپنے بچوں کی ہر حوالے سے تربیت کرتا ہے، انہیں رہن سہن کے طور طریقے بتاتا ہے، اسی طرح بلکہ اس سے بھی بڑھ کر نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم ہمیں دین و دنیا کی باتیں سکھاتے ہیں۔

نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم نے ہمیں قراٰن، نماز، وضو، صفائی ستھرائی، والدین کی عزّت، بڑوں کا ادب و احترام سکھایا اور ہماری ہر طرح سے تربیت فرمائی ہے، یہاں تک کہ استنجا کی احتیاطیں بھی سکھائی ہیں۔ پیارے نبی صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کے اس فرمان سے ہمیں سیکھنے کو ملتا ہے کہ

❁ جب واش روم جائیں تو استنجا کرتے وقت اور اسی طرح کپڑے وغیرہ تبدیل کرتے اور نہاتے وقت اس بات کا لازمی خیال رکھیں کہ خانہ کعبہ کی طرف منہ یا پیٹھ ہرگز نہ ہو۔

❁ اپنے گھر کے علاوہ بھی کہیں جائیں تو خانہ کعبہ کی سمت کا معلوم کرلیں اور استنجا وغیرہ کرتے وقت خیال رکھیں۔

❁ استنجا کرنے کے لئے سیدھا ہاتھ استعمال نہ کریں۔

❁ واش روم جانے کی دعا بھی یاد کریں اور واش جانے سے پہلے پڑھیں: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ یعنی یااللہ! میں ناپاک جنّوں (نر ومادہ) سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔[2]

❁ اور جب باہر آجائیں تو یہ دعا پڑھیں: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَذْھَبَ عَنِّی الْاَذٰی وَعَافَانِیْ یعنی سب خوبیاں اللہ کے لئے ہیں جس نے مجھ سے تکلیف دہ چیز کو دور کیا اور مجھے راحت بخشی۔[3]

❁ یاد رہے یہ دعائیں واش روم سے باہر پڑھنی ہیں، اندر جاکر اس طرح کی کوئی دعا یا مقدس کلمات ہرگز نہ پڑھیں۔

اللہ پاک ہمیں احادیث مبارکہ پڑھ کر، سمجھ کر، عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم

(1) نسائی، ص15، حدیث:40 (2) بخاری، 1/83، حدیث:142 (3) ابن ماجہ، 1/193، حدیث:301۔

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضانِ مدینہ کراچی

آخری نبی کا پیارا معجزہ

دانت سلامت رہے

مولانا سید عمران اختر عطاری مدنی*

حضرت بُجَیر بن بَجْرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں اس لشکر میں تھا جس پر پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو لیڈر بنا کر دُومَۃُ الجَنْدَل[1] کے عیسائی حکمران اُکَیدِر بن عبد الملک کی گرفتاری کے لئے روانہ کیا تھا اور ساتھ ہی ساتھ یہ بھی فرما دیا تھا کہ اُکیدر کے مقابلے میں کامیابی حاصل ہو تو اسے قتل مت کرنا بلکہ میرے سامنے پیش کرنا، یہ کوئی میدانی مقابلہ تو تھا نہیں جہاں سَیْفُ الله حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ جیسے ماہر سپہ سالار نے اپنی تلوار اور جنگی تدبیر کے جوہر دکھانے تھے بلکہ بڑے شہر کے بیچوں بیچ سے وہاں کے بادشاہ کو اس کے محل سے گرفتار کرنا تھا جو آسان کام نہیں کچھ اسی طرح کی تشویش حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو ہوئی تو انہوں نے پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کے سامنے اس تشویش کا اظہار کیا، غیبوں پر خبردار، دو عالَم کے مالک و مختار صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم نے یہ فرما کر ان کی الجھن دور کر دی کہ تم اسے گائے کا شکار کرتے پاؤ گے تو اسے پکڑ لینا، چنانچہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ چل دیئے اور وہاں پہنچ کر اُکیدر کے قلعے پر نظر رکھنے لگے، وہ چاندنی رات تھی، قلعہ تک کا سارا منظر صاف دکھائی دے رہا تھا، خدا کی قدرت دیکھئے کہ اچانک ایک گائے کہیں سے آ پہنچی اور قلعہ کے دروازے سے اپنے سینگ رگڑنے لگی، اس وقت اکیدر اپنی زوجہ کے ساتھ قلعہ کی فصیل پر موجود تھا اس کی زوجہ نے اوپر سے گائے کو دیکھ لیا اور اُکیدر کو بتا دیا، وہ اپنے بھائی حسان اور غلاموں کے ساتھ فوری طور پر گائے کا شکار کرنے کے لئے باہر آ گیا، حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ تو پہلے ہی اس وقت کی تاک میں تھے، چنانچہ آپ نے اپنے لشکر کے ساتھ فوراً انہیں گھیر لیا، اُس کا بھائی آپ رضی اللہ عنہ کے کام میں رکاوٹ بنا اور مقابلہ کرنے لگا تو مارا گیا، البتہ اُکیدر کو نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کے حکم کے مطابق زندہ پکڑ کر بارگاہِ رسالت میں پیش کیا گیا، حضرت بجیر بن بجرہ رضی اللہ عنہ کو اس رات بڑی حیرت ہوئی تھی کہ کس طرح نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کی بات حرف بہ حرف پوری ہوئی کہ اچانک محل کے پاس گائے آ نکلی اور پھر اس کے شکار کے لئے اُکیدر کو باہر آنا پڑا چنانچہ جب نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہ وسلَّم کے پاس پہنچے تو حضرت بجیر بن بجرہ رضی اللہ عنہ نے تعریف میں یہ شعر پیش کیا:

تَبَارَكَ سَائِقُ الْبَقَرَاتِ اِنِّیْ
رَاَیْتُ اللهَ یَهْدِیْ کُلَّ هَادٍ

[1] دومۃ الجندل مدینہ منورہ سے تقریباً 800 کلو میٹر کی دوری پر شام کے قریب واقع ہے۔

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، ماہنامہ فیضانِ مدینہ کراچی

فَمَنْ يَكُ عَائِدًا عَنْ ذِیْ تَبُوْك

فَاِنَّا قَدْ اُمِرْنَا بِالْجِهَاد

ترجمہ: اللہ پاک بابرکت ہے جو گایوں کو چلانے والا ہے، میں نے دیکھا ہے کہ اللہ پاک ہدایت دینے والوں کی راہنمائی فرماتا ہے۔(یعنی چونکہ آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم لوگوں کی ہدایت فرماتے ہیں تو اللہ پاک غیبی باتیں بتاکر آپ کی راہنمائی فرماتا ہے)

جب ہمیں جہاد کا حکم مل گیا تو بھلا کون تبوک سے واپس جا سکتا ہے۔

نبیِّ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے (اشعار سے خوش ہو کر) فرمایا: لَا يَفْضُضِ اللهُ فَاكَ یعنی اللہ پاک تمہارے دانت سلامت رکھے، دعائے نبوی کی معجزانہ شان دیکھئے کہ عمر کے نوے سال گزرنے کے باوجود ان کی کوئی داڑھ یا دانت گرنا تو دور کی بات ہلا بھی نہیں۔[1]

اسی طرح کا معاملہ ایک اور صحابی حضرت نابغہ جَعْدی رضی اللہُ عنہ کے ساتھ بھی پیش آیا، انہوں نے حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی بارگاہ میں نعتِ مصطفےٰ پر مشتمل اشعار سُنائے تو حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اشعار کی تعریف فرماتے ہوئے انہیں بھی دانتوں کے سلامت رہنے کی دعا دی چنانچہ انہیں بھی دعائے نبوی کی برکتوں سے خوب حصہ ملا، راوی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت نابغہ جعدی رضی اللہُ عنہ کو دیکھا کہ ان کے دانت تمام لوگوں میں خوبصورت ترین تھے، اگر ان کا کوئی دانت گر بھی جاتا تو اس کی جگہ دوسرا نکل آتا تھا حالانکہ ان کی عمر اچھی خاصی تھی۔ ایک روایت میں ہے دعائے نبوی کی برکت سے حضرت نابغہ ایک سو بیس سال تک زندہ رہے مگر نہ کوئی دانت گرا اور نہ ہلا، ان کے دانت برف کے اولوں کی مانند روشن و چمکدار تھے۔[2]

ان واقعات میں حضرت بُجَیر بن بَجْرہ اور حضرت نابغہ رضی اللہُ عنہما کے دانتوں کا بڑھاپے میں بھی مضبوط و برقرار رہنا حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا حیرت انگیز معجزہ ہے، اتنی عمر میں عموماً دانت گر ہی جاتے ہیں اور اگر کچھ باقی بھی رہیں تو بہت کمزور اور میلے کچیلے ہوتے ہیں لہٰذا 90 بلکہ 120 سال کی عمر میں بھی تمام دانتوں کا مضبوط، خوبصورت اور چمک دار رہنا واقعی حیرتناک ہے۔ معجزۂ نبوی والے ان واقعات میں چند باتیں سبق آموز ہیں:

- بزرگ اگر کسی کام کا کہیں تو اگرچہ وہ کام مشکل ہو مگر سعادت سمجھ کر جی جان سے قبول کرنا چاہئے۔
- مشکلوں سے گھبرا جانا بزدلی جبکہ مشکلوں کا سامنا کرنا بہادری ہے۔
- کسی کی طرف سے دیئے جانے والے کسی اہم کام کی ذمہ داری قبول کرتے وقت اس کام میں کوئی مشکل یا اُلجھن محسوس ہو تو اسی وقت کام سونپنے والے سے اپنی اُلجھن بیان کر دینی چاہئے تاکہ وہ اُلجھن دور کر دے یا کام کسی اور کو سونپنا چاہے تو اسے سونپ دے۔
- جب بھی کسی کا کوئی کام اپنے ذمہ لیں تو کام دینے والے کی خصوصی ہدایات و تجاویز اور اس کی مرضی کے مطابق ہی کام پورا کریں۔
- حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی تعریف و نعت پڑھنا صحابۂ کرام کا معمول رہا ہے۔
- کسی کی اچھی بات کی تعریف اور حوصلہ افزائی کرنا ادائے مصطفےٰ ہے۔
- اگر کوئی ہماری جائز تعریف کرے تو ہمیں شکریہ کے طور پر اسے دُعا دینی چاہئے۔

اللہ پاک کی عطا سے ہمارے پیارے آقا صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم علمِ غیب جانتے ہیں۔

---

(1) دیکھئے: سیرت سید الانبیاء، ص 160، 219-تاریخ ابن عساکر، 9 / 202، 203-اسد الغابہ، 1 / 246 (2) دیکھئے: الاصابہ فی تمییز الصحابہ، 6 / 311، 312، الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب، 4 / 79۔

عید کے اخروٹ

مولانا حیدر علی مدنی*

آج اسکول میں بچوں کا آخری دن تھا کیونکہ کل سے عید الفطر کی چھٹیاں شروع ہونے والی تھیں، اسی لئے معمول کے خلاف آج بچوں کے چہروں پر صبح صبح اسکول آنے کی پریشانی کے بجائے خوشی و مسرت چمک رہی تھی، سر بلال اپنا پہلا پیریڈ لینے کے لئے کلاس روم میں داخل ہوئے تو سبھی بچوں نے جوش و خروش سے استقبال کرتے ہوئے سلام کیا۔ درود شریف پڑھنے کے بعد سبھی بچے بیٹھ گئے تو معاویہ رضا کھڑے ہو کر بولے: سر جی! بچے کہہ رہے ہیں آج اسکول میں آخری دن ہے تو Lesson revision کے بجائے ہمیں اچھی باتیں بتادیں۔

اچھا یعنی سبق میں اچھی باتیں نہیں ہوتیں؟ سر بلال نے مسکراتے ہوئے کہا تو معاویہ جھینپ کر بولے: نہیں سر! ہمارا مطلب تھا سبق کے علاوہ کچھ اور اچھی باتیں۔

سر بلال: ٹھیک ٹھیک میں سمجھ گیا تھا، عید کی تیاریاں کیسی ہیں آپ بچوں کی؟ کیا کیا گولز بنا رکھے ہیں آپ نے عید کے حوالے سے؟

اسید رضا: سر میرے تو کپڑے ابھی تک ٹیلر شاپ سے سلائی ہو کر نہیں آئے۔

ریحان: سر! اسی لئے میرے امی ابو نے ریڈی میڈ شلوار کرتا لیا ہے میرے لئے۔

نعمان: سر جی! ہم نے تو عید کے پہلے دن نانی اماں کے گھر جانا ہوتا ہے، اس بار بھی اسی کی تیاری ہو چکی ہے۔

سر بلال: ماشاء اللہ بچو! آپ تو ساری تیاریاں کئے بیٹھے ہیں بہت اچھی بات ہے، آپ کو پتا ہے دنیا میں ہر مذہب سے تعلق رکھنے والے اپنی خوشیوں کی تقریبات مختلف انداز سے مناتے ہیں لیکن اسلام نے جو ہمیں خوشی منانے کا سالانہ موقع دیا ہے وہ اس لحاظ سے منفرد ہے کہ اس میں نہ صرف خوشیاں منانے کا پیغام ہے بلکہ خوشیاں بانٹنے کا بھی پیغام ہے جبکہ میں دیکھ رہا ہوں آپ بچوں کی عید کی تیاری میں خوشیاں منانا تو شامل ہے لیکن خوشیاں بانٹنے کی طرف دھیان ہی نہیں ہے۔

معاویہ رضا: سر ہم خوشیاں کیسے بانٹ سکتے ہیں؟

سر بلال: ارے بھئی! خوشیاں بانٹنا کون سا مشکل ہے، عید کی سویاں پڑوسیوں کی طرف بھیج دیں، کسی ضرورت مند کی

*مدرس جامعۃ المدینہ، فیضانِ آن لائن اکیڈمی

مدد کر دیں، آئیں آپ کو ایک بہت بڑے بزرگ کا واقعہ سناتا ہوں: حضرت سَری سَقطی رحمۃ اللہ علیہ دوسری صدی ہجری کے عظیم بزرگ تھے آپ نمازِ عید کے بعد واپس لوٹ رہے تھے تو ایک بزرگ کو دیکھا جو روتے ہوئے بچے کا ہاتھ تھامے کھڑے تھے، حضرت سری سقطی نے ان سے بچے کے رونے کی وجہ پوچھی تو بزرگ کہنے لگے: میں نے چند بچوں کو کھیلتے ہوئے دیکھا لیکن یہ بچہ ایک طرف کھڑا ہوا تھا۔ ان بچوں کے ساتھ نہ کھیلنے کی وجہ سے اس کا دل ٹوٹ گیا ہے۔ میں نے بچے سے پوچھا تو اس نے بتایا: میں یتیم ہوں، میرا اباپ انتقال کر گیا ہے، میرا کوئی سہارا نہیں اور میرے پاس کچھ رقم بھی نہیں کہ میں اَخروٹ خرید کر اِن بچوں کے ساتھ کھیل سکوں۔

حضرت سری نے بزرگ سے اجازت لے کر بچے کا ہاتھ تھاما اور اسے لے کر بازار چلے گئے پہلے تو نئے کپڑے دلوائے پھر کھیلنے کے لئے اخروٹ خرید کر دیئے اور پھر کھیلتے ہوئے بچوں کے پاس اسے چھوڑ آئے۔

جب بچے کھیل کود سے تھک ہار کے گھروں کو چلے گئے تو وہی بچہ حضرت سری سقطی کے پاس دوبارہ آیا تو انہوں نے پوچھا: بتاؤ بیٹا! عید کا دن کیسا گزرا؟

بچہ کہنے لگا: اے میرے محترم! آپ نے مجھے اچھے کپڑے پہنائے، مجھے خوش کر کے بچوں کے ساتھ کھیلنے کا موقع دیا، میرے ٹوٹے ہوئے دل کو جوڑ دیا، اللہ پاک آپ کا راستہ کھول دے۔ (الروض الفائق، ص185)

بچے کی بات سن کر حضرت سیدنا سری سقطی کو اتنی زیادہ خوشی ہوئی کہ آپ فرماتے ہیں کہ میری عید کی خوشیاں دوبالا ہوگئیں۔ تو بچو! اس عید پر خوشیاں منائیں ہی نہیں بلکہ بانٹیں بھی اس سے آپ کی ہی خوشیاں دوبالا ہو جائیں گی۔

جملے تلاش کیجئے! پیارے بچّو! نیچے لکھے جملے بچوں کے مضامین اور کہانیوں میں تلاش کیجئے اور کوپن کی دوسری جانب خالی جگہ میں مضمون کا نام اور صفحہ نمبر لکھئے۔

1 نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہمیں دین و دنیا کی باتیں سکھاتے ہیں 2 قراٰنِ پاک کے بعد سب سے صحیح ترین کتاب "بخاری شریف" ہے 3 خوشیاں منائیں ہی نہیں بلکہ بانٹیں بھی 4 تازہ پھلوں اور سبزیوں کو مختلف انداز میں پیش کریں 5 حوصلہ افزائی کرنا ادائے مصطفےٰ ہے۔

◆ جواب لکھنے کے بعد "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے ایڈریس پر بذریعۂ ڈاک بھیج دیجئے یا صاف ستھری تصویر بنا کر "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے Email ایڈریس (mahnama@dawateislami.net) یا واٹس ایپ نمبر (+923012619734) پر بھیج دیجئے۔ ◆ 3 سے زائد درست جواب موصول ہونے کی صورت میں 3 خوش نصیبوں کو بذریعہ قرعہ اندازی مجلس تقسیم رسائل کے تعاون سے مدنی چیک پیش کئے جائیں گے۔ (یہ چیک مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ پر دے کر فری کتابیں یا ماہنامے حاصل کرسکتے ہیں)

جواب دیجئے

(نوٹ: ان سوالات کے جوابات اسی "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں موجود ہیں)

سوال 01: خانہ کعبہ کی تعمیر کتنی بار ہوئی؟

سوال 02: نعت سنانے پر حضور علیہ السّلام نے کس صحابی کو دانتوں کی سلامتی کی دعا دی؟

◂ جوابات اور اپنا نام، پتا، موبائل نمبر کوپن کی دوسری جانب لکھئے ◂ کوپن بھرنے (یعنی Fill کرنے) کے بعد بذریعہ ڈاک "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے پہلے صفحے پر دیئے گئے پتے پر بھیجئے ◂ یا مکمل صفحے کی صاف ستھری تصویر بنا کر اس نمبر +923012619734 پر واٹس ایپ کیجئے ◂ 3 سے زائد درست جواب موصول ہونے کی صورت میں بذریعہ قرعہ اندازی مجلس تقسیم رسائل کے تعاون سے تین خوش نصیبوں کو مدنی چیک پیش کئے جائیں گے۔ (یہ چیک مکتبۃ المدینہ کی کسی بھی شاخ پر دے کر فری کتابیں یا ماہنامے حاصل کرسکتے ہیں)

جواب دیجئے!

ماہنامہ فیضانِ مدینہ فروری 2025ء کے سلسلہ "جواب دیجئے" میں بذریعہ قرعہ اندازی ان تین خوش نصیبوں کے نام نکلے: محمد سلیمان عطّاری (کشمیر)، بنتِ نور احمد (لاہور)، بنتِ مختار احمد (قصور)۔ اِنہیں مدنی چیک روانہ کر دیئے گئے ہیں۔ **درست جوابات** 1 32 مرتبہ 2 45 احادیث مروی ہیں **درست جوابات بھیجنے والوں کے منتخب نام** ❁ بنتِ بابر خان (اٹک) ❁ محمد آصف عطّاری (راولپنڈی) ❁ بنتِ عابد (کراچی) ❁ بنتِ خالد محمود (جھنگ) ❁ بنتِ شکیل رضا (گوجرانوالہ) ❁ محمد صدیق (ہری پور، ہزارہ) ❁ محمد ابوہریرہ (سانگلہ ہل، ننکانہ) ❁ بنتِ قطب الدین (رحیم یار خان) ❁ علی منصور عطّاری (گوجرہ) ❁ محمد شبیر (پاکپتن) ❁ اُمِّ سعد عطّاریہ (فیصل آباد) ❁ بنتِ عثمان علی (کراچی)۔

جملے تلاش کیجئے!

ماہنامہ فیضانِ مدینہ فروری 2025ء کے سلسلہ "جملے تلاش کیجئے" میں بذریعہ قرعہ اندازی ان تین خوش نصیبوں کے نام نکلے: بنتِ عبد الوحید (کشمیر)، بنتِ حسین (ملتان)، بنتِ صدیق (چونیاں، ضلع قصور) اِنہیں مدنی چیک روانہ کر دیئے گئے ہیں۔ **درست جوابات** 1 ماہِ قراٰن، ص 56 2 جسم مبارک کی خوشبوئیں، ص 58 3 قراٰن کی زینت، ص 54 4 حروف ملایئے، ص 54 5 بچوں میں تخلیقی صلاحیت پیدا کرنے کے طریقے، ص 59۔ **درست جوابات بھیجنے والوں کے منتخب نام** ❁ بنتِ افضل (بھکر) ❁ بنتِ آصف عطّاریہ (جہلم) ❁ بنتِ اسد عطّاری (ٹیکسلا) ❁ بنتِ عمر رضا (لاہور) ❁ بنتِ محمد یار (خانیوال) ❁ بنتِ نیر منیر (سمندری) ❁ بنتِ لیاقت (وہاڑی) ❁ یحییٰ (کراچی) ❁ محمد حسان (سرگودھا) ❁ عبد الوہاب (ڈسکہ، سیالکوٹ) ❁ محمد مبشر (دنیاپور، لودھراں) ❁ بنتِ عمران (ملتان)

نوٹ: یہ سلسلہ صرف بچّوں اور بچّیوں کے لئے ہے۔

(کوپن بھیجنے کی آخری تاریخ: 10 اپریل 2025ء)

نام مع ولدیت:.............. عمر:..... مکمل پتا:..............

موبائل / واٹس ایپ نمبر:.............. (1) مضمون کا نام:.............. صفحہ نمبر:......

(2) مضمون کا نام:.............. صفحہ نمبر:...... (3) مضمون کا نام:.............. صفحہ نمبر:......

(4) مضمون کا نام:.............. صفحہ نمبر:...... (5) مضمون کا نام:.............. صفحہ نمبر:......

ان جوابات کی قرعہ اندازی کا اعلان جون 2025ء کے "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں کیا جائے گا۔ اِن شآءَ اللہ

جواب یہاں لکھئے

(کوپن بھیجنے کی آخری تاریخ: 10 اپریل 2025ء)

جواب 1:.............. جواب 2:..............

نام:.............. ولدیت:.............. موبائل / واٹس ایپ نمبر:..............

مکمل پتا:..............

نوٹ: اصل کوپن پر لکھے ہوئے جوابات ہی قرعہ اندازی میں شامل ہوں گے۔

ان جوابات کی قرعہ اندازی کا اعلان جون 2025ء کے "ماہنامہ فیضانِ مدینہ" میں کیا جائے گا۔ اِن شآءَ اللہ

بچّوں اور بچّیوں کے 6 نام

سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: آدمی سب سے پہلا تحفہ اپنے بچّے کو نام کا دیتا ہے لہٰذا اُسے چاہئے کہ اس کا نام اچھا رکھے۔ (جمع الجوامع، 3/285، حدیث:8875) یہاں بچّوں اور بچّیوں کے لئے 6 نام، ان کے معنیٰ اور نسبتیں پیش کی جارہی ہیں۔

بچّوں کے 3 نام
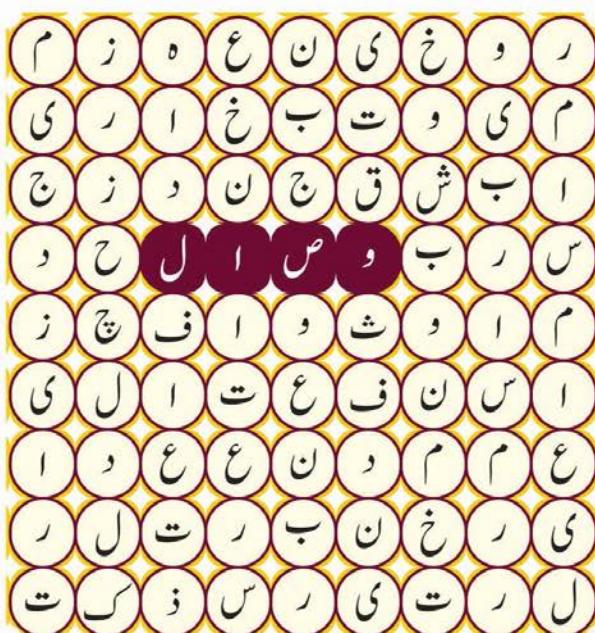
نام	پکارنے کے لئے	معنیٰ	نسبت
محمد	صادِق	سچا	رسولِ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا صفاتی نام
محمد	عظیم	بزرگی اور عظمت والا	رسولِ پاک صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا صفاتی نام
	حمزہ	شیر	صحابی رضی اللہ عنہ کا بابرکت نام

بچّیوں کے 3 نام

نام	معنیٰ	نسبت
صَفِیّہ	چُنی ہوئی	اُمُّ المؤمنین رضی اللہ عنہا کا بابرکت نام
بُسرہ	کونپل	صحابیہ رضی اللہ عنہا کا بابرکت نام
زینت	خوبصورتی	راویۂ حدیث کا بابرکت نام

(جن کے ہاں بیٹے یا بیٹی کی ولادت ہو وہ چاہیں تو ان نسبت والے 6 ناموں میں سے کوئی ایک نام رکھ لیں۔)

حروف ملائیے!

قراٰنِ پاک کے بعد سب سے صحیح ترین کتاب "بخاری شریف" ہے۔ بخاری شریف لکھنے والے عظیم بزرگ نے "امام بخاری" کے نام سے شہرت پائی ہے۔ آپ کا مکمل نام یوں ہے: ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃُ اللہِ علیہ۔ بروز جمعہ 13 شَوّالُ المکرّم 194 ہجری کو بخارا شہر میں آپ کی ولادت ہوئی۔ (المنتظم فی تاریخ الملوک والامم، 12/113) آپ نے ستّر ہزار احادیث یاد کرلی تھیں۔ (ارشاد الساری، 1/59) آپ رحمۃُ اللہِ علیہ رمضان کے مہینے میں ہر روز دن میں ایک قراٰن ختم فرماتے اور رات کو تراویح میں بھی ایک ختمِ قراٰن فرماتے تھے۔ (سیر اعلام النبلاء، 10/303) یکم شَوّالُ المکرّم 256 ہجری کو 62 سال کی عمر میں آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کا وصال ہوا۔ ایک عرصے تک آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کی قبر انور سے مشک و عنبر سے زیادہ عمدہ خوشبو آتی رہی۔ (سیر اعلام النبلاء، 10/319) ایک شخص نے امام بخاری رحمۃُ اللہِ علیہ کے پاس جانے کا ارادہ کیا تو خواب میں نبیِّ کریم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اپنی زیارت کا شرف بخشا اور فرمایا: محمد بن اسماعیل بخاری کو میری طرف سے سلام کہنا۔ (سیر اعلام النبلاء، 10/305)

پیارے بچّو! آپ نے اوپر سے نیچے، دائیں سے بائیں حروف ملا کر پانچ الفاظ تلاش کرنے ہیں جیسے ٹیبل میں لفظِ "وصال" تلاش کرکے بتایا گیا ہے۔ تلاش کئے جانے والے 5 الفاظ یہ ہیں: 1 بخاری 2 اسماعیل 3 عنبر 4 خوشبو 5 زیارت۔

بچوں کو جنک فوڈ سے بچائیں
(Protect children from junk food)

مولانا ظہور احمد دانش عطاری مَدَنی*

آج کے دور میں بچّوں میں جنک فوڈ کی بڑھتی ہوئی عادت ایک سنگین مسئلہ بنتی جارہی ہے۔ برگر، پیزا، چپس، کولاڈرنکس اور دیگر غیر صحت بخش خوراک بچوں کی صحت پر منفی اثرات مرتب کررہی ہے۔ والدین کے لئے ضروری ہے کہ وہ بچوں کو متوازن اور صحت مند خوراک کی طرف راغب کریں تاکہ ان کی جسمانی اور ذہنی نشوونما بہتر ہو۔

جنک فوڈ (Junk food) کے نقصانات

موٹاپا اور دیگر بیماریوں کا سبب:

زیادہ چکنائی، شوگر اور مصنوعی اجزاء پر مشتمل جنک فوڈ موٹاپے، دل کی بیماریوں اور ذیابیطس کا باعث بن سکتا ہے۔

نظامِ ہاضمہ پر منفی اثرات:

جنک فوڈ میں فائبر کی کمی ہوتی ہے، جس کی وجہ سے بچوں کو قبض اور دیگر ہاضمے کے مسائل کا سامنا ہوسکتا ہے۔

ذہنی کارکردگی پر اثر:

غیر صحت مند خوراک ذہنی صلاحیتوں کو متأثر کرتی ہے، جس سے بچوں کی تعلیمی کارکردگی متأثر ہوسکتی ہے اور جنک فوڈ غیر صحت مند ہونے کے علاوہ مضرِ صحت بھی ہے۔

جسمانی کمزوری:

جنک فوڈ میں ضروری وٹامنز اور منرلز کی کمی ہوتی ہے، جس کی وجہ سے بچوں میں کمزوری اور تھکن کی شکایت بڑھ جاتی ہے۔

مدافعتی نظام پر اثر:

غیر متوازن خوراک بچوں کے مدافعتی نظام کو کمزور کردیتی ہے، جس سے وہ بار بار بیماریوں کا شکار ہوسکتے ہیں۔

ذہنی دباؤ اور بے چینی:

تحقیق سے ثابت ہوا ہے کہ جنک فوڈ زیادہ کھانے والے بچوں میں ذہنی دباؤ، بے چینی اور چڑچڑاپن زیادہ ہوتا ہے۔

بچوں کو جنک فوڈ (Junk food) سے دور رکھنے کے طریقے

جنک فوڈ سے بچوں کو محفوظ رکھنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ ان کے لئے مزیدار اور صحت بخش متبادل تیار کئے جائیں۔ تازہ پھلوں اور سبزیوں کو مختلف انداز میں پیش کریں۔ گھر میں بنے ہوئے سینڈوچ، دہی، دودھ اور خشک میوہ جات کو بچوں کی خوراک کا حصہ بنائیں۔ صحت مند اسنیکس جیسے چنے، مکئی یا

* مدنی چینل فیضانِ مدینہ، کراچی

بھنے ہوئے بادام فراہم کریں۔ بچوں کو صحت مند جوس اور اسموتھیز پینے کی ترغیب دیں۔ بازار کے چپس کی جگہ گھر میں آلو یا مکئی کے چپس تیار کریں۔ بچوں کو شہد، کھجور اور قدرتی مٹھاس والے اسنیکس کھانے کی عادت ڈالیں۔

بچوں کو اچھے کھانے کے فوائد سمجھائیں:

بچوں کو یہ بتائیں کہ جنک فوڈ کیوں نقصان دہ ہے اور صحت بخش کھانے کے کیا فوائد ہیں۔ اگر بچوں کو سمجھایا جائے کہ تازہ خوراک کس طرح ان کی توانائی اور ذہانت میں اضافہ کرتی ہے، تو وہ خود بھی اچھا کھانا کھانے کی طرف راغب ہوں گے۔

کھانے کی وقت بندی کا خیال رکھیں:

بچوں کو وقت پر ناشتہ، دوپہر اور رات کا کھانا کھلائیں تاکہ انہیں بار بار غیر صحت بخش چیزیں کھانے کی عادت نہ پڑے۔ بھوک مٹانے کے لئے فوری دستیاب جنک فوڈ کے بجائے متوازن خوراک دی جائے۔

گھر میں کھانے کو دلچسپ بنائیں:

بچوں کو گھر میں تیار کردہ کھانوں کی طرف متوجہ کرنے کے لئے کھانے کو دلچسپ اور مزیدار بنائیں۔ اگر کھانے کی شکل اور انداز دلکش ہو، تو بچے خوشی سے اسے کھائیں گے۔ مثال کے طور پر، رنگین سبزیوں کا سلاد، فروٹ اسموتھیز یا گھر میں بنے صحت مند برگر تیار کئے جاسکتے ہیں۔

فاسٹ فوڈ کے استعمال کو محدود کریں:

اگر بچے فاسٹ فوڈ کے عادی ہو چکے ہیں تو اچانک روکنے کے بجائے آہستہ آہستہ اس کا استعمال کم کریں اور اسے صحت مند متبادل سے بدلیں۔ ہفتے میں ایک دن گھر میں بچوں کی پسند کا کوئی صحت مند کھانا بنا کر دیا جاسکتا ہے تاکہ ان کی خواہش پوری ہو جائے اور صحت بھی برقرار رہے۔

بچوں کو جسمانی سرگرمیوں میں مشغول کریں:

بچوں کو کھیل کود، سائیکلنگ، یا کسی بھی جسمانی سرگرمی میں مشغول رکھیں تاکہ وہ زیادہ توانائی خرچ کریں اور صحت مند طرزِ زندگی اپنائیں۔

والدین خود مثال بنیں:

اگر والدین خود جنک فوڈ سے گریز کریں اور صحت مند کھانے کو ترجیح دیں، تو بچے بھی ان کی پیروی کریں گے۔ بچے وہی سیکھتے ہیں جو وہ اپنے والدین کو کرتے دیکھتے ہیں۔

تعلیمی اداروں میں آگاہی پروگرام منعقد کریں:

بچوں کو صحت مند کھانے کی طرف راغب کرنے کے لئے اسکولوں میں آگاہی سیشنز اور ورک شاپس منعقد کئے جائیں تاکہ وہ خود بھی بہتر غذائی عادات اپنائیں۔

بچوں کو کھانے میں شامل کریں:

بچوں کو کھانے کی تیاری میں شامل کریں تاکہ وہ صحت مند کھانوں میں دلچسپی لیں اور ان کے فوائد کو سمجھ سکیں۔

جنک فوڈ کی تشہیر سے ہوشیار رہیں:

ٹی وی اور سوشل میڈیا پر جنک فوڈ کے اشتہارات بچوں کی توجہ اپنی طرف کھینچتے ہیں۔ والدین کو چاہئے کہ وہ بچوں کو ان اشتہارات کے نقصانات سے آگاہ کریں اور انہیں صحت بخش کھانے کے فوائد سمجھائیں کیا ہی اچھا ہو کہ گھر میں صرف مدنی چینل ہی چلایا جائے تاکہ مسائل کی جڑ ہی کٹ جائے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! مدنی چینل پر کسی بھی قسم کے اشتہارات نہیں دکھائے جاتے۔

قارئین! بچوں کو جنک فوڈ سے بچانے کے لئے والدین کو خود بھی محتاط رویہ اپنانا ہوگا۔ صحت بخش خوراک کے ذریعے بچوں کی جسمانی اور ذہنی صحت کو بہتر بنایا جاسکتا ہے۔ متوازن خوراک، دلچسپ گھریلو کھانے اور مثبت عادات کے فروغ سے بچوں کی صحت کو محفوظ بنایا جا سکتا ہے۔ اس سلسلے میں والدین کی توجہ اور محبت سب سے اہم کردار ادا کرتی ہے۔ صحت مند بچوں کا مستقبل روشن اور کامیاب ہوگا۔

اسلام اور عورت

فرمائشوں پر کنٹرول کیجئے

اُمّ میلاد عطاریہ*

تمنائیں اور آرزوئیں ایک طور پر انسان کا سرمایہ بھی ہیں اور ساتھ ہی زندگی میں ایک گہرے دکھ اور حسرتوں کا سبب بھی۔ انسان انہیں پالتا ہے لیکن اکثر تمنائیں کبھی پوری نہیں بھی ہوتیں۔ اللہ پاک کے آخری نبی محمدِ عربی صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمان ہے: اگر ابنِ آدم کے پاس سونے کی دو وادیاں (یعنی دو پہاڑوں کے درمیان جو جگہ ہوتی ہے وہ) بھی ہوں تب بھی یہ تیسری کی خواہش کرے گا اور ابنِ آدم کا پیٹ قبر کی مٹی ہی بھر سکتی ہے۔ (مسلم، ص404، حدیث:2415)

بَسا اوقات کمانے والا فرد خود کو تھوڑے رزق پر راضی کرلیتا ہے لیکن اس کے دیگر فیملی ممبران اپنی غیر ضروری فرمائشوں کا اس پر ایسا بوجھ ڈالتے ہیں جس سے اس کی زندگی اَجیرن (مشکل) ہو کر رہ جاتی ہے۔ عورت کو چاہئے کہ ایسی بلاضرورت فرمائشیں نہ کرے کہ جس سے مرد کے لئے مشکلات کھڑی ہوں۔

اگر شوہر بیوی کی ذمہ داری ادا کر رہا ہے تو بیوی کو چاہئے کہ شوہر کا شکریہ ادا کرے۔ اسے چاہئے کہ بالخصوص تنگدستی کے دنوں میں اپنے شوہر کے لئے بہترین سپورٹر بن جائے، خوشحالی کے دنوں میں اِن شآءَ اللہ الکریم وہ اپنے آپ کو رانی پائے گی، گھر کے اندر اگر تنگی ہے تو یہ پیسوں کی تنگی ہے رشتوں میں تنگی کیوں لا رہے ہیں؟ رشتوں کو تنگ نہ ہونے دیں رشتوں میں وُسعت پیدا کریں اللہ پاک نے چاہا تو یہ مالی تنگی بھی اس کی برکت سے دور ہو جائے گی۔ شریعتِ مطہرہ کی تعلیمات تو یہ ہیں کہ نہ اتنا خرچ کر دو کہ مانگتے پھرو اور نہ اتنا ہاتھ کھینچو کہ حقوق پورے ادا نہ ہوں۔ میانہ روی اختیار کرنی چاہئے، ہمارا دینِ اسلام میانہ روی، اعتدال اور بیلنس کو پسند کرتا ہے۔ اسی لئے ہمیں چاہئے کہ اپنی چیزوں میں بیلنس اختیار کریں اگر یہ بیلنس آؤٹ ہو گا تو یہ آپ کو نقصان دہ ثابت ہو گا۔

بعض اوقات ہم اپنی ضرورت سے آگے سہولت، سہولت سے آگے خواہش اور تمنا تک چلے جاتے ہیں۔ اس وقت معاشرے میں سوشل میڈیا کے ذریعے جو Influence ہے وہ ویسٹرن لائف اسٹائل کا ہے اور ویسٹرن لائف اسٹائل کو اگر ایک جملے میں بیان کیا جائے تو یوں کہا جائے گا کہ ”کھاؤ، پیو اور جیو!“ اس میں یہی ہے کہ بس کمائیں، کھائیں، گھومیں، پھریں، اڑائیں اور عیاشی کریں جبکہ مسلمانوں کا نظریۂ حیات ایسا نہیں ہے، ہم نے صرف کمانا، کھانا پینا، خواہشات میں اڑانا نہیں ہے بلکہ ہم نے اللہ پاک کی رضا اور اس کی خوشنودی کو بھی اس دنیا میں حاصل کرنا ہے، شریعت کے احکامات کو بھی پیشِ نظر رکھنا ہے، اپنے وقت اور مال کو علمِ دین کے حصول میں بھی صرف کرنا ہے، اپنی آمدن سے صدقہ و خیرات بھی کرنا ہے الغرض ہم نے اپنے امور کو بیلنس کے ساتھ لے کر چلنا ہے کہ جس کام میں اعتدال و میانہ روی ہوتی ہے وہ کام سنور جاتا ہے اور جس کام میں اعتدال نہیں ہوتا وہ کام بگڑ جاتا ہے۔ اگر آدمی کے پاس خزانہ بھی ہو اور وہ بے دریغ اس کو لُٹاتا رہے تو خزانہ بھی ختم ہو جاتا ہے۔ اعتدال آدھی معیشت ہے آپ یہ چاہتی ہیں کہ فقر و فاقہ سے دور رہیں، اپنی مالی حالت اچھی رکھنا چاہتی ہیں تو آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ خرچ

* نگرانِ عالمی مجلس مشاورت (دعوتِ اسلامی) اسلامی بہن

کیسے کرنا ہے؟ جب آپ کو خرچ کرنا آگیا تو آپ کی زندگی اعتدال کا بہترین نمونہ ہو جائے گی۔ اور مالی پریشانی میں مبتلا نہیں ہوں گی۔ کمانا ہر ایک کو آہی جاتا ہے مگر خرچ کرنا کسی کسی کو آتا ہے۔ لوگ خرچ کرنا نہیں سیکھتے اور ہمارے ہاں یہ سکھانے کا رُجحان بھی نہیں ہے۔ جو لوگ اپنی ضرورت پوری کرنے پر اِکتفا کرتے ہیں اللہ پاک ان کی سہولتیں بھی پوری فرما دیتا ہے اور جو آدمی سہولتوں کے پیچھے، آسائشوں کے پیچھے، خواہشوں کو پورا کرنے کے پیچھے چلتا ہے ایک وقت آتا ہے کہ خواہش اور سہولت تو بہت دور، ضرورت بھی پوری نہیں ہوتی۔ ربّ فرماتا ہے: ترجمۂ کنز الایمان: اور وہ کہ جب خرچ کرتے ہیں، نہ حد سے بڑھیں اور نہ تنگی کریں اور ان دونوں کے بیچ اعتدال پر رہیں۔ (پ19، الفرقان:67)

ابھی جو صورتحال ہے اس کی ایک تجزیاتی بات کی جائے تو یہ عرض ہے کہ کوشش کریں کہ سال دو سال خواہشات کو قابو میں رکھیں اس وقت مہنگائی کا جو سونامی آیا ہوا ہے، معاشی طور پر جو تنگی ہے، وہ آپ کے سامنے ہے، آمدنی کی کمی اپنی جگہ پر ہے، ایسے میں ہمیں چاہئے کہ اپنے ماہانہ اخراجات کی لسٹ بنالیں اور اس میں سے ان چیزوں کو مائنس کر دیں جن کے بغیر گزارا ہو سکتا ہے یعنی تمام راشن اور پہننے اوڑھنے کی چیزیں اور دیگر ضروریات کو چیک کریں، بچیاں اگر کہہ دیں کہ امی! اس بار ہم عید پر 3 نہیں 1 ہی جوڑا بنائیں گی تو ہو سکتا ہے کہ بہت ساری چیزیں مائنس کرنے سے آپ سکون کی طرف آجائیں۔ اگر کچھ رقم مزید جمع بھی ہو گئی تو اللہ نہ کرے گھر میں اگر کسی بھی طرح کی کوئی مشکل آگئی تو ان حالات کے لئے یہ رقم ہمارے کام آئے گی اور ہمیں کسی کے آگے ہاتھ نہیں پھیلانا پڑے گا۔

جو کچھ آپ کے پاس ہے اس سے آپ اپنی ضرورت پوری کر سکتی ہیں مگر بے جا ضد کرنا شوہر یا سرپرست سے ڈیمانڈ کرنا کہ فلاں ماڈل، فلاں برانڈ ہی چاہئے اور گھر کے مرد اس کو افورڈ نہ کر سکتے ہوں تو ایسے میں دو ہی باتیں ہو سکتی ہیں کہ یا تو وہ آپ کی فرمائش کو پورا کریں گے یا نہیں کریں گے، فرمائش پوری ہونے کی بھی پھر دو صورتیں بنتی ہیں، یا تو وہ محنت مشقت کر کے دن رات ایک کر کے ضرورت کو پسِ پُشت رکھ کر آپ کی فرمائش کو پورا کریں گے اور اگر اتنی محنت و مشقت کے باوجود بھی وہ آپ کی فرمائش پوری نہ کر سکے تو معاذَ اللہ حرام راستے کی طرف بھی جا سکتے ہیں۔ اور پھر آپ کی طرف سے ایسا رویہ کہ ہمیں کوئی سُکھ کبھی ملا ہی نہیں ہماری خواہشات کی کوئی اہمیت ہی نہیں ہے اور مختلف قسم کے طنز و طعنے دیئے جانے پر دلبر داشتہ ہو کر ان کی طرف سے بھی لڑائی جھگڑے شروع ہونگے گھر کا سکون و امن سب برباد ہوتا چلا جائے گا۔ ان سب معاملات کے علاوہ مزید نقصانات بھی ہونگے جیسا کہ اپنی خواہش والی چیز کسی اور کے پاس دیکھ کر اس سے حسد کرنا، اللہ پاک کی عطا کردہ نعمتوں کی ناشکری کرنا جیسے گناہوں میں پڑنے کا بھی بہت خطرہ بڑھ جاتا ہے۔

یہ یاد رکھیں کہ انسان بنیادی طور پر پہلے اپنی ضرورتوں کے لئے کماتا ہے پھر سہولتوں کے لئے کماتا ہے، پھر اس کی توجہ آسائشوں میں جا پڑتی ہے جس کی کوئی حد نہیں ہوتی۔ اس لئے آپ پہلے ضرورت پوری کرنے پر فوکس کر لیں، حالات کے پیشِ نظر ان چیزوں پر غور کرنے کی زیادہ ضرورت ہے۔

آخر میں ایک مخلصانہ مشورہ آپ کی خدمت میں عرض ہے کہ ہر ہفتے رات نمازِ عشاء کے بعد ہونے والا مدنی مذاکرہ خود بھی ضرور دیکھئے اور اپنے تمام گھر والوں کو بھی دکھایئے اس میں ملنے والے مہکتے مدنی پھول نہ صرف ہمارے دینی معاملات میں مددگار ثابت ہوتے ہیں بلکہ بہترین زندگی گزارنے کے بھی بہت سے مدنی پھول سیکھنے کو ملتے ہیں۔ اللہ پاک ہمیں بے جا خواہشات، فرمائشوں سے بچتے ہوئے میانہ روی اختیار کرنے اور ہر حال میں صبر کرتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

اسلامی بہنوں کے شرعی مسائل

1 کیا عدت دوبارہ کرنی ہو گی؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ ہماری بہن کو تین طلاقیں ہو گئی ہیں، جس کی ابھی وہ عدت گزار رہی ہے۔ ایک دن وہ گھر سے نکل کر پاس ہی بھائی کے گھر کھانا کھانے چلی گئی، تو کچھ لوگوں نے کہا ہے کہ عدت کے دوران گھر سے باہر نکلنے پر عدت ٹوٹ جاتی ہے، لہٰذا ان کو اب نئے سرے سے عدت کرنی ہو گی۔ اسی طرح کچھ لوگ چھت پر جانے سے بھی منع کرتے ہیں کہ آسمان کے نیچے نہیں جاسکتی اور بھائیوں سے بھی نہیں مل سکتی، شرعی رہنمائی فرمادیں کہ بہن عدت کے دوران باہر نکل سکتی ہے؟ نہیں نکل سکتی تو کیا اب بہن کی عدت ٹوٹ گئی اور اب دوبارہ نئے سرے سے کرنی ہو گی؟ نیز چھت پر کھلے آسمان کے نیچے جاسکتی ہے؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

عدت ایک خاص وقت (Period) کا نام ہے یعنی طلاق یا شوہر کی وفات کے بعد عورت نے مخصوص ٹائم کچھ پابندیوں کے ساتھ گھر پر گزارنا ہوتا ہے اور اس ٹائم میں عورت کو بلاضرورت گھر سے باہر نکلنے کی اجازت نہیں ہوتی، اگر نکلے گی تو گنہگار ہو گی، اس سے بہت سختی سے منع کیا گیا ہے، لیکن اگر بلاضرورت گھر سے باہر نکل جائے، تو اس کی وجہ سے عدت پر اثر نہیں پڑتا، کہ عدت ٹوٹ جائے اور نئے سرے سے کرنی ہو، البتہ بلاضرورت گھر سے باہر نکلنے کی وجہ سے وہ گنہگار ہوئی، جس کی توبہ کرنا اس پر لازم ہے، نیز اپنے گھر کی ہی چھت ہو تو عدت کے دوران عورت چھت پر بھی جاسکتی ہے، اسی طرح اگر گھر کا صحن مشترک نہ ہو تو صحن میں بھی جاسکتی ہے، کھلے آسمان کے نیچے جانے میں کوئی حرج نہیں، بشرطیکہ چھت یا صحن وغیرہ میں جانے سے بے پردگی نہ ہوتی ہو اور بہن بھائیوں سے اپنی عدت والی جگہ پر ملنے میں کوئی حرج نہیں۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ والہ وسلَّم

کتبـــــــــــــــــــہ

مفتی محمد قاسم عطّاری

2 کیا خواتین بھی رَمَل کریں گی؟

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین اس بارے میں کہ کیا طواف میں مردوں کی طرح خواتین بھی رمل کریں گی؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جس طواف کے بعد سعی ہو (جیسے عمرے کا طواف وغیرہ) تو اس کے پہلے تین چکروں میں "رمل" کرنا سنت ہے۔ رمل سے مراد یہ ہے کہ جلدی جلدی چھوٹے قدم رکھتے اور کندھوں کو ہلاتے ہوئے چلا جائے، جیسے قوی و بہادر لوگ چلتے ہیں۔ لیکن یاد رہے کہ رمل فقط مردوں کے ساتھ خاص ہے، خواتین رمل نہیں کریں گی، بلکہ درمیانی چال ہی چلیں گی، کہ اس میں ان کے لئے پردے کا اہتمام زیادہ ہے۔ یہی حکم سعی کرتے ہوئے "میلین اخضرین" کے درمیان دوڑنے کا ہے، کہ وہاں بھی خواتین دوڑے بغیر درمیانی چال ہی چلیں گی۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَم صلَّی اللہ علیہ والہ وسلَّم

مُجِیْب	مُصَدِّق
محمد فرحان افضل عطّاری	مفتی محمد قاسم عطّاری

دعوتِ اسلامی کی مَدَنی خبریں

Madani News of Dawat-e-Islami

مولانا غیاث الدین عطاری مدنی*

ماہِ جنوری 2025ء میں پاکستان کے مختلف مقامات پر "دستارِ فضیلت و تقسیمِ اسناد اجتماعات" کا انعقاد

دعوتِ اسلامی کے زیرِ اہتمام سال 2024ء میں جامعۃُ المدینہ سے درسِ نظامی اور تخصصات جبکہ مدرسۃُ المدینہ سے حفظ و ناظرہ قراٰنِ پاک مکمل کرنے والے طلبہ و طالبات کیلئے پاکستان کے مختلف شہروں میں "دستارِ فضیلت و تقسیمِ اسناد اجتماعات" کا انعقاد کیا گیا۔ تفصیلات کے مطابق 9 جنوری 2025ء کو فیضانِ مدینہ اسلام آباد G/11، 10 جنوری کو کمپنی باغ شیخوپورہ، 12 جنوری کو فیضانِ مدینہ کاہنہ نو لاہور، 16 جنوری کو دھوبی گھاٹ گراؤنڈ فیصل آباد، 17 جنوری کو مرے کالج گراؤنڈ سرکلر روڈ سیالکوٹ، 19 جنوری کو مِنی اسٹیڈیم گوجرانوالہ، 20 جنوری کو فیضانِ مدینہ شاہ جہانگیر روڈ گجرات، 22 جنوری کو فیضانِ مدینہ شاہ رکنِ عالم کالونی ملتان اور 27 جنوری کو علامہ اقبال گراؤنڈ لطیف آباد حیدرآباد میں تقسیم اسناد اجتماعات منعقد ہوئے۔ اِن اجتماعات میں اراکینِ شوریٰ حاجی شاہد عطّاری، حاجی یعفور عطّاری، حاجی اظہر عطّاری اور قاری سلیم عطّاری نے خصوصی بیانات کئے۔

دعوتِ اسلامی کے بورڈ آف اسلامک ایجوکیشن کی جاری کردہ رپورٹ کے مطابق سال 2024ء میں دعوتِ اسلامی کے تحت 280 طلبہ و طالبات نے تخصصات، 2 ہزار 553 طلبہ و طالبات نے درسِ نظامی، 15 ہزار 547 طلبہ و طالبات نے حفظِ قراٰن اور 58 ہزار 51 طلبہ و طالبات نے ناظرہ قراٰنِ پاک مکمل کرنے کی سعادت حاصل کی ہے جنہیں تقریب کے دوران اسناد دی گئیں۔

جامعۃُ المدینہ اوورسیز کے تحت UK میں سالانہ گریجویشن تقریب کا انعقاد

12 جنوری 2025ء بروز اتوار جامعۃُ المدینہ اوورسیز کے تحت ایلزبری یوکے (Aylesbury UK) کی جامع مسجد فیضانِ صدیق اکبر میں 2024ء کی سالانہ گریجویشن تقریب منعقد ہوئی۔ اس تقریب میں جامعۃُ المدینہ کے طلبۂ کرام، اساتذۂ کرام، علمائے کرام، ذمہ دارانِ دعوتِ اسلامی اور دیگر عاشقانِ رسول نے شرکت کی۔ تلاوت و نعت سے تقریب کا آغاز ہوا جس کے بعد شیخُ الحدیث والتفسیر مفتی محمد قاسم عطّاری نے سنتوں بھرا بیان کیا جبکہ مرکزی مجلسِ شوریٰ کے اراکین حاجی خالد عطّاری اور حاجی رفیع عطّاری نے بھی عاشقانِ رسول کو دعوتِ اسلامی کے دینی و فلاحی کاموں کے متعلق آگاہ کیا۔ دورانِ تقریب درسِ نظامی (عالم کورس) مکمل کرنے والے مدنی علمائے کرام کی دستار بندی کی گئی۔

فیضانِ مدینہ کراچی میں تقریبِ ختمِ بخاری شریف کا سلسلہ بخاری شریف کی آخری حدیث پڑھی گئی

عالمی مدنی مرکز فیضانِ مدینہ کراچی میں ہر سال کی طرح اس سال بھی بڑے اہتمام کے ساتھ 18 جنوری 2025ء کی شب ختمِ بخاری شریف کا انعقاد کیا گیا۔ اجتماعِ ختمِ بخاری شریف میں کراچی کے مختلف علاقوں میں قائم دورۃُ الحدیث شریف کی پانچوں کلاسز کے تمام طلبۂ کرام نے فیضانِ مدینہ میں آکر جبکہ پاکستان کے دیگر مقامات پر طلبہ و طالبات نے بذریعہ مدنی چینل شرکت کی۔ تقریب میں شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت حضرت علّامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری دامت برکاتہم العالیہ نے بخاری شریف کی اہمیت و فضیلت بیان کی۔ استاذُ الحدیث مفتی محمد حسان عطاری مدنی نے بخاری شریف کی آخری حدیثِ پاک پڑھی اور ترجمہ کیا جبکہ امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ نے اس حدیثِ پاک کی شرح بیان کی۔

* فارغ التحصیل جامعۃ المدینہ، شعبہ دعوتِ اسلامی کے شب و روز، کراچی

کنزُ المدارس بورڈ فیصل آباد میں
بورڈ آف کریکلم اینڈ ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کی میٹنگ

فیصل آباد پنجاب میں واقع دعوتِ اسلامی کے تعلیمی بورڈ کنزالمدارس میں 29 دسمبر 2024ء کو بورڈ آف کریکلم اینڈ ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کی میٹنگ ہوئی جس میں مفتیانِ کرام، اراکینِ شوریٰ، جامعۃُ المدینہ بوائز کے سینیئر اساتذۂ کرام اور دیگر ممبران نے شرکت کی۔ دورانِ میٹنگ نصابی اور ہم نصابی سرگرمیوں کا جائزہ لیا گیا جبکہ نئے تعلیمی سال 2025ء کے لئے اہداف طے کئے گئے۔ میٹنگ میں دارالافتاء اہلسنت کے شیخُ الحدیث والتفسیر مفتی محمد قاسم عطاری، مفتی محمد سجاد عطاری مدنی، مفتی محمد حسان عطاری مدنی، اراکینِ شوریٰ مولانا حاجی محمد جنید عطاری مدنی (صدر کنزالمدارس بورڈ)، مولانا حاجی محمد اسد عطاری مدنی (نگرانِ شعبہ جامعۃُ المدینہ بوائز پاکستان) اور بورڈ آف کریکلم اینڈ ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کے ہیڈ مولانا گل رضا عطّاری مدنی شامل تھے۔

دعوتِ اسلامی کے تحت ہونے والے
مختلف دینی و فلاحی کاموں کی جھلکیاں

◉ بلوچستان کے علاقے بارکھان کی یوسی کڑوا میں قائم ہونے والی مسجد "فیضانِ قراٰن" کا افتتاح باجماعت نماز کی ادائیگی سے کیا گیا جس میں ذمہ داران اور دیگر عاشقانِ رسول نے شرکت کی۔ افتتاحی تقریب میں صوبائی نگران بلوچستان نے مساجد کی تعمیر اور انہیں آباد کرنے کے موضوع پر بیان کیا نیز دعا بھی کروائی۔ ◉ پولیس لائن سیالکوٹ، پنجاب میں FGRF کے تحت بلڈ کیمپ لگایا گیا جس میں پولیس افسران اور اہلکاروں سمیت دیگر عاشقانِ رسول نے تھیلیسیمیا اور خون کے دیگر امراض میں مبتلا بچوں کے لئے خون عطیہ کیا۔ اس موقع پر رکنِ شوریٰ حاجی محمد اظہر عطّاری نے بھی بلڈ کیمپ کا وزٹ کیا اور خون عطیہ کرنے والے اسلامی بھائیوں کی حوصلہ افزائی کی۔ ◉ گجرانوالہ پنجاب کے مقامی ہال میں ٹیچرز اجتماع کا انعقاد ہوا جس میں مختلف تعلیمی اداروں کے اساتذہ اور اسٹوڈنٹس سمیت دیگر عاشقانِ رسول شریک ہوئے۔ رکنِ شوریٰ مولانا حاجی عبدالحبیب عطّاری نے گناہوں سے بچنے اور اپنی زندگی اللہ کی رضا والے کاموں میں گزارنے کا ذہن دیا۔ ◉ افریقی ملک کینیا (Kenya) کے شہر ممباسہ میں سیشن کا انعقاد کیا گیا جس میں ذمہ داران و مبلغین سمیت بزنس کمیونٹی کے اسلامی بھائیوں کی شرکت ہوئی۔ اس دوران رکنِ شوریٰ حاجی محمد امین قافلہ عطّاری نے دعوتِ اسلامی کے 12 دینی کاموں کے حوالے سے ترغیب دلاتے ہوئے شرکا کو دینِ متین کی خدمت کرنے اور نیکیاں کرتے رہنے کا ذہن دیا۔ ◉ مدرسۃُ المدینہ کیپ ٹاؤن (Cape Town) ساؤتھ افریقہ میں اسٹوڈنٹس کے لئے "تقسیمِ انعامات اجتماع" کا انعقاد کیا گیا جس میں اُن کے سرپرستوں سمیت بزنس کمیونٹی و مختلف شعبہ جات کے عاشقانِ رسول نے شرکت کی۔ دورانِ اجتماع مدرسۃُ المدینہ کے اسٹوڈنٹس نے تلاوتِ قراٰنِ پاک اور نعت شریف سمیت بیانات میں حصے لئے جبکہ نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے اسٹوڈنٹس میں سرٹیفکیٹس و تحائف بھی تقسیم کئے گئے۔ ◉ سری لنکا کے شہر ویلاویٹا (Wellawatta) میں شعبہ مدنی کورسز کے تحت ایک کورس منعقد ہوا جس میں مختلف علاقوں سے نوجوانوں اور بزنس مینز سمیت دیگر عاشقانِ رسول شریک ہوئے، مبلغِ دعوتِ اسلامی نے شرکا کی تربیت کی اور انہیں دینی کاموں میں حصہ لینے کا ذہن دیا۔

مصر کے شہر قاہرہ میں 56واں انٹرنیشنل بک فیئر (کتاب میلہ)

23 جنوری تا 5 فروری 2025ء مصر کے شہر قاہرہ میں بین الاقوامی کُتب نمائش کا میلہ منعقد ہوا جس میں تقریباً 80 ممالک سے 1345 سے زائد مکتبے شریک ہوئے۔ اَلحمدُ لِلّٰہ "دعوتِ اسلامی" کے شعبہ "مکتبۃُ المدینہ العربیہ" کی کُتب عالَمِ عرب کے مکتبوں کے اشتراک سے شائع ہونے کے بعد اس بک فیئر میں درج ذیل مکتبوں پر دستیاب ہوئیں: 1 دارُ الکتب العلمیہ (ہال نمبر:4، اسٹال نمبر B17) 2 دارُ الصالح قاہرۃ (ہال نمبر:4، اسٹال نمبر C9) 3 دارُ الفجر الاسلامی سوریا (ہال نمبر:3، اسٹال نمبر A47) 4 دارُ الریاحین بیروت (ہال نمبر:3، اسٹال نمبر A43) 5 دارُ المعراج (ہال نمبر:4، اسٹال نمبر C22)۔

یہ کُتب دیگر ممالک کے انٹرنیشنل بک فیئر پر بھی دستیاب ہوتی ہیں، دیگر ممالک کے نمائندگان اپنی ثقافتی، دینی و دنیوی تصانیف لے کر یہاں آتے ہیں۔ اللہ پاک دعوتِ اسلامی اور اس کے شعبہ مکتبۃُ المدینہ کو مزید ترقیاں و کامیابیاں عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

شوّالُ المکرم کے چند اہم واقعات
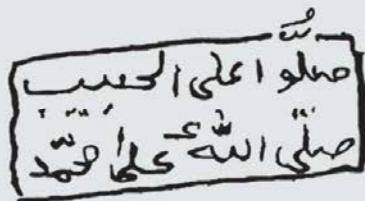
تاریخ / ماہ / سن	نام / واقعہ	مزید معلومات کے لئے پڑھئے
پہلی شوالُ المکرم 43ھ	یومِ وصال صحابیِ رسول، فاتحِ مصر حضرت عَمرو بن عاص رضی اللہ عنہ	ماہنامہ فیضانِ مدینہ شوالُ المکرم 1439ھ
پہلی شوالُ المکرم 256ھ	یومِ وصال امیرُ المؤمنین فِی الحدیث، حضرت امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ	ماہنامہ فیضانِ مدینہ شوالُ المکرم 1438ھ اور "فیضانِ امام بخاری"
پہلی شوالُ المکرم 1047ھ	یومِ وصال حضرت علّامہ سیّد جمالُ الاولیاء رحمۃ اللہ علیہ	ماہنامہ فیضانِ مدینہ شوالُ المکرم 1438ھ
5 شوالُ المکرم 617ھ	یومِ وصال مرشدِ خواجہ غریب نواز، حضرت خواجہ عثمان چشتی رحمۃ اللہ علیہ	ماہنامہ فیضانِ مدینہ شوالُ المکرم 1440ھ
6 شوالُ المکرم 603ھ	یومِ وِصال شہزادۂ غوثِ اعظم، حضرت عبد الرزاق جیلانی رحمۃ اللہ علیہ	ماہنامہ فیضانِ مدینہ شوالُ المکرم 1438ھ
10 شوالُ المکرم 1272ھ	یومِ ولادت مجدّدِ دین وملت، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان قادری رحمۃ اللہ علیہ	ماہنامہ فیضانِ مدینہ صفرُ المظفر 1439 تا 1445ھ اور "فیضانِ امامِ اہلِ سنّت"
11 شوالُ المکرم 569ھ	یومِ وِصال لیثُ الاسلام، سلطان نورُ الدین محمود زنگی رحمۃ اللہ علیہ	ماہنامہ فیضانِ مدینہ شوالُ المکرم 1438 اور 1439ھ
15 شوالُ المکرم 3ھ	غزوۂ اُحد و شہدائے اُحد، اس غزوہ میں حضورِ اکرم صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے چچا حضرت حمزہ سمیت 70 صحابہ رضی اللہ عنہم نے جامِ شہادت نوش فرمایا	ماہنامہ فیضانِ مدینہ شوالُ المکرم 1438، 1439ھ اور "سیرتِ مصطفیٰ، صفحہ 250 تا 283"
23 شوالُ المکرم 739ھ	یومِ وِصال حضرت سیّد علی بغدادی رحمۃ اللہ علیہ	ماہنامہ فیضانِ مدینہ شوالُ المکرم 1443ھ
شوالُ المکرم 8ھ	غزوۂ حُنَین و شہدائے حُنَین رضی اللہ عنہم	ماہنامہ فیضانِ مدینہ شوالُ المکرم 1439ھ اور "سیرتِ مصطفیٰ، ص 453 تا 457"
شوالُ المکرم 38ھ	وصالِ مبارک صحابیِ رسول، حضرت صُہیب بن سِنان رومی رضی اللہ عنہ	ماہنامہ فیضانِ مدینہ شوالُ المکرم 1439ھ
شوالُ المکرم 54ھ	وصالِ مبارک اُمُّ المؤمنین حضرت سَودہ رضی اللہ عنہا	ماہنامہ فیضانِ مدینہ شوالُ المکرم 1438ھ

اللہ پاک کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت ہو۔ اٰمِیْن بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

"ماہنامہ فیضانِ مدینہ" کے شمارے دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے ڈاؤن لوڈ کر کے پڑھئے اور دوسروں کو شیئر بھی کیجئے۔

ماہنامہ فیضانِ مدینہ اپریل 2025ء

اللہ

درودِ پاک کی چار برکتیں

(درود شریف پڑھنے سے) مصیبتیں ٹلتی ہیں، دشمنوں پر فتح ملتی، اولاد در اولاد چار نسلوں تک برکت رہتی اور موت کے وقت آسانی ہوتی ہے۔

(دیکھئے عاشقان درود وسلام کے 22 واقعات ص 7)

(دُرود شریف پڑھنے سے) مصیبتیں ٹلتی ہیں، دشمنوں پر فتح ملتی، اولاد دَر اولاد چار نسلوں تک برکت رہتی اور موت کے وقت آسانی ہوتی ہے۔

(دیکھئے: عاشقانِ درود وسلام کے 22 واقعات، ص 7)

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144
Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net

978-969-722-791-4
01130301